

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय
वृत्ताहाबाद

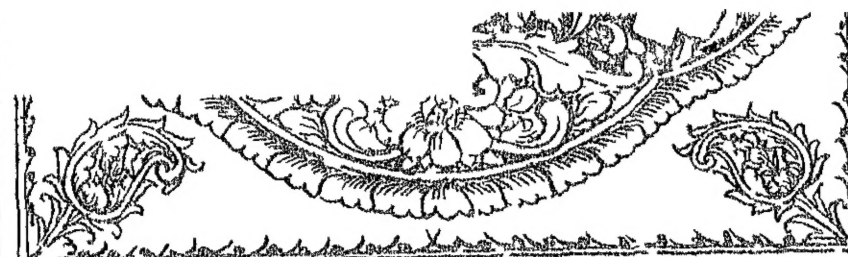
अंग संख्या

पुरताना संख्या

क्रम संख्या

४०८

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



آدھے تری مسد کا تو ہم
کام آئی نہ شوق و محوشی
ہوں بندہ شور و غر اور اک
کہا جائے ایسے لے زبان نے
معلوم حر رد کی نکتہ ہالی
لا علم لسا ہے باد ہر بند
مخا دیان میں عدد لاکھ پون
کیا صعب گزار ہے رہ مسد
چکر مر ہے عقل غرض اعظم
مرغان دیر احجب کو
ہر جزو صعب و ہر عقل
میں روح حدس کا ہر بان ہوں
موسس ہے ربان غرض احوال
رو رو کیے ہر اکرا کا ذرا دیکھ
الدم مسرین میں یک چند
یہ عشق وہ مد بلاست جس سے
سمہا کہ ہے وہ خطر ناک
حاصل نہ ہو اسوا دامت
کی گریہ نے کبھی آسپاری
گرداب مرے ڈولنے کو تھا
ہر حلقہ دام آرزو سے
دل گرمی شوق تھا روئے
گدے اتنی سیرج لہ کے عم بے
ہم نہ نہ ماہ و ق لے گا ہے
نہا نے کو رشک کعبہ سے

یہ حوصلہ میں کہاں سے لایا
دل کی تیشوں نے نہ پہنچایا
ماکام کو کام سے لگایا
کس طرح بہ سور و مال مچایا
یاں علم نے عقل کو گمہ ایا
سہ کچھ مجھے غم نہ لے کھلایا
حب سینہ میں دم درسا ہا
حب سہل کا باؤں لڑکھڑایا
اوس سے مٹی لگے کچھ بنا ہا
اس اوج نے خاک برگرہا
عرفان کے حور عور نے کھٹایا
بہ مرثیہ غم نہ لے پڑھایا
میں نے تجھے سے حرد نہایا
کیا ارکرم ہے سر پہ بچھایا
لے فائدہ حسان کو کھپایا
ناروت کو چاہ میں بھپایا
دین و دل و عقل کو نہٹایا
کس شتم کا خاک میں ملا ہا
و نام سے چشم نہ پہنایا
جو فطرہ کا خاک برگرہا
طوق لہ نہ لے نہ پہنایا
کا اسے اپنے ہمارے لٹایا
خونہار دل جب گمہ پلا ہا
دل نہ سہل ملک حکما ہا
گہ وقت نہ نہ کرد کو گھبرا ہا

[illegible]

کتنی ہی تھا ہونیس مار پیس
گل میٹر ہوں کی ماہی سے اٹھایا
اکتر دھڑ سسٹاں یہ پھیلایا
آہا یہ کبھی نیل نیل کا
یہ سوار گرجا کبھی کا
یہ سوار ہی تھی توڑے کی گویا
اسو سٹاکٹ صوم یک سو
یہ سکارا سٹے سے ساٹھ کھایا

ہزار داغ ہو پر واسے آفتاب کے
 شکستہ تر ہے تین روضہ ہا حبیب سے
 خلل پذیر طوبت ہوا دماغ بہار
 ہے دشت بزم طرب کثرت مزاج سے
 ہوا نے یہ چمن زار کی وہستی ہے
 عجب نہیں مے لکڑی کی ہوس سے اگر
 مزاج دہریس یہ اعتدال آیا ہے
 لہو کا معجزہ صولوا علیہ پھیر گہم
 رطوبت ایسی نظر آئی داغ لالہ میں
 قبائے گل کو گر افلاس سے دیکھتے
 قوائے نامہ کو ناگوار ہے کشت
 ہوا ہے انہو پیر مائید لطافت آب
 کہیں جہاں میں کافی نظر نہیں آئی
 سارینہ نم آب، و صوفیہ دور نہیں
 بچید کچھ نہیں شادابی کریں یہ اگر
 گراں بہار کی یعقوب کو ہوا گنجائے
 ہوا سے بسکہ گل شمع ہی عطر آگین
 پیکل کھلا تیرے آب و ہوا کی تری ہیں
 ہوا نے جنبش اوراق ہی عطر فروش
 فنو مگر ہی دم مشاطہ ہم کی دیکھ
 صفات آئی جو آئینہ ہوا میں نظر
 صدا کاٹتی ہے ملکہ ہوا سے کیا ہو فرق
 عجب ہوا ہے کہ فیض ہوا سے ہوتا ہے
 غریب آہ خجالت ہو کہ فیض ہو رہا
 ہوا کو کونسی ہوا سے لگا

پریش گل خورشید میں ہے گرم مجوس
 ہنسی کی جانہیں گروہ نشین چرخ
 عجب کہ سبزہ خا سیدہ کو ہو گا پوس
 نہ کیوں ہو شکل حار کیونہ مار شکل عروس
 کہ خلق کو ہوئی مشکل حفاظت ناسوس
 خود آ کیے شیشہ خالی میں ہو ہی محسوس
 کہ جس نبارت کو دیکھ دھواں اکسوس
 ہوا سے جنبش عراں سے ہے ہوس
 کہ چاک چاک حسرت ہو اول فیض
 سیاہ پوش دل ہو درون تم سوس
 کہ سقم را العجہ مخرج ہو سوس کیلوس
 کہ پشت ماہی یہ گھاسے اسرلی ہوس
 کہ صرف رنگ زان ہو گئی بیکل ایلوس
 جو سبزہ زار ہے ریش زاہر ساوس
 زیادہ تر کرے سیلان خون گل خاموش
 شمیم جانتے یہ سب کہی نہ ہو نخوس
 عدیل طبیبہ عطار بن گئی فانوس
 کہ ہے بیمار کو لاف منافع طوس
 صفات درو کہ ہیں ثبت صفحہ قانوس
 سر مشائے ہوئی غیب بار نہ زلف عروس
 ادو کا خاص و خواص کو اعتبار عوس
 کہ مانگ خندہ گل ہے کہ نالہ قانوس
 شکم میں خستہ کے نشوونما صلی سوس
 آگاہ ہوا ہے مرا غیبہ دل مایوس
 ہم سے حکم ہے حکم ہر رت پالوس

شکستہ تر ہے تین روضہ ہا حبیب سے
 خلل پذیر طوبت ہوا دماغ بہار
 ہے دشت بزم طرب کثرت مزاج سے
 ہوا نے یہ چمن زار کی وہستی ہے
 عجب نہیں مے لکڑی کی ہوس سے اگر
 مزاج دہریس یہ اعتدال آیا ہے
 لہو کا معجزہ صولوا علیہ پھیر گہم
 رطوبت ایسی نظر آئی داغ لالہ میں
 قبائے گل کو گر افلاس سے دیکھتے
 قوائے نامہ کو ناگوار ہے کشت
 ہوا ہے انہو پیر مائید لطافت آب
 کہیں جہاں میں کافی نظر نہیں آئی
 سارینہ نم آب، و صوفیہ دور نہیں
 بچید کچھ نہیں شادابی کریں یہ اگر
 گراں بہار کی یعقوب کو ہوا گنجائے
 ہوا سے بسکہ گل شمع ہی عطر آگین
 پیکل کھلا تیرے آب و ہوا کی تری ہیں
 ہوا نے جنبش اوراق ہی عطر فروش
 فنو مگر ہی دم مشاطہ ہم کی دیکھ
 صفات آئی جو آئینہ ہوا میں نظر
 صدا کاٹتی ہے ملکہ ہوا سے کیا ہو فرق
 عجب ہوا ہے کہ فیض ہوا سے ہوتا ہے
 غریب آہ خجالت ہو کہ فیض ہو رہا
 ہوا کو کونسی ہوا سے لگا

کہ جسکی بخشش بکروہ کو وفا کریں
یہ جی میں ہے کہ بڑیوں اور ایک مطلع

ہزار سال گہرائی فلم و قافوں
حوت ہر ایک شمس کی طبع سے مانوس

مطلع نکالت

نہ سے ہی میں ہر قطرہ آسماں غم
آہستہ سحر طالع اب گہگاراں
ترسے جو کی لستہ جیل رہی ہے کیوں
سی غلامی کی دولت سے حاکما سے ہلال
جسدہ کس پیٹے ہوا مال نہ ہے ہلال
ہمیں وی پی ہے مہر و فتنہ میں
ہے ہستیاں نہ مالع لہاس میں رہ
تراوہ خوف کہ رکھا ہے ناگہاں
یہ سے کوئی جانور نے غلاما ہے
زلم میں ہر اک کو آفتابا کہتے ہیں
ار د و پناہ و آسماں ہر انہم
م ہما ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
دویم ہوں تری شمس کی لہر
ملائے گا ویاں کا کورنہ سر
الکر کے دہ سے یا سے عربی
مخالصوں کو رہے دو جاں ختم ہے
سرف ہستیاں ہر ہر ہر ہر ہر
ہر جیکہ دیان ہیں ہر قاف میں اسے
تری عدو کی حراں کا کچھ علاج نہیں
نہ سے خیال ہے ہر اب کہہ کو ہے بین
لمور میں ہوئی نفہم ابیا کے الفا
تہا ستم ہے کہ سر سے سچ حوالہ ہے کہ

نہ سے ہی لورہ ہر روزہ جلوہ راہ میں
درام ترم ترا دروس کا عاسوس
ہجوم شعلہ سے و فرخ یکے کف و فوس
سہدہ روح وقوہ رہا ہر ہر ہر
نہ تھا ازل سے ح لہر ترابا ہر
نہ ڈھنگی ترہ سے سائے و دریا ہوں
نہ سے کس یو - کہیں جہنم لہوں
نہ سے کس حدس ماں ال ناکہ را
کہ سچ نہ کہ سچ فرق ہر او و او
نہ آہ کمال - و اوں سنا ام لہوں
ساز سکہ ریلہ ہری دہ ہر
نہ آنورہ سنا کون ہے سنا کون
نہ مال ماحر و سید کا ہر ہر
نہ ای کے خاک ہر سیر کورنہ
نہ حیرت کہ ہر ستم کو لہر لاکوس
نہ نام ہر سے حای ہر ہر ہر
نہاں ہر ہر ہر ہر ہر ہر
نہ دیکھ لے ترہ - ہر کمال کا فراہ
نہ قبول دما - ہر ہر ہر ہر
نہ کار و خوار کہ ہر اور ہر ہر
نہ سے و ماہ دوا - ہر ہر ہر
نہ ہر گوہر ہر ہر ہر ہر

یہ ہستی کی ایک دوری کا
میں سے طالع میں احتیاج
جو ایسے حسرت و ران میں سال کورن
یہ تاب لاسے دل تحت راہ سوس
ملا کر سے اسے دل شکنی ہر ہر
نہ سے کس حاکم میں کیا کیا کورن
نہ کسی کو دہ سے اپنے طالع ملک
نہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

نہ سے کس حاکم میں کیا کیا کورن
نہ کسی کو دہ سے اپنے طالع ملک
نہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
نہ سے کس حاکم میں کیا کیا کورن
نہ کسی کو دہ سے اپنے طالع ملک
نہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

طاسم باہ کھون گریے ران سنسن
بقین کہ رہ رہ و حور شہید میں مقابلہ ہے
جرمیری تترکے دیکھے لائے سنور
نظر گر کرد خاک کہ کہوں دائر
میں نظم میں میں نے نکالی اسی راہ
موسے کلام شریا نظم کا مسر
حو و کھیں میری طبیعت کی گوہر افشانی
دئے ہیں ستر حسد سے بس ہزاروں ناع
تہاس و بچکے رنگیں سخن کا موسے
عدا کو اسید گرم دعا ہو بس معصن
ہے حسد تاک گل و رستہت یہاں دتھر
نام خود یہ پہلی دوستوں کا محل حراو

ساچہ مہر وہیں خجے نکلتے جاسوس
 بیڑ ہوں حویں بی دوری اوکا بیڑ طوس
 اوٹھائی سہ تمنت جہاں کا کوس
 نکلتے اس بجلی ہو دینے زروس
 نظر لینے سفر سے سلف ہو اسطوس
 وہ تیرہ روز جو رہیں کو کہیے سوس
 شریک درد ہو محمود مکتہ یو رطوس
 رواستہ ماند ہیں گئے عمر لیب کو طوس
 سیر لالہ دل سیرم سے ہو اندوس
 کہ منظر ہے ارلختہ احاستہ قدوس
 ہے حنک دل لالہ میں داغ حشر ہوس
 رم داغ بد و کار ہے دل مالوس

چیت معالی است خیرات سراپا اعجاز الغیور
او سخن و نوداد است طراز

[illegible]

ایک سال پہلے ایک شخص
جو ملک پر تاج پہنے ہوئے
راج کے محل میں ایک رگڑ
آتا تھا۔ اس نے ایک رگڑ
کیا تو اگر ہمارے پاس
آمدی سے سری کو آئے، حذر
شاہ فرماؤ اور بہتوں کی
رہنمائی میں وہاں جا کر
کہو کہ قتل کرو۔ مگر
طرح طرح سے لاکھوں
پر گھر کے لیے خواتین

بے نیازا کہ رستم پرانی
 اک پارسے میں قتل
 دشمن صان عالم تھا
 گر گئے دل آلودی
 خاص وہ مایہ جو عمان
 ص کا کیا عمر کی یہاں ہو
 وہ کو کاٹ کر بے جا
 کہ اسچل حال کی یہی
 کہ پھول کی جیسے
 کہ

وہ کہ موتی کہ صدف سے موسیٰ کو
 لگو اوس کے لئے بے کام
 تانے بچھانے پر اچھیلے حواری
 داسے واسپندر پر حاکم
 راج کمال پرتی باہمی
 اوسے دیوتا حرم سار
 خجے دیاتی حوعل اسار
 اوسے یقین اگر اس کے
 میں ہی رہیدو غنا سیلان

مجھے لازم تھی شاہی مساور
 تھی جو دان سر پہ گوہرین محمد
 اوسے شیریں حشم کیا ہوتا اگر
 ایک میں کیا کسار سے اہل ہنر
 نہ ملے حسد سر شک و یاہ تر
 پیرہ باطل ہے اور ملے آسہ
 ہندوان رحل شیم بر تر
 نور خورشید سوز حسرت ز
 منہ کامل کی طرح داغ جگر
 عید خورشید روز شہر یلور
 زاہد استغنیٰ جوئے سے مصطر
 فلسفی بیٹیا ہے اپنا سر
 رستم زمانہ نچ و سپر
 خوان علیہ سچ ایم خور و حسنہ
 ملو طہوں کو بہ حسرت سحر
 لبس کہ جاہل نواز و دول پرور
 جس سے لکھے کمال نور بصیر
 نرودہ میں ہو گئے ہیں اہل نظر
 ہر بلا شکوہ قضا و قدر
 خوشنویس جو ہے سر دفتر
 کس مقصود جو ہوئے کیسے
 دیکھ کر زر نگار آئینہ گر
 پید مجنون ہی گرے آئے ٹر
 واسن کوہ میں ہیں لعل و گہر
 کس طرح ہو نصیب سرور کو پر

زہرہ پیرایہ کر گیا قفا سے
 یہاں بھی ہوتی کلام رتیں گو
 ملک پر دیز چاہیے تھا مجھے
 روتے ہیں تیری حسان کو ظالم
 سینہ صافوں کو سلک مرورید
 لب رنگیں بیان ہے اور خون تاب
 قاضی مشتری کمال سے ہیں
 منشیان عطار و آسا کو
 صدر انجمن شناس سے تاہاں
 ہوس خوشہ سے لافن مغان
 من و سلوا کباب سے آلود
 پاکے الزام دست خالی سے
 آپ و نمان کے لیے گور کہیں
 شعر اکو بہ آہ زو سے شصیر
 کام آئے نہ نفیہ شیریں
 سردان سپہر مرتبہ ہیں
 کھانے وہ سرمہ صفا ہالی
 و بچے زکس حد سے جانب گل
 واعظوں کی زبان پر آنا ہے
 بن دندان سے کھائے نعل قلم
 کہے مفتی سوال کو واجب
 خاک اور آتا ہے نیش آئینہ
 پہلے بھوسے ہیں بے خبر و کیا دور
 سختی و کاہلی کی دولت سے
 باندھنے ہیں عن سراع و دل

علم نرود کا سنا کہیں
 جارہ فرما دینے کلام
 کا زوں کو بھی گونہ گونہ ہوا
 جب نہ تبت و انصاف ہے حاکم
 مقتدی تا سببیں فلاں نام
 قدر والی کا نام ہی نہ رہا
 پیر نادان ہوئے ہیں نام آور
 اک ایسر عن شناس نہیں
 لاکہ ہیں شام شاگرست

۴۰

کے گردنہ کو عین سے
 بچے تیری بلا کو جو جب
 صدرا کوستا جو ہے کافر
 حکما کوستا کوئی نرودہ کافر
 اسے لب یادہ چاہتے ہیں
 لب کہاں تک چاہتے ہیں
 کس تک کہ وہ جفا سے ملک
 کس تک کہ وہ جفا سے ملک
 کس تک کہ وہ جفا سے ملک
 کس تک کہ وہ جفا سے ملک

پڑھ کوئی وہ سہل کہ ادا بھی

مطلع ثانی

لاؤں اس مجلس میں سورن زر
جو مری سیکے میں ہی انکی سنوں
کیا کہوں جی یہ کیا گزرتی ہے
اپنی حسرت کا کچھ علاج نہیں
ہے یقین یہ کہ خاک ہی میں ملے
نکھر ارمان کیا کہ بکھے بیچ
دیکھو انصاف سے کہ ظلم ہے ظلم
تاب رخسار تیرہ روری سے
کوئی مایہ دار جس اشنا
وہ ہی ابا نہیں کہیوں محروم
العیں رکات ہیں اعہار
مسد آرائے مژد نقد لیس
خاک رہی پسند عرش مقام
ملک دل سر بر جان خرگاہ
سبہ سرشار مہر یردانی
لب وہ آب حیات جسکے لئے
آز یا لوس میں پئے خورشید
چرخ آسود دور میں اس کے
کیا گئے کوئی خوسیان اس کی
لکھے اس ناخو کو جو یچہ مہر
دکریں اس کے خود ہیسم کے
خاک پیر اس لگی کا ڈالے بن
ہم بہا اس کی دفتالی سے

ہونٹ سینے دے کر نصیحت کر
کہ زمان گنگ ہے گوشت ہے کر
ہستم کس کو آئے گا ماور
مار ہو سخت یا فلک یاور
آرزو سے وصال سی ہیں بر
ناہائے شب و نعان سحر
گر ہو دے التناات اوہر
وہ اگر مہر ہے تو میں ہوں قر
ہ کوئی جہا عاشق لے زر
کچے ستوجب کرم کو گر
باد ایام نصف سرور
اولیں حالتیں پیچیدہ
آدمی صورت و مرستہ سر
شاہ دین تاج معدلت کنور
حیثم لہر نہ صلہ مسد
نشہ بکام صد آرد کوثر
وردہ اوج بایہ مبہر
حوش یا حوج سد اسکر
اک سجادت شمار سے باہر
درہ یاوے روح حوردہ زر
مقدار ایک ہے ہزار خر
حاک مذکور گنج قاروں پر
تاراشک یتیم و سیک گر

اس دروازے کے گرد رکات
حاک قان و شست غنہ
کچھ نظر میں سماے نور جیجہ
یچہ جو کورس کا دست بند
خانی ایا کہ دکر ہیں جس کے
جوسے عاشقی حکایت و بہ
وہ پیر سے اس کے کرتے دکت کا
مخ حسرتیں جی جسم جو
بیکہ ہے جس و دشمنی اوسکی
قدر گاہ وہاں سکیں یکہ
رہا سے ز جہا سے ادا کے
نظرہ خون ہو رشک بار و گد
راست اوسکی ہو بید صلیف نواز
آپ ہو جائے ترترم سے عمر
ص اولی الفصل یک اسے حلس
ادس کے حق میں ہے جہاں داود
انصیبت میں کیا جس جہاں داود
سے پہر کر سب سے ہے بہر
حکم سے اس کے بے سم و سال
رنگ ہے اد تارے اسر

اور پڑھتا ہوں ایک وہ مطلع | جان دے حبیب ہر سخن گستر

مطلع نکالتا ہے

اے مسج دم روان پرور
گرے التفات سے تیرے
ہے سراپا تو مہرہ زباک
ہے ترے خار حبیب کا قصہ
تو وہ سلطان کہ مارگہ تیری
قصر جاہ و جلال میں تیرے
ذرہ خاک و رک نالش سے
گر تری سپہ رہنا کرے گردش
باجرائیں کسے رنج کا ترے
وکر کرتے رہاں کٹنی ہے
دیکھ کر گز حنا و دار نیزا
تیرے جس کسند و لکنت کا
کچھ نجیب نہیں جو چڑھ جاوے
کہ ہے قدسی گہر لک فطرت
بری تلوار کی وہ آغ کہ گر
دیکھ کر بری تیغ کوہ سنگاں
خط لصف الہبار ہو محوس
دور بصورت میں تیرے فتنہ کا
تو وہ عادل کہ ذکر کسے میں
نزد مارول کو تھا میں تیرے
درد چہر ہی ستہ جی ہر تھے میں
فتنہ سا دل کوہ ہم فتنہ نہیں
ماوہ کشت ایسے رخ کام کہ ہے

زندگی خوش دہن پیغمبر
حشاک ہو عاصیوں کا دامن تر
تجھ کو کیا نہیں مارے سے ہو ضرر
شہر مان حورو کو نشہ
ایتھ کا شاہ ہے فلک ماطر
فخر کیواں ہے باسیالی دور
حل گیا مہر آئینیں سیکر
ٹوٹے دولاب مرج کا ہو
الامان الامان کہیں کا فر
کیا ہاں سبھ تیرے خوش
ہو زہ فرست حصم پر معطر
دم بھرے لہذا دم اثر
قلعہ جسرج یر تراشکر
جیش مسطور میں ہر ایک بشر
چوڑ دیوہیں پر سنش آؤر
ٹوٹ جاتی ہے رکستوں کی کر
گر فلک کو عد و بناے سیر
پاس اصحاب کہف کے ستر
عدل کی کتھ سے داو چاہے عمر
سائنس مہنت سچے مہر ششد
گو نہو وہ سے در مقام خطر
دل ترا ہے جو کائنات مہم
کہن مار سچہ سے اسر

مژدوں فلک بسوی اتی
دور مگر نشہ گردن ساغر
دوہر جو حروف ہیں کا یہ احوال
دکریں کو فلک سے آئے سطر
مترادف نظام حق کے ترے
توف عصمت سے ترسم و کیس
تجہ پر داسے کے جلاد ہے
کچھ گہرے ترانہ لک بالقرص
صفی تو ہو خطاط ماطر

نور سحر سحر کردہ شا
چرخوں راہ کا رہا
مہر و راہ سحر سحر
تیری قصہ سحر سحر
سنگ سحر سحر سحر
انسان حدود کی مدام
تیرے احباب سحر سحر
تیرے اعدا سحر سحر
سحر سحر سحر سحر
سحر سحر سحر سحر

حوض میں گئے کین دا اور عادل
امیر شکر دین و مبارز مقتل
گداے خاک تین شاہ آسمان منزل
کریں نہ مدخل طل سے تیر محج طبل
محیط ار لوال و سحاب دریا دل
کہاں ہے مع کریم اور حاتم ماذل
ہوا دفر سخاوت سے مانع سائل
کہے ستار ہے گوہے نقطہ فاصل
کوئی یلید تو سقموینا نہ نو سہیل
حواسکی رائے سے ہوسختی کامل
کہ میرے بعد موت کے صفا عمر قابل
ہی امامت رحق کی رسکو مست اسکل
کہ متورہ یہ ہونا اس کے وحی ہی مال
ہیں نوساپہت کیوں لگا گناہے دلو مضل
کرت ہات کہاں فارق حق و مائل
کہ گشتگو میں ہی مرفوع ہو گیا فاعل
کہ نہ وگراے کلبہ کو رہا ہا ہا ہا
نگاہ ناک و نصرت مملت عامل
جبھی بجد و امتثال کے ہوئے قائل
ریادہ تر میں حوامان فتنہ گر کا ہل
ترے میل شجاعت کے ہوئے مائل
حد و سے بعض الطبع کو تیرے ہو سہل
نہا ریا رہ ہو یہ صد مدد دہا ہا ہا
اہی سے ہم تو ہم میں ہو گئے واصل
کو کاعاب تہہ کہ کلمہ چور، نان جنگل

وہ فتنہ گریست حق ناستنا ان الضات
امام اہل یقین شہر بارکتور عدل
ملند پایہ عمر جبکہ قصر رفعت کا
جو تفس تہتہ و قہر اسکا ہو تو ہند دہا
تہ سر رعانت نہ سپہر کمال
وہ و مدل و کریم یوں پکارے کہتا ہے
یہ احتساب کی اسے نئی کالی راہ
حساب و فقر احسان کا ایسے شکل پہل
جو دیو سے تلخی حصم لنیم سے تشبیہ
رہتا نہ ہم خوف اور نہ احتمال ہبوط
نہامد حو نہ کہا حاتم رمالت نے
یہی خلافت راشد کی گولہ جس دیل
نہا نہ یا یہ الہام اسے رہا ہے
یقین کہ راہ مائی ہے پردی اسکی
منال عدل میں لو شیر و اس کے سونو غلط
رواج حس عمل تیرے و زبر، ادا
ہے جو جس حانہ کھار کی نہرانی کا
دم حرائی و نسخہ ترا گوشہ حیتیم
و داد و دم ترا صوفیہ کے دیکھا ہے
نہرے زمانہ میں صد سالہ پیر حالی سے
نہیں ہے حان میں حان رعم و رکال
یہ سوں ہے کہ کیجے ذکر نو نریزی
منال حور رہ یوستی محاصم سے
وہ تہا کج میں تری کہتے ہیں تفس
گراوہ حسرتی تیر ناعب اظہر

ان کی نے ہی ہاں کر سہی کی داد
کہاں تہم غنا ایک لہر در بادل
وہاں صلیبی بنم حال کی ہی پند
وہاں ہر تہا تہا سے حال کے پند
وہاں ہر تہا میں عقل اولیٰ کے پند
یہی صلیبی مدنی غنا و پند ہے غل
یہی غن ہی مدنی غنا و پند ہے غل
یہاں ہے کہ صاحب کبریا کو کرب
توالصوا کے داکرے عادت سائل
فہم
نہاں ہر تہا تہا سے حال کے پند
وہاں ہر تہا میں عقل اولیٰ کے پند
یہی صلیبی مدنی غنا و پند ہے غل
یہی غن ہی مدنی غنا و پند ہے غل
یہاں ہے کہ صاحب کبریا کو کرب
توالصوا کے داکرے عادت سائل

یہ فیض دیکھ کے اپنی خطا سے ہوا گاہ
یہ معجزہ مرے سحر حلال کا ہے کھسکہ
رہل یرت جو میری عمر بیت معلوم
اگر میں گریہ ستانہ کا کروں مذکور
ہے برق لفظ حدید اور مجھے تو میں
کلام حد سے زیادہ سزا ہیں مومن
خوش تا کھالاف مانے لے معنی
و عایہ ختم سخن کر کہ شور آہیں سے
عصیب روز حراص کرے نزل حلال
ہوا لقن کوشت و ترقی در حیات

گر اقرار کرے کوئی حاسد حایل
ہر ایک ہستانت میں جادو کا مال
یڑھے تو لکھو متک ہو و خان مقل
رین میکدہ نے اسرا ذری ہو گل
نہ دیو کہ میرے آگے ہوا فصیح و بلیغ
مراد طعنہ طول مقال و سے بطل
خوش تانہ کجا تر ناف لا طائل
آٹھا ٹھانینگے فردک کے عرشہ حایل
نہیں یہ چرخ سے تخت ہشت عادل
محافل کو جہنم کا طبقہ ساقل

نامہ راجہ چوں مہر و ماہ نور انیس ہاتا بہ فیض مدح ذوالنورین و رافسانی است

ہے یہی حسرت ریدار تو مرنا و شوار
مدگامی دے دے عالیا پر رکھا محروم آہ
دور آنے رہے محرومی قسمت کہ ہم
دیکھو ترا میں تیرے عشق میں پاک ہوئے
لے سبقت قتل سے آنا نظر احسام ایسا
و ہوم ہے بالمش حور شید قیام کی مگر
دور و سر میری شکایت سے ہیں یہ تم کو
تاب ہی دیکھ کر اس ہمت کی تھلی نہ رہی
پیچہ تو عیر کے کھجے کھٹے اسوس
خاک ڈالی ہے جو سر میں تو اسی کرچہ کی
حیف صد جھ اگر عبر کے دم میں آئے
سہر کو ماہیں وہ شمع گل آجائے اگر
ہمے دیش دے ترے راز رکھتے ہیں

دم شاری کے مری عمر ہے تار و تار
رار دل عیر سے کس طرح میں کرتا انظار
سیچے ہمدی مضمون کو ہی سناں فرخار
حلوہ گر مہر گیا داشت سے لے تاکسار
سزہ و تمن ہے مری خاک مرار
مجھ سے افسردہ ہو چہ گانداز شب تار
سرم دہن میں جو مٹی پڑی و اسکا چہار
میری قسمت میں تھا مانے عا کا دہار
دست گل جو دہرا ہو گلیے کا تر و تار
یوں میں دوانہ ہوں یکام میں ہمتار
میں آہیات پہ رافقا کہ تم ہو عمار
مرد متاود نہ مری نہ کرے ورق حیار
ایسے کم طرد کو دیتے نہیں جام برشار

پیش کش کا اس طرح کا خطا ہے
ہاتے جویش خان غلامی خان و لدا
سے و خانو الہوس اور اس کے چچے
نہا کوئی عاشق نہ ہوا کوئی یاد
سیا سار تیرا تہہ حلقہ ہوا
وہاں سے آج کل کی یادیں ہوا
ہو کہ ہو سکا سے رابو اعلا
ہو کہ ہو سکا سے رابو اعلا
ہو کہ ہو سکا سے رابو اعلا
ہو کہ ہو سکا سے رابو اعلا

کھانا گری بچالے حلا با جی کو
کہ ہے خاستر گلن مری خاطر کا عیار
پہلے میں کما سے ہار ایسا فی
ہاں میں جینا نہ کن حسرت و توجہ کی
دعائے کہ ہے کما سے ہار ایسا فی
پہلے میں کما سے ہار ایسا فی
ہاں میں جینا نہ کن حسرت و توجہ کی
دعائے کہ ہے کما سے ہار ایسا فی
پہلے میں کما سے ہار ایسا فی
ہاں میں جینا نہ کن حسرت و توجہ کی
دعائے کہ ہے کما سے ہار ایسا فی

کیا کروں کر لنگا دشت دل کا اظہار
اگر ہے کوئی پر بوش جو تیرے زب جوار
عجب طرح سوئے ملال رمضان ماہ گزر
ایسے بے درد بہ کرتا ہے کوئی جان کو تیار
کیا کریں یوں ہی نکالینگے ذرا لکے بچار

بیم رسوائی اور اندہ لہندہ بدنامی سے
بچھو کہو دکھلاؤں تماشائیں جنوں کا اپنے
دیکھتا ہے پیرے ابرو کی طرف یوں عید
شاد و شاد آئے عبادت کو دم آخر تم
اور اک کھینچتے ہیں شعلہ فشاں نالہ گرم

مطلع ثانی

ہوڑو دل آج وفا گر ہو وفا سے سیزار
بوس دینے کا اسی منہ سے کیا تھا اقرار
چھپڑے کو جو کہا بیسے کہ اس سے ٹکڑا
ہم بھی کچھ چارہ دار کر گئے ناچار
رخم دل سے پیڑ پیدا نہ ہوا مشک تیار
ٹھکو چھڑا نہ کرو غم سے کہا ہے سوار
عشت کے سر نایاب بہ اپنی دستار
ماخذ آغا تے جو غبار کی دم کہ وہ شکار
حسرت ہے ہر دم مجھے کہتے ہو ٹکڑا تار
دیکھو نہ آئینہ سپہ راج نہ رنگار
نظر آتا ہے مرثیہ ہی اگر ہوا ستار
راج عشت کر کہیں بخائے نہ روز بار بار
سینہ و غصہ یہ سننا ہے کہ خدا ہوا ستار
تہا نہ ہر قسم ایجاد کہاں کا مریار
آج کل کچھ نگہ لنگہ ہے سوئی اختیار
پیری آکھیں کہیے دینی ہیں نہ کراہنگار
کیا ہمیں لوئے سننا قصہ شاہ ازار
حسرت مند کے جسد سے فلک اٹلس خوار

نیک نامی نہ سہی محکوم ہے غصے سرد کار
آگیا لب بدم اور مات نہ لہجہ تیرے
کس اداسے مجھ کہتا ہے کہ حوالا ہو تم
مگر نہیں صحت اختیار سے پرہیز نہیں
یہ منہ اس کو نہیں غصے کی ہلکہ کہ مجھے
وہ چلے ٹھل و ٹھس میں جو ہو شمع لقا
پائے غم ہی تھے سرا واریہ ریمانہ ہولی
ریخ کے بعد ملے کیا کر مائی معلوم
فائدہ وصل ہو نہ ناک سے وہ بات کرد
کیا کہوں قصہ طغیان دور یا سے رنگ
رنگ وہ سنے ہے کہ ہر اک ملک المیہ بھی
لقا حال اپنی بجلی کی نہ کہا قیمت
کیا ہو اگر اسکے ستم روز را بھی نہ کہیں
دایم اس جان کے دھڑ سے خدا ہی رکھا
مے مری و نفا وہیں ہیں انداز تیرے
آپ دیکھا یہ سنا اور تیرے پر جھوٹ نہیں
اے تم چاہیے تہن کی مراد سے حذر
سو ہیں زیب وہ سر خلافت عثمان

لطف سے اس کے زین غریب نے فروختی
خانی سے اس کے زان شاہ کا عطار
اس کے احسان فرودان کا حیدر کیٹا
کم ہو مستعمل تقریر کا سب سے
قلم جو دکا وہ جو کہ کیالی مائی
آگے چٹھائی کف دست سے کس طرح آہار
آتش مہر و جل کہ یہ کچھ دیو سے کہیں
مستقل رشک سے جلتا ہے عجاآباد
میر و دھ کی حکایت میں کہا صواب آد
سلیس اس کے ہونے کا سچا و تلکار

وہ
وز اب ہو کر فطرہ عثمان مہر
صاف صحت کے شکوہ و کمال
دست یافتہ شان سے جو دگر
وہ لہ لہ ہے جسے حال فراخ کار
کہہ لگا ہو اگر بے فراسے اعدا
کس کا ہو اگر بے حشر سے حشر
وزندہ عیش سے جو نہ تیرے
خوشتر میں ہے جو نہ تیرے
وہ جو کہ ہے جہاں صابن سار
رنگ کا کچھ گروہ کو بے کسب
چھینک شمع جلا کر آغا خانے قرار

نظرِ لطیف سے گر چارہ گر عاشق ہو
اوس کے در وارہ کے سناں کا ارم او دیکھ
شرطِ اہان ہے یہاں خلافت اس کا
قصہ محبت و صوفیان میں اشارہ ہے یہی
حساب اُس کے سے گو محفلِ کفار ہی ہو
آبِ ہی سایہِ فرگاں سے لگا دی دُور
گل ہوا ایم سے پھر نتیجہ کہ قصہ ورتِ ہام
حبیبک فتوے رحمتِ نہو کیا مقدور
ٹوڑیں سحرِ رباب کے اپنے یوں ہندو
کاٹ لے ناتھ ہی پہلے وہ اگر روزِ حرا
اُس کی تلوار کے آہس کا گرا بیٹھ بیٹھ
معنیِ روشنی و مضمونِ بلند اور سبیں

کرے حیرت سے بدل شرم کو چشم بیمار
 ہوگا دھنسی سسل کو ٹپنا دشوار
 دھسلاں ہے کیا مسکوتے ہیں انکار
 ورنہ کوئی نہیں بہرست رسول مختار
 ذکرِ خرم فرامیر کر سے مر سہیفار
 حشمتِ خود کا رخو راہ ہے کوئی نساخِ بخار
 دیکھ کر مانع میں مسکندہ صبا کی رفتار
 کہ کوئی کام کرے بہ فلک ناہوار
 ہیں اسید اسطی گو یا کہ پیٹنے زہار
 اپنے مرے ہے راحان چرائیں کفار
 رو تر چہ عاشق سے ہو رگسج یار
 سامعین کو ہے اگر مطلع کو بر اصرار

مطالعہ

اے نہ عکس سر یہ نہ جارتید غزار
لوٹن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے رنگ
سائلوں کا ترے کوچہ ں دم فیض ہجوم
حلقہ ہے ہاں میں مردن ہی نہیں کیونکر ان
ہر صر واد سے غالب ہے گر خنش نہ کرے
جل کے حنٹ میں بھی رہتی ہے تری درگاہ
کھرا شاد و ہدایت سے پترے ہو جائے
موسم گل میں یہ مست حوان نامت ہو
دل روشن نے ترے بسا کیا تھا حیران
شکوہ و غمزدہ سفاک ہمایں عاشق کر
آز بصر تو میں افلاک پہ کیا ہر گرواں
متغیر ہیں میں جو راز و حسنا سے ترے

ملک انور و ملت یہ دینے انجم افلاک شار
 کلاب جبار سے لست سگد رکبزی عار
 جیسے گلزار میں ہنگام سحر جو حق ہزار
 ترے حسا و کے احوال پہ پیش مرار
 وہ ورق بیدار تم ہوں تیرا اوجہ وقار
 ورنہ مرغان ادنیٰ جھپکیوں میں طیار
 بضیاب تم تاثر اگر ارہسار
 روز ماران میں کرے پیر ان ستھار
 صرشت آئینہ ہوا خاطر حسد کا غمار
 اوٹھ گئی تیرے زمانہ میں رسم آزار
 کس ہوا ایسے تیرے فن کو ترے رزم بہار
 چہ نہ چمکوا دیوا سے کہ کسے اسرار

(Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from another page)

مدنیوں کے لئے ہے چہرہ کا خود بہا عالم
 باری قابل کہ غفلت کو ہنس ہے بیکار
 حوت سے بڑے علم والی لگا کر مسی
 سر کی اس کو چھپا نہیں مثال خود کار
 اوج لاموت کا ہے ظہیر اندیشہ کو ستور
 دہا سے آبادی نظر چو تری رفتہ چار
 اسے ستہرہ پیران سرا کر شیرا
 ریتی بخت لگوں سازے در شاہ گزاد
 ہو دے فریاد رسایع حرات تار
 بر ارم کہ ہے سفر نہ آئے بہار

ہونے پر نہ رونا اور افعال حصول
 دل کی راہ پر آئے فلک نامی
 کی بے آہنگ و عاصی مدنی کو ہے
 متصل عرش سے مدنی کو ہے
 صلک گردن افلاک سے مدنی کو ہے
 ایک کے دل کو فلق ایک کے دل کو ہے
 تیرے جہاں میں تیرے دل کو ہے
 تیرے جہاں میں تیرے دل کو ہے
 تیری زبان آواز دہشت اودار
 تیرا زبان کلک گوم
 تیرا زبان کلک گوم
 تیرا زبان کلک گوم

طالع لیت کی سنت گری و اذوں چنچ
 روز و احوال اور ات شب یلدہ
 میرے اقبال کا آجائے گرد و قریب
 دروہ اوج سے جہیں کو جمعیت ہو جا
 تاکہ ہو جائے ہزار کا مصدر ایک ایک
 بن سہا سید گراک خوشہ گندم کی مچے
 اگر حصول رسکوک کی سمجھ نہیں دیں
 خون کی سیر ارادہ ہو اوج سعہ
 ریت اپنی ہے تو ترسے و تقال کہے
 حرد و حنت کی بھی امید خدا سے نہ ہی
 نہ ہر کی مرے سیرت سخن کی مرے قدر
 کس قدر حکمت اترق سے ہی جلتا ہے
 غم تقدیری ہیئت سے جگر حاک ہوا
 کیا حاسا سیکھا تھا کہ گھر میں ٹھپے
 ہوا اسکے گھر میں حصول الارح
 ورنہ مرے دینت صد صد ہوئے
 موشگافی کی بہت تحریریں برفا ہ کیا
 نہ صلہ روح کا یا یا نہ غزل کا انعام
 کھنکھن رگین نے کیا خوں جیال رنگین
 اب تلک ہاتھ بھی خالی ہوں بھلی چالی
 واہ قسمت کہ مدی حردہ گل ہی گلچیں
 کہا قیامت ہے کہ اکدم ہی نہ پڑی یا دلی
 دریا پاب تو کیا حاک ہے ہی نہ بھرے
 مدح خوانی کا مرے حائر و متا ہی نہیں
 میں ہر سب سب کچھ جہا میں کہ گیاہ

کجبت تیرہ سے مکرر مہ نور تار
 دونوں لفظوں پہ یوں ہسری پیل و نہار
 تو آست سے گران رہوں بجوم سیار
 ثور میں زہرہ کرے مہ کے قراں سے انکار
 سخت تحسین کو پہنچ دفع طبیعت پہ قرار
 مہر توتل سے ہو سچ شرف کے سہار
 ناخن شیر سے ہو سید خورستید نگار
 قتل پہ میرے مکر ماند ہے جسے شکل جبار
 ہول حاویکے سمجھو میں باقی انظار
 شور محشر سے ہونگے مرے طالع میدار
 نہ گھر کی مرے ارست نہ طلاک معیار
 ہو گئے مغلہ درخ مرے دل کے الوار
 حرق افلاک سے تھلے تھیں کتا و شوار
 کچھ درجہ و دنیا کو ڈانچوں کے شمار
 کر دیا مجھ کو مری چارہ گری نے سیار
 لبک بزم امر میں ملا محک و مار
 ہے مری دست تہی شانہ دست اودار
 نائے ناکامی یا قوت لب لعل لکار
 دست در مار کے شاکی ہے زمانہ دربار
 کیا امید ہو میں و زور دست اسار
 رمرے مرغ گلستان کے چو نہیں ہزار
 دہن اگر خلد سے تسبیہ دکان خسار
 جسکے دہن میں کرجن لوگوں سے شاد و نثار
 دے مراں کہ میں نے جاہر ایسے بشار
 حاصیب سے ہو مراد ار سیکج حصار

مہدان کتے و خون میں مرو سپک سوار
یہ دل نہا شہیان مرے اشعار شوخ کی
ہرگز نہ کر سکے مرے خامہ سے کسرتی
جس جانے خطبہاں ہو مری زبان تری
پاپوس اگر کرے مرے خار کا بند ہوں
حجبت سے آفتاب جس کی ہو آب آب
مرت لہجہ مجھے خوں عبادل کا ماحرا
ہو دے دے مری محبت قاطع کے سامنے
کیسی شکست روئی مارا رہو گئے
میریں باہر پہنچی کی جاہل کی ہو دکھ
اک ماہ بزم اتمام ہے پہارا کار مدعی
اس کی ارادہ اور کھ کھ کر رہو
گاما میر سے نہ یہاں سے رکھ سکے
از زمانہ رسم و راز نہ سال کر ل
دل ہم ہر حسرت لعل نہ جگان ہی
بڑا دل اور مطلع رنگیں کہ جس سے

جاوے عنان کتیا تو ہو چکے بیان تیغ
 سینے پر سکوں کے ہیں لاکھوں شان تیغ
 بیدست سرنگوں سے عمر عنان تیغ
 دماں جاوے فرض سدا سرساں تیغ
 شہزادی غش سے لب خوش بیان تیغ
 کیونکر چھپے چہرہ اسے سے سرم نہاں تیغ
 ہر گل رس شہر ہے آسمان تیغ
 سرگرم لاف و دعوے برش رمان تیغ
 ہے تختہ رس دست قلم سے دکان تیغ
 لظروں سے گر ہواستم ناگہاں تیغ
 کسی ملا جو مار کے رس اقلان تیغ
 یہاں مہاں نور و خجرفضاں تیغ
 ہر خطہ بکتہ جیس کو بے ہم و گمان تیغ
 ہر گم نامہ کھائے کھر اسخوآن تیغ
 میر سے معاند دل ہے ہم اہل بیان تیغ
 سرگرم آفریں ہو لب ز بچکان تیغ

سید احمد علی

۱. ملا دیا کہ کو ایسے لڑائی سے
 پھر جو اس کا نام نہ ملے
 ۲. اگر وہ لڑائی نہ کرے تو کو
 ۳. کو ایسے کو آئے وہی تو اسے جہاد ہے
 ۴. الی ہے کہ یہ منع ہوا اور وہ انفقار
 ۵. میر خاں ملا کہ شاعت سے جو کہ ہے
 ۶. خالہ کہ سر نہ لایے نہ لڑائی نہ لڑائی

مہر بی بی کے آگے حکماء ارماں تیغ
بہر سرور زبان بہ ہے قرآن مان تیغ
کرتاہوں رہنمائی میں اس خان تیغ
کھوار کاشیں آگے سپیں کدیاں تیغ
لیجیا، سکروا، کیے پہلے ارمیاں تیغ
سر پہ اس رہنمائی میں زور مارا تیغ
تفہیم تیغ، دیکھو کھٹ تیغ دیاں تیغ

دمن کا ایک اشارہ میں آج کام ہوا
 اورو کا تیرے مکس ٹرے گریاں بیخ
 کوکس نے تیری آواز نصف مٹا دیا
 کہیں کویتیرا دیگے لڑکھ سے مثال
 وہیش توں سے اٹھنے مار گان بیخ
 آج بیات چارہ کرے یاد م سچ
 نکس ایس میں تری حوں گرد گان بیخ
 سکو تری نامت حق تکس ہیں گرم سبک
 دیکار سے دھوکو جواب ال بیخ

گرد پاگد مکتب پیر کے جھٹ
 کشتی کی تار کسی سخت کوشش کو
 تیرے عدو گرا پنا گلا آپ کاٹ لیں
 نست سے تیرے ماتھ کی شیشک زنی کرے
 کیا مات تیرے بیچہ آہن مشار کی
 سرخی عدو کے لہو سے جو حسا سکا
 ظالم میں تیرے دوسرے نالاکہ دقت جنگ
 کوئی کرے نہ گرمی رز زنتور میں
 وہ دست زور مہر سر پہچہ خدا
 لرزان تھے نل سید تیرے عتس جواہر
 تیرے کو بھی نہیں ترے حشر کی تاب ہو
 مراج کہ کہ تیرے حشر کا ماحرا
 یہ کہستان نہیں کہ ربا خوف ہو خود بیا
 یا بترے بیچ خا مت سے ٹرہ گیا
 ہر بار کیوں نہ تری تلوار تیرے تر
 سیہنہ قلم ہوں دونوں کاخ دیکھو
 رگیں ہو کر تیرے غرور کے دکر میں
 غازی ہی تو تہید تو تیرے دم سے ہے
 رہا ب دین اگر ترے وہ بکے و دیر
 گرم دعائے شاہ ہو موس کہ کہتے ہے
 روز بروز حادثہ زیر شکست فتح
 تاج طغر ہو نہ وہ قرق دوتیاں

چمکتا ہے تیرے آگے سر قربان تیغ
 کام آئے کوشش و کشش را یگان تیغ
 اہر وے در با پہ خشم جالہاں تیغ
 و در زمان سپہ غلغلہ الامان تیغ
 رنگیں کس طرح سے ہود اسنان تیغ
 مانگ شکست تیغ ہے شور و فغان تیغ
 لہلہ تیرے مہر گر ساسان تیغ
 وہ تیغ باعث شرف و در ماں تیغ
 پہل باغیوں کو کچھ نہ ملا خزاں تیغ
 یا قوت زردشا بہر ہم ہنسان تیغ
 سور کی ہی ران ہوئی تو حسان تیغ
 سو پڑ گیا ہے دل یہ فالکے لسان تیغ
 کیونکر ہے تہ ناک سر ہر زمان تیغ
 دشمن کی ہے صداوت قفسی صاں تیغ
 حبران ہوں یا اہل علم کہوں یا جہاں تیغ
 بڑھنے لگے در داب جو چکان تیغ
 گرم جلوہ فعل ہار و دان تیغ
 جو حصر ہو زندگی حسا و دان تیغ
 آئیں ملزمان اجابت فشان تیغ
 جہانک کہ ہے نشیب فراز جہاں تیغ
 اہل اکا شتر سے تہ مار گران تیغ

قصیدہ

دہ ہسم ہوں داتل آسانی
 کم نہیں ایسے گھر کی ہرانی
 تیرے کی اسد ابوالی

ہاد ابام عشرت و فانی
 حائیں وحشت میں سوچو میرا کیوں
 خاک میں رنک آسمان سے

صرف دلق گد اہوئے پر دے
آب کا شانہ فرست خاک ہوا
یا طروف و سہا ط سے مجھے تھا
یا نہیں ہے مرقع و کتکول
مس گویاں کا حبال آما
بالش سنگ و حواب و دیلا
ہم ہیں اور حسرت مے لگلوں
زہر ملتا نہیں کہ پی حبائوں
ستور مستی دعار لوح نہ تھا
وہ گزک کیسی وہ کماں کہاں
باہیاں پریناں و اطلس ہے
یا یہ احوال ہے مکہ چاک ہوا
کہا کہوں اپنے گروست ایام
اس جہن زار کو زبان ہی ضرور
کر دیا حقائق دو عالم لے
ٹائے وہ رقص حوت قدان جکے
ٹائے وہ رزمہ احن کے
ٹائے وہ سار درگہ عیش لٹاوا
نیر باران فادہ لے مارا
یبیہ دارغ دل کو حیراں ہوں
ایک دن یوں اچھوم باراں تھا
کس سر سر غرور کو دی ہے
مجھے دو نوں جہاں سے کہو یا ہو
یعنی اس حال پر فزوں تر ہوا
حسرت لعل بیتن ہیں ہوئے

ریت افزائے کاخ سلطانی
کیسے قاپچھائے کاسناتی
دعوے قیصری و حنا قانی
ناکروں تارہ رسم ساسانی
پوچھتے کیا ہو جبہ مریانی
بار حنا طر ہوئی گراں جانی
خوں یلاتا ہے قہر یزدانی
اب کہاں وہ شراب ریجالی
کستی مے ہوئی حو طوفانی
نقل مجلس ہے دل کی ریانی
حلوہ گر خفی سپہر سامانی
تنگوں سے لباس عریانی
صبح لا روز ہے ششانی
پینے کیا نہ کی مات پچانی
ایتار رہا ص رضوانی
شکل امار سرہ بستانی
سحر ماروت رہ رہ الحالی
خوت افزائے روح اسانی
مک چکی تھی کلاہ بارانی
زنا خضرہ رستمانی
جیسے اب جمع پریشانی
تنگی غنم بے جیس پیشانی
کیا کہوں ظلم حیرج دورانی
آرو ٹائے نقش شیطانی
گوہراستک حشیم مرحالی

اسے علالت کو داغ سزنی ہے
یور و سنی کی درختاں
چہ رسی کے مے چھپیاں
سپہر جوگا چچ ہیں ہے
خارج برکت پہوٹ سیرانی
سپاہ صروت چرہ سورت
جان بون چرہ سورت
چوڑائی جی نامہ خضال
یا جیجا بے زب مروانی
شہدائے زب مروانی
اس سے کاوتن نامہ بوظلم
اپ اما تو دیش جانی
کہو لوں میں یہ راز پہانی
میں تو اس شہ وزیر ہمالی
حشیم حشیم ہوتی بھدالی
فارق کمال اہل کمال
کیا کہوں اوسکا دست ہمت کی
ہیں گہر مالی و روا نشانی

رشک تر صبیح تلخ سُلطانی
 اہل تقویٰ کو سلخ شعبانی
 حوان نعمت کی اسکے الوانی
 شوکت و خشت سُلیمانی
 بھر بہت کی اوس کے طغیانی
 ہے دہر ملک کو دیوانی
 آرزو شہت کی لبت وانی
 ٹھہ گئی عہد رسالم خوانی
 کہ ہے عادت طبعی تالی
 ار کو سزا ہی دنیایانی
 مہر کو کیا جہات طلیانی
 سبکہ لی راہ رسا یانی
 روز کنایہ کی ہے ہانی
 لہر زرا ہم نیسانی
 دعوہ سامی و ریانی
 ارے یار کی سی رانی
 نور صابہ دل جانے ثعبانی
 مغضد عی کی سہدانی
 ہا گروں ہوئی سہدانی
 ہووے کئی ران کی طوفانی
 ہر کس کی آئی رانی
 لہ لہ ہے الہی رانی
 رانہ آئی و ہر کردانی
 نگہ شہد کی دی حوالانی
 اہرار سہم سستانی

ہر گدا کی ہے رہبت کسکول
 اوس کے احسان سے غرہ شوال
 کہیں نیرنگی رباں سے فزول
 نور کو وہ چراوے دالے
 کروے سارے جہان کو سیراب
 بختس لے سہارے منگل
 اس کے خوان نوال سے ہوشل
 اش کے عہد کرم کی دست سے
 لے سجاوے آوارہ قرار کہاں
 او کے ہے اور گار ہر بکریاں
 دوری اپنی ہیں ہر عالم نہیں
 گرگ کہ دور ہاں آئی
 آسمان حقارت شاہیں
 حد شیر گیر سے اس کے
 اس کے ایک ایک انگ کی انگ
 ہر جاں شگاہ و ہزار
 اسی کے دگر ہے اس کا
 گزر ہے لہر شہر عالم کی ہے
 موج دریا ہے خلا و ہر ہوا
 ہر محاسن ہر ہر ارادہ
 رضا اشک و ہر اشک
 ہر حال اس کے نون و الا
 شوخی یار کی سی پالاک
 مگلانت وہ سبک رقص

وہ رنگ انکیم حلال میں
 کثرت عباد کی طبعی
 بنیت انقلاب اس کے
 اس سے دینے شیر کشتیہ
 گم ہوتا سستارہ بیانی
 ملک سنی دل سید اوس کو
 پیر سے اوصاف کے چھوٹ میں
 صفت کار سانسہ مانی

ہر کس کی آئی رانی
 لہ لہ ہے الہی رانی
 رانہ آئی و ہر کردانی
 نگہ شہد کی دی حوالانی
 اہرار سہم سستانی

نسر طائر کو سمجھے ہے بے پہ
وہ خردست ہوں کہے ہے مجھے
میں روش والی حکیم بر صبی
ہوں وہ ناھض حکے ناخ میں
آئینہ ہے عفا سے دل میرا
میرے حامہ کے خوش گریہ ہے
سائے میرے تر زبانی کے
میرے ربط کلام کو پہونچے
جانفرائی مری سخن کی دیکھ
میرے زانغ قلم کو نیم صریہ
میرے گوہر تمام نا سعتہ
میرے نیزنگی تخیل سے
میں وہ سرمایہ ملائت ہوں
انوری کے بیان میں ہے کہاں
ملک معی کا شہر یار کہے
میری نشت یہ خاک ہند کو ہے
آج ہوتا کساں تو کہنا
مومن اس حرم گرد عاہ سخن
حب ملک باعث نشاط و ملول
بترے حسد و ہنج گو ناگون
بترانتال روز افزوں ہو

مرغ فکرت کی بال جہانی
عقل اول حکیم لاثانی
میں ادا فہم سہر کیدانی
حرکات عروق شہریانی
کیا ہوا اگر نہیں ہے حیرانی
روئے دیتا ہے ار نیسانی
نطق الکن حایت سبحانی
نتر سعدی نہ نظم سلمانی
سم گئے خضر آب حیوانی
صد سحر ہزار وستانی
میرے یا قوت سب بدحشانی
سیمبا گر ہے روح نفسانی
جس کے درکار گدا ہے خافانی
میری نقشہ یر کی سی تامانی
دیکھ حسد و میری قلم رانی
رونق سرمہ صفائی
اب شعلہ سنرا ہے لقصائی
تا کما لاہائے طر لانی
ہے وصال و فراق حدامانی
تیرے احباب اور تن اساقی
جبے مومن پہ لطف رحمانی

کجاؤں آبلے پانی کو کوکھ کا رہا می سے
کے نام میں کو پھیلا چار پادوں رفت کا
پہننا تر قس نے الماس پوری کی
جگر ہوا یاد ہی ادلیہ تھوں کی عیال کا
یہ دست جھوٹا اور یہ جیس تکی شان
کہ ہر دست مہ سے چال پرہیزم حوت کا
نہ سے تکیا پانی کو کوکھ کا رہا می سے
کھنکھار حوزہ حوزہ فوج حوزہ کا
عصمت سرتی ورتا ہوں عصمت سرتی کا
میں میرا در دوز میں مستان کا

اودو دودل سے
 فطیر و امیر بیج
 صفت جانمہ طہر الہی
 ساکنی شوق
 بوچھو گری
 دست خستہ
 مایا بازی
 فاختہ شور
 کاجوال
 کھنکھناتے
 ریزوں طبع
 غلایا ہوا
 کربلا دشت
 غنائی کرتے
 کوسکا لہر

انعام و عز و کرامت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلیونکر طالع دیوان بود مطلع هر چه در کتاب
که با خط آریا بر روی مسخر نگشت شهباء کتاب

جہت نزار اکٹان دی کہ جسکی ہر جہت سے
فروع جلوہ توحید کو وہ برقی حوالا کر
مرا حوہر ہو متنا یا صفائی مہر پیچہ
مجھے وہ تیج جو ہر کہ میرے نام سے حل ہو
خدا یا شکر اسلام تاک پہنچا کہ آپہنچا
میکھ سیکھ مہر امام اقتدا سنت
امیر شکر اسلام کا حکوم ہوں لیجے

سمکدان شوالفت کا فرآوے عبادت کا
کہ خمس بیو نکدیو سے ہستی اہل ضلالت کا
مراجیرت زدہ آئینہ خانہ ہو سنت کا
دل صد یارہ اصحاب نیاق اہل بدعت کا
لبوں پر دم پلا ہے جوش خون شوق
کہ انگار آشنائی کھر ہے اسکی امامت کا
ارادہ ہے مافوق مالا یک یہ حکومت کا

رہا مہدی موعود کا یا نا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہو سلام مک حضرت کا

اک اشک گرم کو لگے جی کیا ہے جل گیا
 بیٹھو ڈاکھوں نہ نہایہ موم سے یہ خلل گیا
 کیا رووں خیرہ چشمہ سخت سیاہ کو
 کی محکوماتھ ملنے تعلیم ورنہ کیوں
 اُس کو جہ کی ہوا تھی کہ میری ہے آہ تھی
 حوں جھٹکاں خاک ہے اپنے وساد کی
 اوس نقش پاک سجہ لے کیا کیا دیل
 کچھ جی گرا پڑے تھا پاب تو نے ناز سے
 ملجائے کر چاک میں اُسے و باکی خاک

۴۔ سو حوا سے یہ کچھ رہا باقیہ بھل گیا
 جس ٹھٹھیس سانس کی لگی دم ہو غل گیا
 واس تغل سر سے اعلیٰ یاں تیل بھل گیا
 خیزوں کو آکے نرم ہیں عطر مل گیا
 کوئی تو دل کی آگ یہ کیا سا بھل گیا
 آیا حور لرزہ کہی کروٹ بدل گیا
 میں کو چہ زقیب بس بھی سر کے مل گیا
 محکو گرا دیا تو مسیہ ارجی سنبل گیا
 گل کی تہی کیوں کر باور نہ مارک بھل گیا

پتھارے سے نہ کہنے کی تکلیف دے مجھے
میں بس اعتراف کہ میں جڑا ہل گیا

لگے خدنگ سے اس نالہ سحر کا سا
سناؤں گا کہی حسرت میں ہیں سجاؤں گا
کرے نہ خانہ خرابی تیری ندامت چور
یہ جو پیش یاس تو دیکھو کہ اپنے قتل کمقوت
نگہاں انکھوں کے ہر وقت ایدل و رجاک

فلک کا حال نہ کہ ہم سے ہرگز کا سا
اگر نہ ہو وہ گافیشہ نہ ہمارے گھر کا سا
کہ آب شہرم میں ہے توں ہم تر کا سا
وہ عائنہ وصلہ کی دشنہ کھٹا اثر کا سا
تیرا نہ رہت ہو اکسوں تنگدہ کا دہ کا سا

سدا بگویم می هست تو عالم دینی ؟
 مرا سر دین می کشد به شتر کاس
 به با تو ای بول سبزه دل
 به با تو ای حال بهتری بهی کاس
 به قول حق تو بگنجینه وارین
 به با تو ای وطن من به اسرار کاس
 به با تو ای حال و این دریا
 به با تو ای سر به هوا ای کاس
 به با تو ای خورشید آسمان
 به با تو ای نامده کاس
 به با تو ای شعله روشن
 به با تو ای مودید با کاس
 به با تو ای کادون کوثر کاس
 به با تو ای سبزه کاس



گر وہاں یہ سوتلی اسرافیل ہوگا
شیر میں توں سے حال کا بیس ہوگا
دل سے ہوگا کم ہی اس تم خان ہوگا
میں توں سے ہوگا دل بیسے پیمان ہوگا
اور اب کوئی کیا بے روزگار ہوگا
کہ مجھے ہم ملے بیسے کا توہن ہوگا
خوش دم نگار خان ہوگا
تیرے ہنس کے دیکھنا تو تیرا ہوگا

<p>کچھ نہیں اور میں ہی ہوں کیا بیٹھے اچھا تو دور وقت کا بیار کم ہوا دور تھاں سے میں ہی تھاں میں رہی کچھ اس کے مہر میں دینا کم ہوا</p>	<p>تو نے کرم اسے ستم آ کر کیا مرگ نے کب وعدہ فردا کیا روز جزا قتل پھر اپنا کیا لو منہ اوسی یرودہ نشین کا کیا</p>	<p>رہم فلک اور ہوسے حال پر سچ ہی سہی آپ کا بیان ملے دعوتے تکلیف سے جلاو نے مرگ نے ہجرال میں چھاپا ہے منہ</p>
<p>کچھ اس کے مہر میں دینا کم ہوا کچھ اس کے مہر میں دینا کم ہوا کچھ اس کے مہر میں دینا کم ہوا کچھ اس کے مہر میں دینا کم ہوا</p>	<p>دشمن مومن ہی رہے تب سدا مجھ سے مرے نام نے یہ کہا کیا</p> <p>ملائے جان ہے وہ دل جو ملا ہے جان ہوا ہزار شکر کہ اس دم وہ بد گمان ہوا سبک ہے رہا تیری طبع پر گراں ہوا ہمارا جان کے جا لیے میرا ہی زناں ہوا کسی سے چارہ پیدا آسمان ہوا نہاں سے سنا نہ یہ کھر اہ لون ہوا حراب کسک کش تار و معال نہ ہوا ہمارے سنی کا چر چا کہاں کہاں ہوا کبھی جس سے دانا کا امحار ہوا</p>	<p>رکے نہ سنی میں بنگ وہ ہر پاں ہوا ڈرا کی باد دلائی تھی نزع میں اسباب پہننے نہ غیر میں نرم ملے اٹھا نہ بچ دیرت میں روز بزم نہ رہیں گے قاتل کو وہ آئے ہر یاد تو تھا میرا دی مرگ وہ حال زار چہرہ ہر اک کو نہ پیرتے تھی لگی ہیں آہ و بکاں لڑتے تھم بیہ کرب دم۔ اہ زار۔ زار ہی دکر چہ شرط ام چھاپا۔ رگڑا کر نام</p>
<p>کیا کہ دور سیدہ تاتام کلان یاد اٹھاتے تاتام کلان ہر ایک سے اسے گدوق ایام کلان مقاہف کو کوئی مہم کلان کیوں کام طلستہ مرے آواز سے گدوق ناکام سے دیکھا ہے کہیں دیکھ نام کلان تو اوروں کی بیاد سے ہر دوری ستارہ کہ وہ بکھر اسکے سسہ نام کلان</p>	<p>آئیدہ وعدہ دینا ترسہ میری (نوع) زیبہ مزہ تھا کہ حسن بکس تھاں ہوا</p> <p>مار سے کچھ اس دو اسے تو آندہ کم ہوا ہنگامہ مچا۔ اختیار کم ہوا دان لطف کم ہوا تو یہاں بیار کم ہوا ہیاد ہی رہا اگر وہ سار کم ہوا بوسہ ہار و دوق لب یا کم ہوا تو یہی دھاں تعافل سسار کم ہوا کیوں متور تارہ ٹائے غرا مار کم ہوا اک میرا بخت تھا کہ وہ سیدار کم ہوا</p>	<p>سہم کھارے لڑو دل زار کم ہوا کچھ اسے اچھپ کی جلی ہو اور مرگ مٹوئی نہ ہی تھے کھائی برابر ہی آئے غزال شیم سدا میر سہر دم میں ناکامیوں کی کاش بچہ کا کیا علاج ہر جید اضطراب میں سینے گئی نہ کی کیا مجھ میں دم ہی لیے کی طالت نہ ہوئی سہر تارہ قسہ چونک ٹیرے تیرے ہمدیا</p>

<p>یار و دوست! اس کل دیکھا کوئی نہ وہ اوپر کھڑا تھا اور اب تو نیچا بارش کے آس میں بیٹھا ہے بارش کے آس میں بیٹھا ہے تو کچھ دیکھو! یہ کچھ دیکھو! تو کچھ دیکھو! یہ کچھ دیکھو! تو کچھ دیکھو! یہ کچھ دیکھو! تو کچھ دیکھو! یہ کچھ دیکھو! تو کچھ دیکھو! یہ کچھ دیکھو! تو کچھ دیکھو! یہ کچھ دیکھو!</p> <p>نیا نیا</p> <p>ہوئی دور دور کی الفت کی حالت اسی مومن دنی کو دیکھا اس کے چہرے وہ دیکھو ہمارے چہرے میں شہل کا کام دیتا تھا ہی حالت ہی آتھوں پر کام دیتا تھا مومن نام سے دل میں تاتا دم دیتا تھا عت الفت ہی تلوہ کی دنیا تھا دم دیتا تھا یہ ملک دیکھو دشمن کی وقت مومن دیتا تھا</p>	<p>مجھے اب کچھ بھی مدعا نہ رہا موجود و وسیع راع خانہ رہا تو الفت میں شہل مرا نہ رہا شکوہ نہت نارسانہ رہا حک وہ اپنے کام کا نہ رہا جی لاسیہ رہا رہا رہا رہا اب کسی کا بھی آسرا نہ رہا</p> <p>مومن اس ست کے نیم نانو سے میں نم کو رکھنے الفت نہ رہا</p> <p>ماقہ کٹواؤں جو نا صبح پہ اب تار لگا جو مریضوں چھپانے ہیں وہ آوار لگا آپ وہ میرے سے ڈوڑ کے اکر لگا قتل غیار سے کیا ناہ میرے ہار لگا سفر رشوں کا رہ کو جس مار لگا جو ہر کی اون ڈال ہشیم ٹہر بار لگا دیکھ احوالے رہنہاں سے نہ مار لگا نیر سے نہ سے جو اسے عمر سنا رہا لگا کوئی مد کو نہ آکر سے ستر رہا لگا انہاں وہ کھول کے پاتھ درو دار لگا</p> <p>کہو سے باہر بچا: عد آبا: (۱) کی کو سے ہی نہ کسی طرح رہا رہا لگا</p> <p>دم کے تھا یہ میں کھتی تھی گھر سے تھا تو لدا یہ ۱۰ رہا کو ۱۰ آ رہا تھا وہ صیل کر رہا تھا تھا کہا ۱۰ آ رہا تھا تھا</p>	<p>مدعا غیر سے کہا نا وہ کس کی زلفوں کا وہ بیان تھا کہیں غیر چھڑکے ہے رخم دلیہ نہکا ہو بیچے وہ لوگ آتے کو کہ مجھے تلخ کامی نصیب اعدا صیغت ل لگا سے کہے تو اٹھا یہ فرسے تو فلک مرگم سے سب غافل</p> <p>ٹاٹھے چاک گریاں کو ہر مار لگا بسکہ اک پردہ بسب سے دل ہمار لگا حذب دل کو چھاتی سے لگاؤں گدگد شور تھا رگ خنایر سے ہو سے سو ہر تو کسی کا بھی جسم پیدا ہر ہر کا نام درو بافت کی پھر غیر پہ فرما نہ چ باد آئی مجھے صبح کی رمان کی پیری میں کیساحم صہبا کے کھڑا یا یالی ماگہاں بستر پہ عاشق کی دم کو گری دیکھ تو حسرت و ہراس ہر دن بھی</p> <p>شہل نم فرقت ہیں کیا کفار سے دکھا دینے با تو دم دینا تھا ریا نہ ریا پا پہ ہمارا وہ یہ آگے وہ پہاں ہر نہ رو رہا نہ کہ رہا اچھا ہوا</p>
--	---	---

جیسا کہ یوں اداں تان رہا ہم پھر نا
یہ کاٹو پر کوئی یوں لٹے حوں بستر گل پہ
رقیبو نیر ہوئی کیا آج فرالیش جواہر کی
سحر تک شام سے تجھ میں ہی حالت کبھی دینے
نہ مالو نکلا اچھیست پڑتا میں کہ کیا کرتا
میں اسکی رسم عجیب رہی کرکٹو مرعباد

اگر دوزخ ہی ہو تو میں دے نہیں تو یہ مالوکی
جو عہد دوسری وہ دشمن اسلام لیتا تھا

آگ کیا ہم کو لگائی اس نے تیرے لیے
اس لیے نار کے برگ گل سے چھڑا
اگر نگاہ سرسری دیرانہ ہم کو کر گئی
وکیہ کہ یہ گنج آگیا ہمارا کہ آہ
آہ کیوں نہ نکلتا جا اس کے گونہ
شور و غوغا کیا یہ نہ جلا دو
آہ پر دو اپنی کہ یہ ملک تیرا

سید علی عارفی، روحانی و سیاسی
 سید علی عارفی، روحانی و سیاسی

صبر سے کچھ نہیں ہند و مضطر و ناشاد رہا
 اوس روالی سے ذرا احسب ہر داؤد
 سیکسی منہ رویا ہائے تہ خاک بھی چین
 نقد حال تھا نہ سرگشتہ دہرے عاشق حریف
 نہ عورت وہم لے گی ورنہ نہ ہی
 ماہ ہزاروں سالہ پیر زار ہوا
 رہا نہ رستہ اوسکا لوٹا
 کردہ اک ہے کہ دوسرے میں ملتا پیش ہے میری

میں گونا گوں قسم کے گیسوں سے ہی انسان پر
 بے چارہ کوئی تھنوں کا سہارا دے رہا
 جب اس کے کچھ میں آکر وہ پیرا دے رہا
 کون سے اور پہلے وقت میں پہلے پہل
 میں سراسر سوختہ مرنے لگا رہا دے رہا
 دیکھو

[illegible]

ایک عاشق کی کوئی بھرتی ہی ابوعدہ خلاص
دوباروں میں یوسفامیری وفا کی دہم ہے
چارہ گز پہنیں اوسکے آسمانے نیکی
غیب کا اور آپ کا گدل نہیں ہے ایک
کیا غلت تھی راز دل میں آرزو دل کی
کیا جمل ہوں اب علی ہقیر کی کیا کرد

دیکھ لے پس مرے مرتے سے دور دکھایا کیا
 ٹھہرے کیوں کہا تھا راز جو آشکار کیا
 ایک ہی میری رانی لاکھ ستر کا کیس
 کیوں ترے دل میں سر کیا دین کا چھپایا
 ناخن بختیر سے سب سے کھلے لاکھ لاکھ
 ویر ویرا لکھ اٹھے دل تو صحرایہ صحرایہ

تجربہ سے ایسے جو مسخ خدا تھے پہنچے اور یہ ان کا کیا

کسی کا ہوا آج کل تھا کسی کا
 کیا تم نے قتل کہاں اک لڑکی
 نہ مبری سے وہ میں ناصحوں کی
 سے مار ڈالا ہے انکار نے مگر
 مہر چاہے اس ہونا سے تو جانوں
 صبا نگہت پار لائی کہاں - سے
 وہ کرتے ہیں عیاں عاشق کشی رہا
 کوئی کیا کہے آپ بہر حال ہو تم

نہ ہے تو کسی کا نہ ہو گا کسی کا
کسی نے نہ دیکھا مٹا سنا کسی کا
نہیں ماننا کوئی کہ سنا کسی کا
یہ کہنا کہ کہا سمجھ پود تو کسی کا
کہ دل پہ نہیں زور جلیٹ کسی کا
نہیں ڈال اسکو میرا کہ کسی کا
نہیں کوئی دسپا ہیں گو یا کسی کا
نہیں مہری حال شکوہ سچا کسی کا

دم اکھڑا اور عشق پیمان سے
تجھے لہے ہے ابے موسیٰ انسا کس کا

عشر میں ہاں کیوں دم فرماؤ آگیا
اچھا ہے کانن یا کازف ہمار میں
اکامیوں میں تھے خوش چھپے دی
ہم جارہے گو کہ نہیں پہنائے کے ٹھٹھائی
دکو قلعی ہے ترک محرم کے لہر لہا
وہ درگاہن ہوا میرے کپڑے ٹھٹھائی
تھے کیا وہ چاہتا پاجوس ہی ضرور

رحم اش نے کب کیا تھا کہ مار مارا گیا
لو آپ اپنے دام میں چسپاں ہو گیا
شیریں کو در تکی و مار آ گیا
خواب میرا پنہ کر وہ چسپاں ہو گیا
ابا مان کو شیون بیدا ہو گیا
زکر تالان من و در شاد ہو گیا
کہا کہ تھے دھم چلا دیا ہو گیا

چاروں طرف سے وہ گھیر لیا
 وہ بھی ہمارے ساتھ ہی رہا
 وہ بھی ہمارے ساتھ ہی رہا
 وہ بھی ہمارے ساتھ ہی رہا

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, written diagonally across the page.

[illegible]

اناج ہے طعنہ زائچہ کی ناکامیوں نے کیا
 غیر نیلے ستاروں کی علامت ہے کہ سور ہے
 کیا کیا تکیوں کی ہیں دل زار کو مگر
 عاشق ہوئے ہیں آپ کہیں گے اسے ہوں
 وقت و دواعیے سب آرزو کیوں تھے
 وجہ شرم اس ظار کہاں مازہ مرگ
 بے پردہ غیر سے ہوا ہو گشت کہ صبح
 دیکھنا ہے کہ رشتہ حسدہ ہلا کر آج
 ہو کیوں نہ محو حیرت نیرنگی ہاں شوں

و کچھوں سے تیری کہی کامیاب تھا
آرام شکوہ ستم اضطراب تھا
اوس کے خیال میں رِق اتحاب تھا
نسبِ حال غیر مجہ سے زیادہ حراب تھا
ہوں بھی تو بھر میں کھے ریح و عذاب تھا
و بکھا تو پہنے آکھ نہ لگنا بھی خواب تھا
آکھو نہیں شرم تھی نہ نظر میں حجاب تھا
سسل کو تیری رافت کا سایہ بیخ و ناب تھا
جو دل میں تعلق تھا وہی آکھو نہیں آ تھا

کہا می لگا ہے تذکرہ بار میں عبث
 ناصح سے محکوم آج تلک احتیاج تھا

عجب کو تیرے عتاب نے مارا
 سرمے میں بس ایک ہنس محروم
 بے کے دل بھی کچی نہیں جاتی
 کیا سینہ آئی اپنی جور کسی
 جاگ اوجھیں گے خاک سے جو پہر
 نشہ کامی وصال کی نہ پوچھے
 خون کیونکر مرا کھیلے کہ ٹھٹھے
 باد ایام وصل مار افسوس
 لب میگوں پہ جان دیتے ہیں
 جہہ سالی کا بھی نہیں مقدور
 نازک اذام سے لگی ہے آکھہ
 کہہ مرتے ہو آپ پوچھتے ہیں
 انوں کہی نو خواں نہ مرتا میں
 مومن اربس میں پیما گساہ

یا مرے اضطراب سے مارا
 آپ کے امتحان سے مارا
 رلف کے یز و ناب نے مارا
 حیرح کے انتخاب سے مارا
 نرک آرام و حواب سے مارا
 شوق تیغ خوش آب سے مارا
 اک سرا یا حجاب نے مارا
 دہر کے انقلاب نے مارا
 ہمیں شوق شراب نے مارا
 اُن کی عالی حساب نے مارا
 حسرت فرش حواب سے مارا
 مجھے فکر حواب نے مارا
 تیرہ عہا سبب نے مارا
 غم روز حساب نے مارا

و کچھ اور شوق مانتا ہوں مرا
جیسے بیجا ہے مجھے پیار مرا
کے اثر میں ہے حالِ حوائی اوروں
میں سے بہت دور ہے وہ صبا
بہت دیر سے آرزو ہے خام مرا
اب کہا ایسا چالِ ناموسی
دیکھنا اثر ت لما نوں مرا
دیکھنا اسان ہے کام مرا
آیت اول کی دعا دیکھو

کس قسم کو یہ چوڑا داما دعا
ہو کے یوسف حوّل چراتے ہو
اُس باب اہل کی شکایہ ہے
تو نے رسوا کیا مجھے اب تک
کوئی ہی جانتا تھا نام مرا

دیگر

خیر کو سید کہے سے سید دکھلا دیا
نہرو منہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے تو لہجہ ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہجہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں انتقال قتل ہر دم اڑتے
گو مسکند ہو پر اس ہی ہے وہی باج کی بات
نام لغت کار لوگ جانتے کہ م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے کہ دل پہلو پر ہے
اُس نامت قد کو تے دیکھا تھا ہے حوائی
صورت اعتبار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بھیبوں کا لکھا

تھے کیا کچھ کو اپنی ناک پر دکھلا دیا
بچ ہم سے ایسا زور و راسے دکھلا دیا
کے شب بختو ٹرپے پیش در دکھلا دیا
حوار کیا تھا تا سنا صبر و دکھلا دیا
موت کو کس نے آہی میرا گھر دکھلا دیا
تا ہی اُس جان جہاں کو کر لکھلا دیا
تو لہجہ یا صبر کا مزا سے فتنہ کر دکھلا دیا
میں اُن کی آمد سے یہ کاکر دکھلا دیا
دل مسر کا سما دے سج دکھلا دیا
میرے کچھ لکھ آئے گا دکھلا دیا
نہر اوسط ماہ سے لے کر دکھلا دیا

دیکھ گئے مومن سے ہم اکاں انتہی ہر گاہ
اُن سے پردہ ہر دم دکھلا دیا

خیر کو سید کہے سے سید دکھلا دیا
نہرو منہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے تو لہجہ ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہجہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں انتقال قتل ہر دم اڑتے
گو مسکند ہو پر اس ہی ہے وہی باج کی بات
نام لغت کار لوگ جانتے کہ م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے کہ دل پہلو پر ہے
اُس نامت قد کو تے دیکھا تھا ہے حوائی
صورت اعتبار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بھیبوں کا لکھا

خیر کو سید کہے سے سید دکھلا دیا
نہرو منہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے تو لہجہ ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہجہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں انتقال قتل ہر دم اڑتے
گو مسکند ہو پر اس ہی ہے وہی باج کی بات
نام لغت کار لوگ جانتے کہ م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے کہ دل پہلو پر ہے
اُس نامت قد کو تے دیکھا تھا ہے حوائی
صورت اعتبار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بھیبوں کا لکھا

ترک صدم ۱۰ کم ہیں سور حسیم
مومن ۱۰ کم ہاں کا آعار دہلہا
کبہر نام ہے کون کس سے سکینا ملا
مکوتہر ۱۰ کم ہاں کا آعار دہلہا

خیر کو سید کہے سے سید دکھلا دیا
نہرو منہ دکھلا دیا غم کا ارد دکھلا دیا
صبح سے تو لہجہ ہے صبر و سکون حیر کی
موت کے وقت کہ وہ لہجہ پردہ آئی لائق
اُس کے دل میں انتقال قتل ہر دم اڑتے
گو مسکند ہو پر اس ہی ہے وہی باج کی بات
نام لغت کار لوگ جانتے کہ م میں دم
حس کا دل صبر و دل سے کہ دل پہلو پر ہے
اُس نامت قد کو تے دیکھا تھا ہے حوائی
صورت اعتبار کو دیکھتے ہیں وہ حیرت زدہ
سخت کشتی ہوئی یہی بھیبوں کا لکھا

چوڑا نہ کیہ بھی سیدہ در طہریان اشک کے
یاران زہ کیہ دایہ ٹھٹھ سے خفا ہو کر
باد آئی کا حرار کو مری آہ سردی
از سکے شبست نامہ سوزنہ مرور
دا غط کہی ملا ہیں کو خوشم سے پیر
مارا ہے وصل غیر نہ شکوہ نہ چاہیے
کہتا ہے بات مات پہ کیوں حال کہا گئے
وا غط توں کو خلد میں لیجا بیگے کہیں

ابھی ہر فور ہو گئی شکر عظیم کا
قم کہ ہیں ہے یاس باز قدیم کا
کیونکر نہ کا ہنسنے لگے شعلہ محسیم کا
تہا صد کا ناخوش ہے یہ مصیبا کلیم کا
کہا حالوں کیا ہے مرتبہ عرس غظیم کا
اس حد احدا مر سے لاس دویم کا
گویا کہ یک گیا م سے کیلئے ندیم کا
ہرے کافروں سے وعدہ خدا الہم کا

ہو من بچے تو رہ ہو من ہو وہ نہیں
جو معتقد ہے بڑے طہارح سلیم کا

حس نگہت گل جنبش حی کا کل جانا
پالغ محبت سے مشکل ہے سنبھل جانا
سینہ میں حول تڑپا دہری تو دیا دیکھا
انتا تو نہ گھبراؤ راحت ہیں فرماؤ
ایدل وہ حویاں آ یا کہا کہا ہیں شہیدا
کیا ایسے سے دعویٰ ہو خوشتر کہ نہ تو
ہے ظلم کرم جتنا تھاقورق ٹا اکستا
مور و کی شناخو الی وغیرہ کیسے مالز
کیا باتیں سناتا ہے وہ جان بھلانا ہے
عشق انکی ملا جانے عاشق ہو تو بچا
سطلاب ہے کہ وصلات میں باہوئیں نہیں

اے باوصیا میری تو کروٹ بدل جانا
ادبہ ریکی صفائی پر اس دل کا ہل جانا
پھر پھل گیا کہسایں ناخہ کا بھل جانا
کدھر سے مر رہا تو کل اور بھی کل جانا
تو نہ کہیں سکھایا قانو یہ نکل جانا
انظارہ قاتل کو احسان اجل مانا
نکل ہے فراح انیا کہا بدل جانا
رہا کہ ہے نادانی باتوں میں ہل جانا
پالی میں دکھانا ہے کافور کا جل جانا
لو کھکھ اٹھا نے سووے کا خلل جانا
اس کر می ہمد میں ابدل نہ گھل جانا

وہم لینے کو ملاقت ہے یار ہی رہے
اتنا ہی غنیمت ہو ہاں میں کا - بھل جانا

کسا تم طہر لو الہ دیں سببہ اور ہو
نکر ہما سم گن الطاف کیا ہوا

رہم کہ ہے قاتل کا سر سے ہو
رہم ایک کویر سے مال پہ آیا ہے - ہو

بوسہ دم غفلت سے لے کر ڈھکے ڈھکے
دل جوڑا جیت نہا کوکب ہو
کس دل ہی اس کے دلیں منت واپس
بھاگے کہ تو غدو سے حالے سبب
جی جادہ کی ہو ہوا تھا سو اب ہوا
رو بہر جا کا ذکر تو طحل میں منت ہوا
از کیا تھی وہاں لیں فرور سے عسری
عیش و سرور با عشق نہ انت ہوا

آؤ
نکاح میں ایک سدا حالہ تھی
جی حالہ ہو گیا ہے آرام سے ہو
سے سند سے کو علاج ہو
وہ کیا کہو نہ دل سے حبس ہو
اس شفا سے حقایق کثرت ہو
اس بار حوش الیحات کا ہے
سطلاب ہے کہ وصلات میں باہوئیں نہیں

جھڑی اور دیا کھ کا چاند سا ون ہو گیا
نیر گل رحو لٹا وہ بھی گل ہو گیا

تجربہ سے ہم رابطہ و تہمتیں ہو گیا
برگسالی سے زری اس میں ہی رابطہ ہو گیا

تو ہی رہا ہو گیا

اس سوچ کر کہ میں تجھے گلہ اپنا
بھرنے سے کیوں غافلہ اپنا
طعن سے ہے، نہ شرمی سے غلہ اپنا
رخسیر دریا سے ہے ماسہ اپنا
سو آسمان ہی بامال کا واسلہ اپنا
روشنی میں اگر ادا ہو کر میں فیصلہ اپنا
کھا شور قناعت سے فردا لولہ اپنا
سراں میں کہ یہ جھرج ہے یا آئہ اپنا

نصرت طلبہ و معلمین
نصرت طلبہ و معلمین

کہا انکبھی ہمارا حوصلہ پانہ نہ ہو چکا
 یا ان سے سرواٹھا باد بوار تک نہ پہنچا
 اک قطرہ جن ہی شیم حوسار نکستہ ہو چکا
 پیہام مرگ ہے بہ سہار تک نہ پہنچا
 قاصد ترساں اقرار تک نہ پہنچا
 تھلج دل کی دستار تک نہ پہنچا
 صبح خواب شیم سیدار تک نہ پہنچا
 بارہ ہر گاہ پانہ نہ پہنچا

و دوست ہمارا آسمان سودا گش ہے ہمارا
یہ گاہ رہا ہے ہی ایس کم از کم تن دل
نہ کوہ کچھ اب ایس چلون ہے ہمارا

۱۰
ہوئی ہے نہایت صل کی مانند
جو قریب شادی ہو سیوچ رہا
سنا کہ یا رکن کی دو جوان نے
حوالہ شہادت سے شہر سے ہوا
وینا نہیں جس پہنچیں میں جس
رنگین دن شہر میں آئیں جس
آپ ہو کہ ہو اور آپ ہو
تفصیل ہو اور تفصیل ہو
کو بارش ہو اور کو بارش ہو
آفتہ کوں کوں ہو چھٹی میں
اور کہ ملا میں دن ہے ہمارا

<p>کریا پس ہے لوگوں کا تو آجاکہ قلق سے حدیث لاد سے کھینچ کے لائے تو کہان لائے</p> <p>تجنانے سے کچھ کو پیلے رشک کے بارے موسم ملد راہ رہن ہے ہمارا</p> <p>مہسری اس لکھ سوا بھی ایسا ہو گیا گو جبارہ پر عدد و کے وہ خود آرا ہو گیا کس طرح معلوم حال دل گم گستاہ ہونائے مرگ سے تہی زندگی کی اس سو جاتی رہی ظلم کا قہر بھی تھا دیکھ کر گھبراہٹ سے داغ حشر حوال بناو سکے لو کی شرم سے مرد و عسکر کیا ہوا نہ کہوں شب و بچہ رہے ہو فانی ہے شرت او کی سودہ ہم میں کیاں حال و دلیر لشکر آرائی تہی خوش یاس کی ہلکیا ہو گا ڈھٹہ منہ سے سوتے ہیں کہاں لگ گئی جیب بیکو تو جی بات وہ کرنا ہیں شرت مرگ اب حسرت شور بگنی نہ ہر غشم رو دیا اسے جو میری لاغری کو دیکھ کر ہے رشک لکھ روئے رونے خیم ای ماہر و</p> <p>حق تو یہ ہے کیا غل اک اور موسیٰ بیڑھی آج مائل سارے استاد و کل و عوے ہو گیا</p> <p>میں تو دیوانہ تھا اس کی عقل کو کیا ہو گیا جو جس عشق و جس کیار لک بد لادیکہ سا سید زن ماجامہ در ہوتا ہے بن تم کوئی صور تہی مقدار مرغ صبح پہلو سے مرے نرخم کھا بازہر کھایا تو ہی چہ ہوتا ہیں</p> <p>فیس کہتا ہے مجھے اصبح کو سودا ہو گیا اشک خولی سے مرے صبر و داس ہو گیا آپ اپنے ماتھے سے ہیں ماسے سو ہو گیا وہ قیامت فی حد و ظفا حشر مر یا ہو گیا دیر گد ری مرگ کو کیا جاسے کیا ہو گیا</p>	
--	--

کریا پس ہے لوگوں کا تو آجاکہ قلق سے
حدیث لاد سے کھینچ کے لائے تو کہان لائے

تجنانے سے کچھ کو پیلے رشک کے بارے
موسم ملد راہ رہن ہے ہمارا

مہسری اس لکھ سوا بھی ایسا ہو گیا
گو جبارہ پر عدد و کے وہ خود آرا ہو گیا
کس طرح معلوم حال دل گم گستاہ ہونائے
مرگ سے تہی زندگی کی اس سو جاتی رہی
ظلم کا قہر بھی تھا دیکھ کر گھبراہٹ سے داغ
حشر حوال بناو سکے لو کی شرم سے
مرد و عسکر کیا ہوا نہ کہوں شب و بچہ رہے
ہو فانی ہے شرت او کی سودہ ہم میں کیاں
حال و دلیر لشکر آرائی تہی خوش یاس کی
ہلکیا ہو گا ڈھٹہ منہ سے سوتے ہیں کہاں
لگ گئی جیب بیکو تو جی بات وہ کرنا ہیں
شرت مرگ اب حسرت شور بگنی نہ ہر غشم
رو دیا اسے جو میری لاغری کو دیکھ کر
ہے رشک لکھ روئے رونے خیم ای ماہر و

حق تو یہ ہے کیا غل اک اور موسیٰ بیڑھی
آج مائل سارے استاد و کل و عوے ہو گیا

میں تو دیوانہ تھا اس کی عقل کو کیا ہو گیا
جو جس عشق و جس کیار لک بد لادیکہ سا
سید زن ماجامہ در ہوتا ہے بن تم کوئی
صور تہی مقدار مرغ صبح پہلو سے مرے
نرخم کھا بازہر کھایا تو ہی چہ ہوتا ہیں

فیس کہتا ہے مجھے اصبح کو سودا ہو گیا
اشک خولی سے مرے صبر و داس ہو گیا
آپ اپنے ماتھے سے ہیں ماسے سو ہو گیا
وہ قیامت فی حد و ظفا حشر مر یا ہو گیا
دیر گد ری مرگ کو کیا جاسے کیا ہو گیا

دشمن جو ہم ترانہ بلبیل نہ ہو سکا
پاں دراری شب، کا گل نہ ہو سکا
کیا ناز بیکہ کہ چہرہ سے تھمیل نہ ہو سکا
نظارہ چہرہ سے جانہ، سسل نہ ہو سکا
یہ عجیب یاس، باس، مگر گل نہ ہو سکا

کہتے ہیں گلشن اپنی کلی اسکے دم سے ہی
نفرت ہی اس قدر کہ نہ ٹھیرے وہ بھی ہم
یہ درد و فاسے ہو کپکپا عاشقی
وہ عکس زلف چشم بدو میں ڈرا ہوا
تنگی وہی رہی دل صد چاک کی ہوا

ہجر بنانیں تجھ کو ہے مومن تامل نہ رہ
علم پر حسد ام خوار تو گل نہ ہو سکا

و کہو دشمن یہ تم کو کیا جانا
اینا حلوہ ذرا دکھا جانا
اُس کی محفل میں مری جانا
طوق گردن، نے کیا خفا جانا
کیا فیاض ہے دل کا آسانا
کہو کہ ہواں تلک مرا جانا
بینے ماض کا یہ عجب جانا
تھکو باروں سنے مار سا جانا

شوق کہتا ہے بے حیا جانا
شعلہ دل کو نار تابش ہے
شوق بے دور ماض ادا کو
گلے گستا ہے دم بدم بہہ کو
اسکے اٹھتے ہی ہم جہاں سے اٹھتے
گھر میں خود رفتگی سے دھوم مچی
یو چھنا حال پار ہے منظور
مہر اترے گلے سے جو اُس بن

شکوہ کرتا ہے لے پیاری کا
تو لے مومن نون کو کیا جانا

ناصح تو میری جال نہ لے ل گیا گیا
سے رشک سری حال گئی تیرا کیا گیا
خود رفتگی کے ضد سے جھک غوغا گیا
ایسی تولد نہیں میں کہ توجہ جان کہ گیا
جی اک ملائے جان ہوا اچھا ہو گیا
کیا سورج کر قریب خوش آبا جھا گیا
کم ہونا دل کا وہ مری نظروں سے گیا
حلوہ، حلوہ، کوئی حلوہ دکھا گیا

اس وسعت کلام سے جی تنگ آ گیا
ضد سے وہ پھر دیکھے گھر پیر چلا گیا
یہ صعب ہے لودم سے کت چلا گیا
کیا پوچھتا ہے تلخی اُلفت میں بند کو
کچھ آنکھ نہ دیکھو تپتی آنکھیں کی گئی
مرا گلا ہلکی سے یو نہیں گھوٹتے ہیں وہ
آنکھیں جھٹھوٹتی ہیں گہرائی انتہات
حلی ہے جاں آتس جس پوش دیکھ گیا

اس گل کو بے نیاز رہم دھیر
کسی سحر کاری خلک سے ہم دھیر
آئی ہو اچلی کہ یہ جی سنسنا گیا
کس ہوش بلا سے بیکہ تم گاہ میں
اسے جد دل نہ تھک کہ ہزارہ شلوہ
آیا تو گرم گرم دیکھیں جلا گیا
کچھ خاتمان خراب کا گہرا حال کر
وہ مارہ غیب کا مہر ہے اُس کی لگا

تو

میری لگا لگاؤ سے بھینس گیا
کیوں میرے غم سے سر نہ گیا
بہشت میں کچھ کا لیتے ہی جان گیا
میں کو یاد ہے اس سو آ گیا

و

وہ نہیں سنے مارا تک
میرے دماغ سے حد ہے جس کا
دہان ہے عجب کے شعل کا
موت و بجا بڑے حاصل کا

ہم کسی شانہ میں سے پوچھیں گے
لاہق کس کی ہے یہ عدد سے نیوچو
حال ساقی سے کہہ کے روتا ہوں
نگہت اس زلف کی حساب میں نہ ہو
جلوہ دکھلانے تا وہ پردہ نشیں
نالہ شب نے یہ ہوا پاندھی

سبب آشفستگی کا کل سکہ
ہیں ہوں کشتہ ترے تجاہل کا
کہ محرک ہے خندہ قفل کا
او گیا رنگ بوئے سنبل کا
میںے دعوے کیا تجمل کا
جو گیا گل حیرانِ ملبل کا

حیدر بے حوری سے ہے مومن

توڑنا ہم کو شیشہ دل

اشک اژدہ اثر باعث صد خوش ہوا
جلوہ اڑای رخ کے پیسے مے نوش ہوا
کیا یہ سینا مبر غیر ہے اسے مرعین
ہے یہ غم گور میں رخ شب ادل سے ولولہ
عجب پیشیر نگہ خود بخود آ پڑتی ہے
آفریں دل میں رہی محروم شمس کے سبب
درد شانہ سے ترا محو نزاکت خوش ہے
وہ سو خالی تو بے خالی بہ بھری لودہ بھری

ہیچکیوں میں یہ سچا کہرا موش ہوا
میں کبھی آپ میں آیا تو دہیوش ہوا
خندہ زن یا دہا رہتی وہ کل گوش ہوا
کہ وہ ہر دمے قائم میں سید پوش ہوا
عاجز احوال ز لوت وہ شتم گوش ہوا
اپنے قاتل سے حفا فکا کتر ہوا
کہ میں ہمدوش ہو گئی غیر بھی ہمدوش ہوا
کاسہ ہمد و حلاۃ آغوش ہوا

توضیح حقیر جدا یاد دلا یا مومن

مکتوبہ جو تہاں پہلے سے درخوش ہوا

جلون کے درے محو زین پر گرا دیا
برق آہ کو جیسے کہا مسکرا دیا
درا تے ہیں وصال پہ انجام کار عشق
دھونا ہے عہد ماہر غیر ابا حال رکھ
تا تیر سوز دل کرے اربابے مگر
شاو شاو دھوں کہ وہ - یہ تکام تر
دیکھنا نہ میر - نالہ ازل گرا رہے

اُس نے چاہا کہ وہ اس سے بڑھ کر اٹھا دیا
دل گرمیوں سے اس کے گانے اٹھا دیا
کیا نام صحیفی نے فرود سا دیا
آپ حیا یہ حوا میر کیا مٹا دیا
اُس شعلہ رو کو سینہ میر سے لگا دیا
میر کی ہر شے شروں سے یاد و کمر دیا
اپنے دیکھنے کا تماشا بنا دیا

فطانت کیں نامور نصیبۂ ارمینیان
 مشعر سے حشنگانِ ران کی جگہ لادیا
 ٹھنی نہ سوزنا ملک آگے اپنے ملا دیا
 لپکتے ہیں آتش کی کشتی بس کہ چم لے
 جہم کی کتابِ بجل لے اولا دیا
 راج کر کے قافلہ کا دروازہ فراموش
 ہر کی زبان کی چھل چھل دیا
 کھانسی کی ہر جگہ کھینکا ہے سب
 ایسی عین میں کہ مسجدِ ابراہیم

دل قاتل محبت جانا نہیں رہا
وہ ولولہ نہ جوں وطمینا ہیں رہا
کرتے ہیں نیسے نرم جگر کو روبرو ہم آئیے
کچھ مٹی جیاں ستر ہنگام ہیں رہا
ہٹنڈا ہے گرجو تھی اسر دلی سے تھی
کیسا انا کہ مالہ و احوال نہیں رہا
دل بھیتوں سے آئی طبیعت میں نازکی
صبر و تحمل و قلق حال ہیں رہا

باروں کو فکر چارہ دوریاں نہیں رہا
ازس و مع عطر گریبان نہیں رہا
مفتوں بلف رگس فتاں نہیں رہا
ستوں وصال اندوہ و ہجران نہیں رہا
سریضوں عشق کا احساں نہیں رہا
امکیہ زار ویدہ حسرتان نہیں رہا
روا ہونے کے اس غم نہیں نہیں رہا
اسے اس اک نظر کیں اسان نہیں رہا
وہ کار و مار حسرت و حراں نہیں رہا
اور اس خراب گھر میں کہ دوران نہیں رہا
وہ رہا اشتیاق نکدران نہیں رہا
ازس کہ ماس وعدہ و خیال نہیں رہا
وہم و گماں عاب پریشاں نہیں رہا
سہ ہونگر حسرت و رکا سر مالاں نہیں رہا

کیا اچھے ہو گئے کہ معلوم سے ہوئے
عش میں کہ بے دماغ میں گل پہرین منظر
آگہ میں نہ مدلی شوق نظر کیونکہ البیہ میں
ناکاہوں کا گاہ گاہ شکر ہے
بے بودہ نودہ خاک مدد و ق ہوئی
ہر خطہ ہر خطہ ہر خطہ ہر خطہ ہر خطہ ہر خطہ
پھر قسم میں کیسے پردہ نشد بوسے مہ چپکا
اسبب حشیم قہریری طلعتان نہیں
ریکاری امید سے وصیت ہے رائدن
سے میر دست و پا دہ گئے لگا ہستی
کیا تلخ کامیوں کے لب رحم سے ہے
بے اعانتار ہو گئے ہم ترک عشق سے
یہ آئی ہے وسائے گہرور لہ۔ سے
کس کام کے رہے ہو کسی سے رہا کام

مومن بہ لاد۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہے کیوں مگر
دلی میں کوئی اللہ نہ اس سال نہیں رہا

ارام سے حاصل کسے آرام ہوگا
قاصد سے ادا باسح ہجرام ہوگا
حشر حاجت کے وسودہ اگر دام نہ ہوگا
ہرات میں کہتے ہو کہ یہ کام نہ ہوگا
کتنا ہی کسے ظلم و دمام نہ ہوگا
اموں میں کوئی میسکرہ آرام ہوگا
مدد کر رہے ہر کاما نہ ہوگا
یہ لو میں سمجھا دھا کہ ورام نہ ہوگا
ایسا ہی چل رہے سبہ فام ہوگا

کیا رام نہ کرو گئے اگر آرام نہ ہوگا
کاس آہ وہ آہن حشوں کی کیا
مان حشوں میں چھوڑ چلی جائے کہ بر تو
ماکامی امید یہ صبر آئے تو کیا آئے
مفتوں دل طلق ہے یہ سیر کی فوٹی
ٹہنار ہوں کہا متطو وریں ساتی
اس حشر طلس یہ بولی شکل رسائی
کما یہ کچھ دل و نمی فطرت یہ جوا ہے
گار گہ اگر یہ دیکھ مراد اس

کوئی بوجہ نہیں ہے کہ نہیں ہوگا
بیکار نظر سے دوق آرام ہوگا
کم طری اعداد سے دوق آرام ہوگا
اسوی سے آلودہ لب جام ہوگا
اب غم سے صبر سے دل ناگام ہوگا
کیا فتنہ حشر کو فتنہ ہمارے نسبت
سے حاصل کی دلا دلاں م ہوگا

دو ہون

اجبار سے خیال ہے کہ نہیں ہوگا
کسی کیلئے کچھ نہ ہوگا
خوشی سے کچھ نہ ہوگا
تسکین سے کچھ نہ ہوگا
ملک سے کچھ نہ ہوگا
ملک سے کچھ نہ ہوگا
ملک سے کچھ نہ ہوگا
ملک سے کچھ نہ ہوگا
ملک سے کچھ نہ ہوگا
ملک سے کچھ نہ ہوگا

گرمی میں کم نخت وہ بخیل ہوا
گرمی ہی نے خود ہی ہے صہبائیں
آسمان راہ پر نہیں آتا
ہائے وہ لاف ہائے خود کامی
اب تھا فل ہے دنار، مگر گردوں
کستہ ریز روہے سوئے صم
انز حسن و عشق تھا بے مثل
العطش زن سید و بار عدو
آپ کی کون سی ٹھی غرت
آتش آہ کے اثر سے مرے
کوہی کے جواب میں حوں جوں

جب کو تھیلے آسمان ذیل ہوا
کون مشتاق سلیل ہوا
عوسے حفر بے دلیل ہوا
غیر ہر کام میں و حیل ہوا
مہرے آزار کا کھیل ہوا
نار پر میسر ا جبریل ہوا
میں ترا تو مرا عدیل ہوا
سیگہ حوں مرا سلیل ہوا
میں اگر برم میں دلیل ہوا
آسمان گلشن خلیل ہوا
اور ہی حظ مرا طول ہوا

ہائے مومن سہادت پے اجر

بہر و حاصل صم فکیل ہوا

عصہ سیگا نہ دار ہونا تھا
کیا شب انتظار ہوتا تھا
کیوں نہ ہوتے غریب غیر تمہیں
مجھے خنت میں وہ صم نہ ملا
گر نہ تھی ایدل او سکے بھکی تاب
خاک ہونا نہیں تو کیا کرتا
ہرزہ گردی سے ہم دلیل ہوئے
مرگ شام وصال حراماں ہائے
اور ہم بے کسار ہے دشمن
نکودہ دہر پر کیا تم کو
ستم سے اہیثار حالان میں
صبر کر چہر ہو چکا جو کچھ

لیں یہی تجھے یار ہونا تھا
ناخنی امید وار ہونا تھا
میری قسمت میں خوار ہونا تھا
حشر اور ایک بار ہونا تھا
کہوں شکایت گزار ہونا تھا
اوس کے در کا خوار ہونا تھا
حجج کا احمد مار ہونا تھا
صدم جاں ستار ہونا تھا
آں تو بیکار ہونا تھا
آفت رور گار ہونا تھا
کیا مرا اختار ہونا تھا
اسے دل بے قرار ہونا تھا

ایں و شہر ہاں جا بجا کھڑا
سما چھتر سا ہوا تھا
وہ ملک پاس ہی نہیں ہونے
یوں ہی دل کو تار ہوا تھا
جانب میں جیسے شرباب کے
جس بادہ ہوا ہوا تھا
یہاں تیر بار سے ہوا تھا
میں شہر ہاں ہوا تھا
رات دن مادہ و صم ہوا تھا
یہاں تیر بار سے ہوا تھا

نکودہ دہر پر کیا تم کو

اثر اس کو در اہیل ہونا
رہا راحت فراہم ہونا
نویں وفا کھنے کی شکایت ہونا
ذکر افکار سے وفا نہیں ہونا
حرف ماح پر اہیل ہونا
کس کو بے وقوف تھا مئی ہونا
سکس میں کچھ مرا نہیں ہونا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
 اس نے کیا جانے کیا کیا لے کر
 امتحان کیجئے میرا جیسا تک
 ایک دشمن کہ حیرت ہے نہ ہے
 آہ طول ال ہے روزانہوں
 نارسانی سے دم رکے تو رکے
 تم سے پاس ہو تو ہو گویا
 حال دل یا رکو انہوں کیونکر
 ہم بر حصہ سم حال غیر نہ
 اس اسکا مو ہے دراز تو ہو
 چارہ دل سوا کے صبر نہیں

وزن و نیایش کیسا نہیں ہوتا
 دل کسی کام کا نہیں ہوتا
 شوق زور آزا نہیں ہوتا
 تجھ سے یہ اس سے دعا نہیں ہوتا
 گرچہ اک دعا نہیں ہوتا
 میں کسی سے خفا نہیں ہوتا
 بہ کوئی دوسرا نہیں ہوتا
 ناقدِ دل سے جدا نہیں ہوتا
 سب کی دل ایک ما نہیں ہوتا
 دوستِ عاشق بہ ما نہیں ہوتا
 سوگندِ راز یہ وہا نہیں ہوتا

کہوں سننے عرض مضطرب مضمون ۱
مضمون حاضر خند انہیں ہونا

کیا ہوا ہو اگر وہ یہ استحال اپنا
 حادوس میں گلشن کی ٹوٹکوں کو
 روز کا نگار آحر جاں پر نہ آوے
 نہ چہیں لبکا کہا ہمیشہ نہ فرست
 بعد مدعا اس کو یہ یوں پہنچا گیا کہ
 صبر بعد آسائیں اس فراق میں کھلی تھا
 عشق میں خود و خود در ریشہ میں
 ولی کہ پیچہ تاک ہی سے ایکی زردار
 دلکی بھیراری سے اڑ پڑیں رہ رہ
 دیکھیں لب مردان حال جسم و جاں کا
 دیر رکھ دیاں پہنچا غول کو آہم

- گینہ سرا یا ہے ، وہ دکن کا رہنما
 رشک - یہ کسا رہا ہے ، بیجان ہا
 اوکھ خور ، تہاڑا ہل رہا ، گمان ایسا
 آہ - نہیں ، یہ کون ہے کون ہا
 جاتے جاتے ہر تہہ میں بوجھ رکھنا ایسا
 عیش وادول نکلا رخ عاوداں اپنا
 نام ہو کجا اتنا گم کسہا ، رشتہ ایسا
 کولہ کریم ، وہ اور اسوچا ریاں ایسا
 ہر غم ہر گداز ، فدا ہر حال اپنا
 مٹی ، سارے دشمن آسمان ایسا
 ہر سہا ، نہیں کہم محی لگا جہاں اپنا

ہم جاننا کہ تم نے
 کیا ہے؟ خداوند
 اس حسن یہ ظویر
 کیا عیب کیا کرنا
 ایک ایک آدمی
 کو کرنا صد سے
 اچھی ہے وہاں
 رہنے میں ہیں
 رہنے میں ہیں

<p>جواب خط کی تہہ کہتے ہیں حصہ اقسام بہ ہو گسشت بہتے تھیں کہ تھیں دل کا سفات کی تھیں دل کا سفات کی تھیں دل کا سفات کی تھیں</p>	<p>حب میں نہوا اپنا وہ کیونکہ مرا ہوتا گر چارہ غم کرتا سنج اور سوا ہوتا کر چھوڑ نہ دیتا میں یا مال جفا ہوتا ناخ حوزہ بڑھ جاتے تو عقدہ نہ دہونا</p>	<p>ہے بے خودی دایم کیا شکوہ تغافل کا اس نکتہ پہ کوشش سے ٹھکنے کو سوا حال اچھی مری بدنامی ہی یا تیری سوالی دلو ان کے ماتھے آباکب نہ دیا اس کا</p>
<p>دور کہ ایسا کرتا ہے عدم نہ ہوتا دھماکا ہی میں اسے اور اتنے ہوں رد از دم نہ ہوتا</p>	<p>ہم زندگی تب سے ہوتے نہ کہی کا قر ہر حالی گرا سے مومن موجود خدا ہونا</p>	<p>عام میں رہتے تو سادہ رہتے اسے طبی فکر ستم نہ ہوتا جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو عسم نہ ہوتا ہونی نجات سے لہرت افروز لگے کئی حب آخری دم وہ کاش اکدم ٹہر کے اٹھے کہ میرے لب پر بھی دم نہ ہوتا پڑا ہے مرنا لب اس نو ہم کو حواس سے خطا بڑھکے نادر سے کہا کہ گر بیخ یہ حال ہوتا زود فتر انثار شمع نہ ہوتا کیسے جلے کار ہیان آیا وگر دود و فغان سے میرے اگر ہزاروں سپہر شہتہ بھاری آنکھوں میں غم نہ ہوتا تو آپ در سے اٹھا نہ پیچے کہیں نہ کرتا میں جلہ سہائی اگر چہ یہ سر نوشت میں تھا ہمارے سر کی قسم نہ ہوتا وہ مال کو ہم ترس رہے تھے خواب ہوا نو فرا نہ یا با عدو کے مرنے کی حب خوشی ہی کہ اس کو رخ و الم نہ ہوتا جہان تنگ و ہجوم و شت غرض کہ دم پر ٹری سی ہی کہاں میں جاتا نہ ہی ہڑنا کہیں جو وشت عدم ہوتا مگر رفیقوں نے سرا وٹھا باکہ بہ ہوتا تو لے مروت نظریے قلم ہر سیا نہ ہوتی بے سب سے گردن میں سم ہوتا وناں ترقی جمالی کو ہے یہاں محنت ہے رور افروز تریک با تھا لو الہوس ہی جو ہے وفائی میں کم ہوتا غلہ کو سراج کو ہو گوا احراق انگشت لائے ناک</p>
<p>یو اسلم میں اور درسی نہ درسی داغظ کو سیکھا مومن سی انی دہن نہایت غنی عدار لکھ صم نہ ہوتا رو لکھت البان پیکانہ خواب ادھ قیاس کے گمراہ اپنے مارنے دکھایا یہ اثر ارم صدم دل کا وعدہ تھا یہ حسرت دیکھو اچھے کم دم آغا سحر آریز</p>		

<p>اول ماہ میں چاند آئے نظر آخر شب کرتے ہیں موسم گرما میں سفر آخر شب حلوہ خورد کا ساتھ کچھ ادھر آخر شب رجعت قہقری پرین و قمر آخر شب نیل ہوئیے چور کسے اس کو چور کسے آخر شب خواب میں تو مریے آئے وہ گرا آخر شب</p>	<p>نعلہ آہ نکاح رتہ کا اعجاز تو دیکھ سور و لے گئی جان بہت کچھ کے قرب ملے ہے غیر سے بلکہ یہ وہم انکار کے بعد صید مہ آیکو تھا وہ کہ گواہی دے غیر نکلا ترے گھر سے گئی اس تم جان وہ نلی تو وہ اس کی کہ شعلی بھولی</p>	<p>کسی تزار و علم و عمارت کسی سو بھلا گیا وہ خوب کسی سے بلکہ یہ کہ عہد ظنا کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب</p>
<p>موسفیدی کے قریب اور ہی عھاٹ مونس مید آتی ہے بارام دگر آخر شب</p>	<p>قتل عدو میں عدو نکلتا گراں ہوا وحشت و میر سے سارے ار با جملہ کسے سور سے پر سر مل ہو عا پر زبان کسے قتل عدو سے شوق شہادت مٹا دیا پیری میں وصل و عیت نور ہو شوق کہ دین در ہے نری سے انقاساں رکھ لے سراپے زانہ نازک یہ شوق سیم صفت مشورہ قتل کھل گیا سہل دتی ہے مجھیں نہیں نال لہات</p>	<p>کسی سے بلکہ یہ کہ عہد ظنا کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب</p>
<p>جہہ مستم و ٹھکانا کی طاقت کمال ہوا آٹا ہے گولہ آؤ کہ حال مکان ہوا گویا نہ وہ زمین ہے رہا وہ آٹا ہے لب پہنچا ہے غلغلہ الا مال ہے اریہ کھنڈ وصال مثل رلیا حوال ہے اپ ماضی ہمارے حال یہ کچھ مہر مارا ہے تیرا مہر عشق بہت نا توان ہے اپ حوالہ دل میں ہی سولہ دس تھاں ہے بہودہ فکر و سر مست تھاں ہے اپ</p>	<p>وہ دل گئے کہ لاف و گرافت جہاد تھا مونس ہلاک بھر از تہان ہے اپ</p>	<p>کسی سے بلکہ یہ کہ عہد ظنا کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب</p>
<p>کہیں سارہ مرا بڑا صاحب خبر اور غم بھلا صاحب میر سے کہا کہا صاحب کچھ کہہ ہی غلام کا صاحب حال میرا کہا کہ کب صاحب سگی اس کہ میرا چلا صاحب</p>	<p>تم ہی رہنے لگے خفا صاحب بہدہ ہی بے وفا صاحب کیوں او بھتے ہو حبش لہے کیوں لگے دینے خطا راوی ہے چھڑاں اس کے دم آ رہی غم نہیں آئے</p>	<p>کسی سے بلکہ یہ کہ عہد ظنا کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب کسی کا کس سے بھلا گیا وہ خوب</p>

<p>میں نے کیا کیا ہے سب سے بدو کے دل کیلئے وہی کہ سب سے</p>	<p>ٹھوٹے تھے وہ ہی ہوش ربانی تمام شب تکلیف کی کیسی اڑھائی تمام شب اُس سغلہ جو یہاں حلائی تمام شب دن بہر بہتہ وصل جدائی تمام شب کی پہلے کیسے اصرار سانی تمام شب</p>	<p>اکبار دیکھتے تھے مجھے غش حواری چھانے کیوں صبح کے سوتے ہی ہجر میں گرم جواب شکوہ جو رعد و رما کہتا ہے مہر و عشق نہیں کیوں غیر گنہیں دہر پاؤں آستان پہ کہ اس آرزو میں آہ</p>
<p>سو داغ بلبلا ہی عشق و رات بہشت پہنچا کے میت پر اسے بچے تھے یہاں وہ آن کر رات بے طوطے تھی حال پورے جو تیرے حسن و شہرت میں ہیں باجا کے رہے وہ کئے بہر رات</p>	<p>موسم گرما میں ایسے مالوں کے تھے کہ کہتے ہیں اُس کو بھی آج نندہ آئی تمام شب</p> <p>نوک گیا بیاد ہی تم کیوں تھا رکتے ہیں تپ نہ آہ وہ مالوں کے لیے اور کہتے ہیں تپ ہم ادھر تھے بیوقوف اوپر کہتے ہیں تپ کون سا راز ہے ہوئے ہر گام پر کہتے ہیں تپ حد ادا ہوا ہوں پھر کہتے ہیں تپ نور خود چھپے ہو گئیں اپنی گھر کہتے ہیں تپ میں رو کوں رو کہے تھے گھر کہتے ہیں تپ سو نہ مالوں سے ارا نہ ہر کہتے ہیں تپ</p>	<p>یا تنہ کیا دینا سوا دکھ بادل گر کہتے ہیں تپ صفا نالہ مہوش کا تنگ کے باعث ہیں سگستہ ہے آج تیرے عشق کا جدید لیے عجب کی ہی کہا کہ ہیں ٹانہ کی جانیے گھر اسکے کوئی دلگشا مر کہتے ہیں تپ بچ کہو کہیں سو وعدہ آج جاو گے کہاں یاں تک تو رہیں تو صاحبے عمر و کس پاس وصل تیرے کی تسکون کو کہا کہوں</p>
<p>اسانہ بچکا سو گئے وہ یام آئی سال بیکہ اور رات سو گئے نہیں ہو نہ موسم چارو تار سے آگاہیں بیکہ رات بہشت بام پہ کون جلاوہ گرات نہ دن کہتے ہر نہ فانی گرات اس کیل دہار غم سے مارا بے روز سیاہ سیاہ تر رات</p>	<p>دل کسی رت کو دیا اسے حشر نہ ہون کہاں و عطر اس کیوں پہن کو دیکھا رکتے ہیں آپ</p> <p>چھوڑو ہاں کھادو ہی اسے یہ سب نہ دان چھوڑو نہ ہی ہاں یہ گھر سب میری طرے حیرتی ہے اٹھوں پیر سر سر جسے ہوا نہ کہ چھوڑو در در سست اسے چار دگر پہاڑ ہیں جو لوہ گرسنت سر سر لے بیٹھی رہ نہ جائے اگر سست یوں ہی ہے مانع عشق کی ماں آکر سست دکھلائے رہے کچھ اے ہار نہ گرسنت</p>	<p>کیا دیکھتا حسی رہے عیش کی گھر نہ و ان تو سہرے جو ہوش ہاں میں ان کا رنگ یہ کے زور و جہرہ کا اب دھبیاں سد گیا آوار گاہے باعث دس و تاکہ دیکھ ہم فیما یوں کو چاہیں رہ سکی ٹیڑی اُس رات کچھ گرا کچھ ٹاکہ کس پہونچا کس کو دکھ لالہ لالہ پرقاں کا پہر اولیٰ آ رہے یہ سیر کی حوش</p>

کیا یو جو ہو منکر و کبیر آہ
یہ بات ٹھہری کہ مر گئے ہسم

بگڑے حو وہ طعن غیر یہ رات
موت آئی تھی قصہ مختصر رات

اں گھر میں ہے عیش خلد مومن
کیا جانے کہاں ہے دن کد سرات

کرتے ہیں عدو و صل میں حرمان کی شکایت
یوں کہ نہ تھو وہ کٹ لاناں کی شکایت
اے پردہ نشین حلوں آگاہ و گزہ بچا
ہم ہا کہیں ہی ٹپکے لکیر نہ ملے وہ
پامال ستم سے دل ناکام کے ٹاپڑوں
ہر شکوہ انہی ہوئی تفرہ نہ سمجھا
ہے کیلئے مجھے اسے دل سینہ کا شکوہ
کیا باب احاطہ یہ گر رہو وہ عاکا
اے سر حلوں و سہ رما سام نہ ہو چکا
کوں طعنہ سمجھ کر یہ جگہ شکر رضا کا
کسو ایسے اوشع زمان کاٹھے ہیں لوگ

تھی بارے موثر خیمہ ان کی شکایت
کی ہوگی فلک نہ مہر۔ افساں کی شکایت
کرتا ہوں میں سوزم سہاں کی شکایت
دل ہی میں ہی بخش جاناں کی شکایت
کس نہ سے کرہوں دلوں کا بکشی شکایت
ہی بہی زلف پریشیاں کی شکایت
کوٹا ہے جہاں میں کوئی احساں کی شکایت
سننا ہے اثر کب سے درمانی شکایت
گرا تے لمبوں پر مرے زنداں کی شکایت
جا بے دم کہ سجا ہے پیشیاں کی شکایت
کیا تو نے ہی کی ہی نہ رہا انکی شکایت

حوالہ ہستی کو بٹوں کا مانہ پایا
موتوں کی جگہ و مکر ہوا کیا کی شکایت

روایت السہا

اظہار شوق شکوہ انرا س ہو دھابٹ
میں ایک بھٹ جانوں گرد و گول چل
دھا پیہ بھٹ نو پئے افزائش الم
ایہ مہر و تراپس تو ہر گز جھپ سکے
اسد وعدہ بھی تو نہیں رو رہی ہیں
ار صحت میں نوستہ رہتا ہوں تنگ
کیا ایسے دو دل کی ہی شکوہ

یہیے کہا کہ مرے تھے ہر تم پر کہا عبث
تھو کو خیال ہے مرے ازار کا عبث
صد شکر خبر ہو گئے اس سے خفا عبث
جہاں لو کیا ہے پردہ بھی جو رنا عبث
ہم سے وائے رد کی ہے وفا عبث
کہتے ہیں ایسے مالہ کو ہم نابھ عبث
اچھ ہے مات مان پنے لہنہ ونا عبث

لوگدارہ سار صحت پیسے کی بون
جس میں ہے زائر شوق
افسوس کہ نہیں وہی نہیں
اے اور حلوں کی بکشی ہے
ہم ہا کہیں ہی ٹپکے لکیر نہ ملے وہ
پامال ستم سے دل ناکام کے ٹاپڑوں
ہر شکوہ انہی ہوئی تفرہ نہ سمجھا
ہے کیلئے مجھے اسے دل سینہ کا شکوہ
کیا باب احاطہ یہ گر رہو وہ عاکا
اے سر حلوں و سہ رما سام نہ ہو چکا
کوں طعنہ سمجھ کر یہ جگہ شکر رضا کا
کسو ایسے اوشع زمان کاٹھے ہیں لوگ

روایت السہا
اظہار شوق شکوہ انرا س ہو دھابٹ
میں ایک بھٹ جانوں گرد و گول چل
دھا پیہ بھٹ نو پئے افزائش الم
ایہ مہر و تراپس تو ہر گز جھپ سکے
اسد وعدہ بھی تو نہیں رو رہی ہیں
ار صحت میں نوستہ رہتا ہوں تنگ
کیا ایسے دو دل کی ہی شکوہ

<p>کوئی بھیچے پہ پہل کو پہلو میں اُس کے شکوہ سے ہے اتر ظاہر اک نئی آرزو کا خون ہوا چھٹ بگنے مر کے پیش بچاں سے بیکسی کبوں ہے لعش یر جمع موسمِ حضرت نعت اے ناصح</p>	<p>کسے کی اُس سے ہکتاری آن کچھ نو کہتی ہے آہ وزاری آج ہم ہیں اور تارہ سو گاری آج کام آجے بنے رستم کاری آج تو ہوئی تو مروی پیاری آج ہے کسی کی تو باد گاری آج</p>	<p>عین جس بلا و کھجور کا نویں چکر میں سو گاری ہر گشت شام بیتی کی آج ہر گشت شام بیتی کی آج ہر گشت شام بیتی کی آج ہر گشت شام بیتی کی آج ہر گشت شام بیتی کی آج ہر گشت شام بیتی کی آج</p>
<p>پہچان شاہ سے تر لہ، گرہ گہر - کیسج ہم تو بچے نہیں تانام وہ آہ بھی تو کہا اسے تم پیشہ مرے بعد کہاں نشہ عشق ہے دوامیری دم ہی سوہیں مگر کہ لے یونہی کہ انعام و کہ وہ ہے شکر خدار ہم جو اندر صفت صبی مگر لیکے گلا رور عجم کور، گلا آئیکے ہوتا ہے سرکار اسی طرح سے دیکھ کر کہ بڑھ جائے حل</p>	<p>دل سے بولانہ کو - چیرے بچر کو کھج اے دہانے سحری من نہ تاثر نہ کیسج دیکھ جبارہ رستہ شہر نہ کیسج جبارہ کر سچ و مصیبت پیچہ نہ کیسج دیکھ تو صوفی مرطاس پی تصور نہ کیسج اسی ایسا سے لڑا نا اے طالع نہ کیسج انظار اے اثر نالہ سنگیر نہ کیسج دم کے دم اور طعی سہتر نہ کیسج</p>	<p>دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج دل میں ہو سیکر ہ ظاہر میں نہ کیسج</p>
<p>موتی اپنی نسبت میں ہے سب حایر میرزا محمد بہار و فراہ میرزا کیسج</p>	<p>موتی اپنی نسبت میں ہے سب حایر میرزا محمد بہار و فراہ میرزا کیسج</p>	<p>موتی اپنی نسبت میں ہے سب حایر میرزا محمد بہار و فراہ میرزا کیسج</p>
<p>گر چند سے اور بہی ہی یار کی طرح آوا گید اُس سے شکست عدد کی تھی سو یہ دہانے اسٹنٹ وصل میں بکھا پہر ہے ہر کشتن عشاق کو یہ کو ہوے میں ماکال گل اے مادہ نو بہار</p>	<p>ہم بھی ہیں گے بواہر از بہار کی تار ناچار چپ رہن موت دوار کی طرح ہم حاکم ہیں طالع بیدار کی طرح گردن بیدار وہ جی ستم بکار کی طرح کس سے اوڑالی تو نہ پیرفتا کیسج</p>	<p>ہم بھی ہیں گے بواہر از بہار کی تار ناچار چپ رہن موت دوار کی طرح ہم حاکم ہیں طالع بیدار کی طرح گردن بیدار وہ جی ستم بکار کی طرح کس سے اوڑالی تو نہ پیرفتا کیسج</p>

کہتے ہیں تو پید کی دلیکیں بڑی طرح
کم محنت، دل کو چین نہیں ہے کسی طرح
قرآن پڑھ کر مجھے کہہ لے اسی طرح
آئی ہماری جان پانٹ کئی طرح
کیا کیجئے ہمیں تو مشکل سبوں طرح
کرنہ یہ کون مطلق کسی پر سری طرح

مرحوم کہیں کہ تو غم بہرِ آن جھوٹ جائے
لے تابِ سجوریں ہے آرام و فصل میں
گنتی ہیں گامیاں ہی تری سہو کیا بھلی
پا مال ہم ہوئے فقط مورِ حیرت سے
تھے جانے وہاں ہی ہر بن بچا کہیں ہے
مردِ شوق اور بھی ہیں بناوِ چہان ہیں

ہوں جان اب ہمارے حکمران کے لئے
کیا ہے جہان میں جس میں مومن ہوں

روپ الخار

آیت شمس - چہ نہ دال ہو نہ دال نہ
 ہمارے ساتھ - عہدہ سپہ سالار کیا کیا
 ہندو در درگاہ کلو علفہ گردان شرج
 تمام فرشتے پہ چوٹی سے چلے اے شرج
 سرکارِ عہدہ ہندوستان کا
 سپاہ سہی - سپہ تو چشم خانان شرج
 مرا کس ہی ہوا چون ببار تہیہ کن شرج
 کہ ایک ایک بخشش ہے برگہ در جان شرج
 میو چھ کسوں تری تاکہیں سبک نامان شرج
 درگاہ ہاں - سپہ ہندو اور مل خسان شرج
 اناراز گاہی پیش از در و در ہجران شرج
 وہ لاگو ہے کہ تہہ سرا - چہ گادمان شرج

عدد نے دیکھی کہ ان اشک پتھر کی بات ہے
 نمود جس خفا پار سے نہ ہو کیونکہ
 تھما وہ شہ کا شرب چٹا نے قائم کیا
 اولیٰس ہنکار ہوئے پاؤں خوار و خوار سے
 طبع میں شہر نے یا نہ ہنکار سے دیکھیں
 گمان اہر سے اپنا نور نگار رہی ہے
 موابوں شش میر گل پہ چڑھ کر لڑنے
 شہر ہرین طرفان اشک خلی کی
 کیم حسیہ بہ دیکھا اور او تر آیا
 لید مرگ اور شش جو ہیں ترقی لب پار
 دہارہ رنج مردم سے کیوں غم ہو کہ خفا
 بارہ ریحون کا وہ بہ خوار حسیہ نگار

عزیز کرمی رحمتی رمانگر مشهور
نام اعلیٰ بنفیت از مسلمانان است

1617 9/5

از حرا کیونکہ ان کا ہونا کا سہ ہوتا ہے
 ہم سارے لوگ ان کی بات پر یقین ہے ہونے
 حودہ و حیران کی بات پر یقین ہے ہونے
 جو خود را ترا آید ایک ہے ہونے
 چاک سر لہرہ سے ایک ہے ہونے
 کہ وہ فریب در شل چین ہے ہونے
 کیونکہ ہمیں لانا اوستہ آہ مری یاد
 کہہ دے ملک سے یہ ہم باز نہیں ہے ہونے
 دو دل و گردن کیوں یہ اس کا ہونا
 وہی ملک ہے ہونے وہی زمین ہونا

از حرا کیونکہ ان کا ہونا کا سہ ہوتا ہے
 ہم سارے لوگ ان کی بات پر یقین ہے ہونے
 حودہ و حیران کی بات پر یقین ہے ہونے
 جو خود را ترا آید ایک ہے ہونے
 چاک سر لہرہ سے ایک ہے ہونے
 کہ وہ فریب در شل چین ہے ہونے
 کیونکہ ہمیں لانا اوستہ آہ مری یاد
 کہہ دے ملک سے یہ ہم باز نہیں ہے ہونے
 دو دل و گردن کیوں یہ اس کا ہونا
 وہی ملک ہے ہونے وہی زمین ہونا

کبھی گئے حلائی میں یہ وہ نشہ کبھی
 ہم تیرہ بخت خاک میں مل گئے دسے
 یان آنخان مرگ سے فارغ ہو گئے یار
 لشبزی تھی پیسے کہیں انگلیں سے
 مع جہان میں گو مرہ خور دادا گسا
 رور جزانہ قتل کا انکار کر کہ میں
 یان اپنا اون کی جگہ میں مرنا یقین ہوا

آیا نہیں رہاں یہ درو نہاں ہونے
 کچھ کم ہیں عباد دل آسمان ہونے
 وان لپے ہی یہ مرنیکا ہے اسخان ہونے
 بتخانہ چیز ہے سب تیریں دمان ہونے
 یان ہے ادسی یار پہ فصل حراں ہونے
 داس بہ تیرے سیکر لہو کی نشان ہونے
 وان اور ہی کے جا ہے کاسر گمان ہونے

موسن تو دلوں سے ہونے پر بقول درد
 دل سے نہیں گیا ہے خیالستان ہونے

ہو آنکا شکوہ لست ملک آیا نہیں ہونے
 اے حور لے تو حوج سنگر تو یک طرف
 حاجک خدا کیو اسطے اے موسم بہار
 یہ اہتمام جو رہے کیا تو نے اسے فلک
 کبہ اور کا ہوش غم حسیم التجات
 و اعنا ہمارے سائے کرانے وصف حور
 ہون حور گرفتہ یار و نفاحت فائدہ
 کیو کیسے گدناہ ریجا یقین آئے
 کیا ور رنک کی دل احبار کو خبر
 ایسے ستم کیسے کہدا جی بٹھا دیا
 ماحوج رقت ہے مد آموز تر کس

لطف وصال عبرتے پایا نہیں ہونے
 پیغام یکے ہی کوئی آتا نہیں ہونے
 خاک عدو پہ چھو دل وہ لایا نہیں ہونے
 انداز فطرت اس سے کرایا نہیں ہونے
 میں یار کی نظر میں سمایا نہیں ہونے
 کچھ ہے اس نے صلوہ دکھایا نہیں ہونے
 صید حل کیسے چوڑا یا نہیں ہونے
 دامن کو نیزہ مٹا لگا یا نہیں ہونے
 دوح لے کا فزون کو جلا یا نہیں ہونے
 ہر چند نہ فلک نے اٹھایا نہیں ہونے
 یرینے تہا حال سنایا نہیں ہونے

اس کے دفر عشق صسم میں ہے گشت کو
 موسن وہ لب پہ ناکے خدا یا نہیں ہونے

لب پر دم آیا دسے مال نہیں ہے ہونے
 ایسے پس گاہ ہی دس کریم مجھ کو حیر
 سید دل و عقل دیں بہرے غارت حور عشق

نغمہ غم ہی ہوتا یہ دہشت میں ہے ہونے
 خاک میں لائے حج بر کر میں ہے ہونے
 لے لے آجاک کہیں جان نہیں ہے ہونے

<p>دل کو مرے گھر پہنچے جس کو جکے کرے مار مار آتش نولے ڈوٹاں لگائی ہمدی پان دل میں جگ جگ برنو میت آبیو میری جگ میں مرے ہے ہر مار مار میں دیکھ ہے نوادر علی سے دل میں اسے دباہ اشکار میں پاؤں ہے کہیں عمل چھوٹ کھل اوٹنی ہے کھل آتش</p>	<p>لعل ٹڑپتے ہیں ترے لعل کے آتش ہیں جھج اقرار سے قاتل کے آتش لیے بے رنگ ماندھے ہیں محل کے آتش یار و دغاں کرو کھیل مل کے آتش یروا سے شمع شعلہ رس مائل کے آتش گل جامہ دریں گور عداوت کے آتش</p>	<p>نہ غیرت و وفا کا ازہ ہے کہ بواہوس کیا دعویٰ آہ حب نہ مایں ہی کس لیے لے جتیں ترے نالہ کی عسرت کو کیا ہوا مرا نہیں تا موتی سے عدوئ وصال کی کہا کیا چلے میں نرم میں پنجہ سے جب پھر ہے تو ہی یوفا ہیں ماور تو دیکھ لے</p>
	<p>کار ہے کون ہم ہیں سے مومن صہری ہے نو کنہ کے آس یاں تو ہیں دل کے آس یاں</p>	
<p>نیا چہچہاں دیکھ کہاں بید بخت گئے آتش نو بیک صورت خواب دکھلاؤ عشق کیا کوئے گل سے بداد اے عشق نہ طیر سے لے آئید کو دیکھ کر وہ اتنا کہ دیکھیں مٹاؤ آتش یقیناً موت جوں میں ہوں مارک دیا نہ لیکن کہت لگے آٹھ عشق</p>	<p>کھل گئی غم کے مارے حال میں جی کیا بولوں ہی را لگان افسوس سکے کہتا ہے وہ کہ ٹال افسوس نولے الفت کا امتحان افسوس آگئی ماعیں مسراں افسوس مرگ کرتی ہے ہر ماں افسوس عمر سے ہے وہ بدگماں افسوس دل سے آیا نہ تازیان افسوس رار رہتا ہے نہ ہاں افسوس</p>	<p>کہا کہا جی ختم چہاں افسوس میر سے مرے سے ہی وہ خوش نہ ہوا سکوہ آزار غم کا جو کروں مرے ہم عیسر چھوٹے نہ کسا گل داغ خون کھلے ہی نہ تھے کتترہ رور عیسر کا اوس کے یوفائی ہوئی وفا کا سب مرگ یرا ہے ناٹوان کے نرمی موت ہی ہو گئی ہے ہر وہ نہیں</p>
	<p>تھا عجب کوئی آدمی مومن مرگ کیا ہی بوجہاں افسوس</p>	
	<p>رہ دیفت آتشیں</p>	
	<p>کیا کہا ہی جلی ہے بار آتش دل کے ترے اب سحر آتش ٹڑکائے کوئی ہزار آتش اے مار شعلہ مار آتش بس نام یہ حال تار آتش</p>	<p>کل دیکھ کے وہ عذار آتش کھو بکات غم لے جی کو کھلے ہو وے نہ مقابل نفی دل ہاں سبہر دکھائے گا کہیں تو اگر سے تپ گرمی محبت ۴</p>

ترے بال لاکر سُکھائے کہیں	کہ غش ہو گئے چارہ فرمائے غش
نہو جس کہ میرا خیال وفات	لو کیا اُس سنگر کو پر وائے غش
خیر کو مری تم کہاں تک رہے	یہ حالت کہ عشق بر چلا آئے غش

حد الی کا جلوہ ہے	مگر اُس سُن کو رکھتے تو ہر جائے غش
-------------------	------------------------------------

روایت الصدا

روز ہوتا ہے میاں غیا کا اپنا خلاص	جہنم بد و درخیں ہے ہی ہے کیا اذہاں
غیر کرتا ہے میاں مجھ سے تو میں کہتا ہوں	مارے اتک تو نہیں تجھے مراسا اذہاں
غیر سے لطف کی مائیں ہیں مروٹے ٹھیکو	و ستمی کہتے ہیں کہ وہ تمہارا خلاص
ہم یہاں سورہ اخلاص کا پڑھتے ہیں عمل	ار رٹھتا ہے وہاں غیر سے ار کا خلاص
جیسے مل ورنہ قیہیں سے ہیں بسبب کا دنگا	و شمی اکی تری اور وہ پہلا انخلاص
جنس لب کی تری یو تجھے کو کیفیت	پیرے بیمار سے کرنا ہے سچا انخلاص
اس سنگرے سادٹ کی لگاؤ ہی رہی کی	تائے نمت مری کچھ کام نہ آیا اذہاں
یہیں قل کمری خاطر سے ٹھہرنا دین	ظالم آخر تنگے مجھ سے ہی ہے انخلاص
جاہتا ہے دل اُس سگ فلیا ہے پچھائی	سرسے ناصح کا ہے وہ ایسا رالا اذہاں
اب اونہیں گتے ہیں ہم جہاں ہر شکر	حکو کھیتے تھے سدا مارا انخلاص
موت ہی آہ بھری ماس ہار تہا ہجر	بج لو نہ ہے کہ ہر روز ملے گا اذہاں

مومن اس نہ ریا کی ہے یہی کہا بدتر ہے
اُس سُن و شمس ایاں سے ہارا انخلاص

روایت الصدا

جیسے کہ کہاں ہے داع مگر سے مضی	گیجیں کو کہ ہوا شخ مار و رہے ہوں
لہا دنگا کھڑے کیسے دیکھ لے	انتا ہوا خدمت اہل نظر فیض
یاد فط شکاریں، ہم زہر کا دوسرے	کیا آسہ لگی کا ہوا پتہ ہر فیض

ماہی کرم ہو تو غفلت ہی ہے ہر
 ہوتا ہے سایہ کا چرخ سے تھے فیض
 اس کو تو اسے لہا دنگا شمس سے ہیں
 ملے کو اسے حاد و ابینہ دوشیں
 دیکھو تو ہے کیسی کیسی کلاں ہیں
 ست بطور کیسی کیسی کے دوشیں
 فوجی میناں ہوا دعا کا کلاں
 زنا سم یہ اچھا نام آہ حب این

انصاف و الصدا
 جاری ہے کیا عجا
 جیسے مری سے میناں
 کیا ہا کشتہ کا مریاں
 سیکرے غم چلنے
 خفا کیسے کی دوسرا ہوا

و کیر
 ان مان اچھا لڑے دوا
 اس مان میں سکون
 کلاں نہ ہیں سکون
 جیسے جیاست میں
 جیسے نہ ہوں نہ ہوں

<p>سچ چھکار دی تقریر ہے کیا چھکار بارتیں دوج سے راسخ ہے حور کی طرح میں کیا جس قسم کا ہی انہما کیا تو دلیر الہ آباد پور میں آج یہ عالم جلائی کہ پور یہ تہہ سے تو کشتہ خاں اسے دے اہل جنت سے کرواری جو کاد کر سی مائیں کوئی تابعدار ہے جو حور لیں کھٹ سے لحد و ثوبت وہ کیا ہو کیسے آرام پس فرگہ پار ہے غلط اہل اسلام کا ہندو دشمنی حال ہے وہ ترم کی ماب میں ایک ایسے اتر ہو کیوں کر نہیں غول ہوں تو پیر مہاں اسے رد لپٹا لپٹا</p>	
<p>مجلس کو جہانگیر کوئی دستاویز کس ناز سے کہتا ہے کہ یوں ہی ہو کس پیر سے یہ لپٹی ہے تو اشیر دعا اسے میں کہیں زہر ہی ہم کو نہ ملا سخنوں کا مرنی فیم سے کو کھوا دیا</p>	<p>کبوتر کے فلک نامہ کو درم و رخ مگر کہتے کہیں بے سوہم دل کو تو وہ شوق کچھ دینے کا بھی ہے اسے آہ ٹھکا اناس سے کھا باکیے غم سبز حلوں کا آدم سے فزوں حج ہے اسے تور محنت</p>
<p>ہم قرض بہ لادول او سے دیتے ہیں مومن جیسے کہ کبھی آج نکال سیکہ دیا قرض</p>	
<p>رد لپٹا لپٹا</p>	
<p>اس سبب صحیح کی تکرار ہے غلط ہر چند وصل غیر کا انکار ہے غلط کہو کہ کہیں مقولہ اغیار ہے غلط نا تیز نالہ مانے شر مار ہے غلط گو یا کہ قول محرم اسرار ہے غلط نصح تو خود نلط بڑی گھٹا رہے غلط ہے شوق سے وفا تو وادہ ہے غلط مگر یہ ہو تو پہلے ہی اقرار ہے غلط رستہ رکھ درست وہم غلط کا ہے غلط</p>	<p>ہر غیوب سے شوق کا اظہار ہے غلط کہنا پڑا درست کہ اتنا ہے کوا کرتے ہیں مجھے دعویٰ الفت وہ کہا کریں بہ گرم جوشیاں تیری گود سے ہوں جو کرے، و مجھ سے راد کی مائیں تم اس طرح ادھ جا کہاں تک کہ کوئی مائیں ادھار کرے تہا ریلو غیب میں حرمی نہ کا انتظار کیا جڑ استظار کی تاباں ہے بی وفا ہے حرف کا میالی دشمنی میں ہنشیں</p>
<p>سچ تو یہ ہے کہ سن مت کافر کیے دور میں لاف و گداز مومنین دہدار ہے غلط</p>	
<p>رد لپٹا لپٹا</p>	
<p>ایسی حوریں تیری تہہ میں کہاں آؤں مجلس غلط میں ہر سو گواں اسے غلط ہو چکا کہہ ملے حال اسے غلط</p>	<p>ہاں تو کیونکر نہ کہے ترک تان آؤ غلط مستطیر سے تو کسی مت کا نہیں تو کیوں اسد احالیہ وہ ہو کوئی تہاں کی تہاں</p>

<p>کونہ آنے آئے عوالم کی طرح رہنا قلع شرم چھپنے کی بجائے کیوں رہے مرنا کیوں کیا قلع کچھ مجھے وہ لاشی وہاں ہیں مجھ کو اقلق جو شمش کو رن کی کیوں تو مجھ پر ادا کیے اقلق</p>	<p>شہنشاہ جہیز شوق سے ہوئی کشمکش سے ہو کہاں حال میں جو آئی تو میری زندگی بڑھ کر پیش رو کی شکایتیں یہ جانا غیر کا دیکھ تو نظر ابر پر جو کہی ٹپے تو سال سے کاسا</p>	<p>کسرم معلوم ہے زلیخا کا قلعہ درست ہے یا کسب تک بہار عشق میں ہے کسب تک میرا کچھ خاک و مار ہے کسب تک کسب تک کسب تک کسب تک جان آئیں دیکھ جا کسب تک ہو لاشیں گے وہ آئیں گے کسب تک کسب تک کسب تک</p>
<p>یہی دین اگر ہے تو بھڑو وطن اور صہم کی رخ کر جسے مومن آج پہلے واسطے ہے مثال قلعہ ماقلق</p>	<p>تھر ہے موت ہے قضا ہے عشق تو اگر صہم دڑا بنا دینا آف جان ہے کوئی پر وہ نشیں لو الہوس اور لاف جاسازی وصل میں اخیال شادی مرگ سوچھے کیوں مکر مرید دلداری کس ملاحی سرشت کو جیسا ہسم کو ترجیح تم پہ ہے پیچھے دیکھئے کس جگہ ڈو وے گا اب تو دل عشق کا فرا نکلا آپ مجھ سے بہا ہیں گسٹج ہے میں وہ مجھوں و تبت آراہوں دکھ حالت مری کہیں کافر</p>	<p>روشن الکاف ہوئی میں آج بھج جان ہیں عقلت حرارت آج کسب تک لے سب وصل عیسیٰ کا منگو آرائے کاسا تک شہر بھر میں کسب تک بیکر بیکر کسب تک میں آج بھج جان ہیں</p>
<p>رجی تو لیں ہے رُی ملا ہے عشق وہ بہت لوگ ہیں کیا ہے عشق کمر سے دل میں آجیا ہے عشق کھیل کس سمجھ لیا ہے عشق چارہ گر درو بجے وہا ہے عشق دشمن آستنا ما ہے عشق تج کامی یہ با مزا ہے عشق دلہ با حسن و حال رہا ہے عشق سیری کستی کا ناصدا ہے عشق ہسم نہ کہہ ٹھے کیوں راہ عشق با وفا نہ وے وفا ہے عشق مام سے مرے ٹھاکتا ہے عشق نام دوزخ کا کہوں دہرا ہے عشق</p>	<p>قیس و فراد و دامن مومن مر گئے رہی کیا وہا ہے عشق</p>	<p>روشن الکاف</p>
<p>انفات ستم ناکب تک ہے اراہ سہاہ کاکب تک</p>	<p>استخان کے بیٹے جفاکب تک غیسر سہ سہوفا بہ غم تو کہو</p>	<p>روشن الکاف</p>

<p>جیل خانکج ویاں نہیں کہہ سکتا میں نے دفتر کی سیل میں</p>	<p>اے ہم اسی پر وہ رئیس کو سیکر پیغام ہم ایسے سوداگر نہیں ایسوں میں نام ہم اور میں ابجا میں دینا کام ہو خود کام ہم کائنات ہو تے تھم تر گس دیدہ بادام ہم</p>	<p>نوحیر لاکیا اہا قاسد سے پیچھے ہٹتے ہیں اس سب سے غمی یہ رکھیں پیچھے امد و فنا آئینہ کابلہ سے لے لو عکاس نہ کو دیکھ کر یہ سوچتے والے ناکھ اُس پردہ لاشیں کو دیکھتے</p>
<p>و کج</p>	<p>کر ترستے کو چو کو دے کہہ سے کہہ کیرا گناہ موصوفی آخر کھتے کہہی اسے دُش اس اسلام گناہ</p>	<p>ترستے ہیں اُس چشم جاووش میں اہم غیر کو چھانکا تو ڈھیلے اکھ سے</p>
<p>ہمارے میں نے شہنشاہ کو پہننے کیلئے کپڑے دیے پہننے کیلئے کپڑے دیے پہننے کیلئے کپڑے دیے</p>	<p>خاک ڈالیں دیدہ دشمن میں ہم دیکھا رکھ کر دیکھ کر روں میں ہم وصل توجہ حسیت یہاں میں ہم روئے ہیں اس سے ہر وقت گلشن میں ہم خاک اور زائیں وادی میں میں ہم خود اوکھ کر رہ گئے دھن میں ہم جاسکے کب پار کے رکس میں ہم ایہ نہ پاؤں سے گئے مدفن میں ہم</p>	<p>یھوئے جا رہے ہیں سہاسے ہی ہمیں اور سنم دس کو کھڑے کہا جھال کر دیا اُس صلہ سے محوں جہا ناناں تھے یہ نہ چھوڑا اسٹل خار دل میں ناصح آئے کیا امین حیا حوش دست نے اور کھا بالاش کو</p>
<p>پہن کو چھاننے میں پہن کو چھاننے میں پہن کو چھاننے میں</p>	<p>توڑنا مومن نہ یہ بان است میں تسلیم عاشقی کے من میں ہم</p>	<p>ہاتھ چپکے کس غم و رسی گم میں ہم اس طرح خاک چھاننے سے نہ دست و پد کھتے ہیں اکیری کو کچھ آوارگی کا حال تھیں دست سے زیادہ زائیں کہیں نہیں سب باد و طرب و یاس تقریر اصحا کیساں ہے تمام غمت و صبح وطن اتر اُس گل کے غم میں ٹھوٹے پھلتے توڑکے بے مدد رہے، مہر میں لایا خون کا حوش جائیں اتر سے آخر دم استہان</p>
<p>پہن کو چھاننے میں پہن کو چھاننے میں پہن کو چھاننے میں</p>	<p>راحت وطن کی یاد کریں کہ صفر میں ہوئے جو ہاں حال کسی نہ گزر میں ہم باند پیگے نامہ طائر مجنوں کے میں ہم کیا ٹھوڑا بن بھوڑ دیوار و در میں ہم کیا لوہیں شکوہ سحر کد میں ہم یائیں نعان تنب میں نہ آہ عرب میں ہم کیوں جلتے سایہ سنہار و ریں ہم ویرار چھوڑ آئے ہیں ویرانہ تریں ہم دیکھیں رام اڈکھ نامہ میں ہم</p>	<p>ہاتھ چپکے کس غم و رسی گم میں ہم اس طرح خاک چھاننے سے نہ دست و پد کھتے ہیں اکیری کو کچھ آوارگی کا حال تھیں دست سے زیادہ زائیں کہیں نہیں سب باد و طرب و یاس تقریر اصحا کیساں ہے تمام غمت و صبح وطن اتر اُس گل کے غم میں ٹھوٹے پھلتے توڑکے بے مدد رہے، مہر میں لایا خون کا حوش جائیں اتر سے آخر دم استہان</p>

<p>کہا کرتے تھے بیتابی کو پہنچا کر اکثر ہم آہی روکتے تھے نالہ ستبگیر اکثر ہم</p>	<p>ہمیں یا قہ اثر اپنا یہ غیرت کا اثر دیکھنا یہ اب کیوں پڑی چون گلوتے بدل دن</p>	<p>ہم جو ہمارا خلا ہوا ہی غریبوں کے سامنے جستہ ہے مٹی پر وہ نہیں ہیں ہم سہ دھڑکتے ہیں یہ وہ جیتہ ہیں ہم کیا دل کو لے گیا کوئی ہے کیا کیوں ایسی ہی کوئی ہے کیا لے ام آرزو کا تو دل کو نکالیں موتیں نہیں جو یہ لکھیں تھی ہم جو پہلے دن ہی سے دل کا کہا کرتے تھے دین</p>
<p>نہ تھی مسجد میں برکت ورنہ وہ ستارام ہو جاتا گیئے مومن مسوں پر تھے پسینہ اکثر ہم</p>		
<p>سر پہ ہمارا اور ہیں حلالہ کے قدم جستہ ہمیں ہیں سکر ربا کے قدم ن ہو گئے کھڑے کھڑے سدا کے قدم لصوہ میری یوم لے ہر اوکے قدم اوٹھنا ہمیں ہے کوہ صدا کے قدم تاثر نے لے مری مرید کے قدم وہس جانے لے سوں میں ہا کے قدم کیا سو گئی اہل تیرے سبدا کے قدم تیرے یہ وہ غاسی ناسا کے قدم</p>	<p>کبھی پوچھتے ہیں اس ستم ایجاد کے قدم کیا فطرت سے روح ہم کے مہال فغاں و آہ اتک گیا نہ باغ میں نوہرا ستار پالوس مار کر نہ بنے بکھنچ دیو سے ر اے ہمدان ماح رہا ہوں پکیا کر لہ تکوارے کے نکلا جو گھر سے وہ گھر سر پہ یہ کوہ صدا گراوٹھا نا تو کھ سے حواس عدم حرام ہے یاں انتظار میں کسا ہو وے ولیمہ ناخدا ہرے سے مگر کو</p>	
<p>بااں اہل حشرت مومن بغیر ہوں دکھلائے یہ حد اچھے استاد کے قدم</p>		
<p>پر کیا کریں کہ ہو گئے اجارچی سے ہم سہ دیکھ دیکھ دو قسم کر سیکتی ہم اضافہ کیجئے پونہ نہیں آسہی ہم پشاور شکار سوں یہ مری مدعی سے ہم آج اور زور کرتے ہیں سیلافتی سے ہم گو لگی آجہوٹا گئے مدگی سے ہم کے تھے اہل کورن، ہم ہی سے ہم کو کر نکلا مہ جلا، ایکے گئے سے ہم اور سوئے دنسہ راگنی ہیں کچھ اچھی ہم چو کیوں خمار کہیں آری سے ہم</p>	<p>ٹھانی تھی دل میں بات لیلیک کسی سے ہم ہم نے خود دیکھنے ہیں کسکھ کی سے ہم مجھے نہ لو لو تم اسے کہا کہتے ہیں بخلا نیزار جان سے وہ ہوتے تو مانگے اُس کریں نام رنگ مدد کا ہم شوق صاحب کے کس اعلام کو آراو کر ویا سے روئے تل اور نکلا مار دل اں ماوا مل، ہو ہنہ جا، راہ کہا گل کہ لکھا دیکھئے یہ فصل گل تو دور سہ دیکھئے سے پہلے ہی کس دن ضا تھا</p>	<p>تو اب چلو کوئی تائب جا کرتے ہیں اگر یہ باغ میں اس درختوں نیچے تو وہ باغ سدا میں کیا کرتے ہیں کار و کام میں ایک سیر کے ہم تو چلے جاتے ہیں ایں راہ کی سے ہم اگر یہ جہاں میں کیا کرتے ہیں رات ایں میں چلے جاتے ہیں اگر یہ جہاں میں کیا کرتے ہیں اگر یہ جہاں میں کیا کرتے ہیں</p>

نہ جانتے اس بت ہر حاسی کے گلی میں اگر
اس آفت دل و جان پر اگر نہ مر جاتے
یہ بھرتے دم جو کسی شہارہ کی خواہش کا
اگر نہ آنکھ اٹھا فل شہارہ سے گلتی
نہ ہون کھوتیہ اگر اس برکی بائوں پر
مگر یہ اس کی رنگ حنا حویا بوسی
اگر نہ ہنسنا ناکسی کا عجب احانا
زنگی آنکھ تو ذرات سوتے ہی رہنے
اگر نہ دیکھتے وہ پیاری پیاری ہوتے آہ

تو وڑے دوڑے قافی سے بھر کر تے ہم
تو اسے بھرے کی ہر دم دعا کرتے ہم
تو ٹھنڈی سانس ہنسیہ طہارہ کرتے ہم
تو پیٹ پیٹ یہ بول چرنگ اٹھا نہ کرتے ہم
تو آپ ہی آپ یہ باتیں کیا نہ کرتے ہم
تو شکل رنگ خائیں پس نہ کرتے ہم
تو بات مات پر کیوں رو دیا نہ کرتے ہم
کسی کی چاہ نہ کرتے تو کیا نہ کرتے ہم
نو ایک ایک کے منہ کو تھکا نہ کرتے ہم

جو غم توں کا نہ ہوتا تری طرح مومن
تو دیکھ جج کو ہے سے دعا نہ کرتے ہم

او بھی نہ رلعت سے سو پریشا یوں ہم
سرگرم رقص نازہ ہیں قربانیوں ہم
امیت ہے حرم شکوہ نہ ظاہر گناہ رنگ
مارے حوشی کے مرگے صبح شب فراق
آہا ہے خراب میں مٹی رنی زلف کا چیل
دیکھا ادھر کہ تو سے کہ بس دم کل گیا
اب قید ہے آید رانی ہمیں نہ ہی
دور بان ہے اس گرتے گرتے وہ صبح
آہوں نے میری لولاہوں کو رولا دیا
وہ حید ناواں ہیں کہ اس اندر اب پر
مورا سقد نہ رہا ترے جیوتس وشت
بیت نظر ہے کس کا یہ ایتھ گذار
کیا کہا کہ رحم سے نک نک زار و زلیج

کرتے ہیں اوسپہ ناروا دانیوں ہم
سرجی سے کسکی آتے ہیں حولا فیو ہم
جبرائیل ہیں آبیایا پیو یوں ہم
کھتے سبکس مونس ہیں گران چائینوں ہم
بے بارہ کر گئے ہیں سر ہا ہوں ہم
اور سے لڑے اپنی نگہ بایوں ہم
ہدرو یا سہارا ہیں زندانیوں ہم
تو ار کر رہے ہیں ہر اہلنا ہوں ہم
ہیں رنگ شہم یار فنور فنا یوں ہم
او جھلے نہ آتے سچ کی کھانا یوں ہم
کھتے ہیں نہریوں کو یا مایوں ہم
روستے ہیں اسے حال بچا یوں ہم
کہو پیٹھے اپنی زبان آسا یوں ہم

مومن حد سے کرتے ہیں ساماں جہاد کا
ترسا صم کو دیکھ کے لہرا یوں ہم

وکیچے سے ہم
دل چاہے سے ہم
وادی چاہے سے ہم
پا پس سے ہم
سیر سے ہم
یوں نشن دل سے ہم
تو نہ سے ہم
چس کو سے ہم
سیر سے ہم

لہجہ

تو ادھی رنگ لائیں گے ہم
کس کس کے ستم اٹھائیں گے ہم
اسے پردہ لیں یہ ہم
ظہر دل بولیں یہ ہم
یہیں مگے ہلا دے اٹھتے ہم
حال دل اسے چاہیں گے ہم
مت لال کر آٹھارنگ گے ہم
دیکھ ایسا ہو بھائیں گے ہم

<p>یہ تو چھپے نصرت صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایام خزان اور اجران کچھ ایسے ہیں یا سبر و ستم گل سے گاہے جی پہلائے ہیں دل لڑائے شوق سے کما کا ایہ ترے میں گھر ہیں گھر میں پھر چھپکے ہیں رخسار در کشکاک تے ہیں</p>	<p>ہوش گئی بیاں سے پہلے ہو تو سمجھیں باریک کیا کہیں سے سہرورد و لوچ پوچھت درخان حین کچھ نفس میں چھپکے گاہے وقت میں تنہائی پر شام سے چور سو رہے وہ تو اور ہم انیکے کو چپا کرے ہیں یا اور زہری نسبت میں دست کشہ سو بار</p>	
<p>یہ تو چھپے نصرت صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایام خزان اور اجران کچھ ایسے ہیں یا سبر و ستم گل سے گاہے جی پہلائے ہیں دل لڑائے شوق سے کما کا ایہ ترے میں گھر ہیں گھر میں پھر چھپکے ہیں رخسار در کشکاک تے ہیں</p>	<p>کچھ کس بت کرے دل میں جگہ کی کوئی ٹھکانہ اور بلا حضرت مومن اب تمہیں کچھ ہم مسجد میں کہ پاتے ہیں</p>	
<p>یہ تو چھپے نصرت صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایام خزان اور اجران کچھ ایسے ہیں یا سبر و ستم گل سے گاہے جی پہلائے ہیں دل لڑائے شوق سے کما کا ایہ ترے میں گھر ہیں گھر میں پھر چھپکے ہیں رخسار در کشکاک تے ہیں</p>	<p>کہ ہے ایسے سے اعتبار ہیں موت سے آئے ہے حجاب ہیں دیکھے ہے دبہ حجاب ہیں یاد ہے چشم نیم خواب ہیں اوس سنگرنے اتخا اب ہیں اوس کے گھر لے جلو شتاب ہیں کیوں نہ غیرت اے کہا اب ہیں ہے بلا آج تیج و تاب ہیں طعنه دیتا ہے اضطراب ہیں موت نے بھی دیا جواب ہیں</p>	<p>عشق نے یہ کیا خراب ہیں بس کہ پردہ لٹیں بہ مرتے ہیں کیسی حیرت سے اے سبک وحی شب فرقت میں خاک چھپکے آکھ وہ جھاکش ہیں اسے ہلک کہ کیا دم رنکے ہے ہشت میں تو کوئی غیرت ہے وہ گرم صحبت سے کس کی ریفوں کی بوسیم میں تھی حیرت کے واسطے نہ ہو پئے تاب اب کوئی کیا کرے علاج انوس</p>
<p>یہ تو چھپے نصرت صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایام خزان اور اجران کچھ ایسے ہیں یا سبر و ستم گل سے گاہے جی پہلائے ہیں دل لڑائے شوق سے کما کا ایہ ترے میں گھر ہیں گھر میں پھر چھپکے ہیں رخسار در کشکاک تے ہیں</p>	<p>اے تپ ہجر و کچھ مومن ہیں ہے حسرت آگ کا عذاب ہیں</p>	
<p>یہ تو چھپے نصرت صبح آپ کسے سمجھاتے ہیں کہ تو ناریاں ایام خزان اور اجران کچھ ایسے ہیں یا سبر و ستم گل سے گاہے جی پہلائے ہیں دل لڑائے شوق سے کما کا ایہ ترے میں گھر ہیں گھر میں پھر چھپکے ہیں رخسار در کشکاک تے ہیں</p>	<p>اسے پر ہی ہم کالموت کو دم دیتے ہیں جی ہم اسے شوح بے سرحد نہیں ہیں داور و لٹے کی مہرے دیدہ دم دیتے ہیں حاتم سائی اعجاز رقم دیتے ہیں گہو کر شہد میں دتس مجھے سم دیتے ہیں جس پر دم دتے ہیں ہم وہ نہیں تو جان</p>	<p>لاس پڑنے کی شہرہ شب غم دیتے ہیں وہ بان آتا ہے تیرے منہ میں بلن لیسے کا کرو باجاء اغیار ہوس ناک حراب رگیئے رنگ سے ہم تو کہ وہ دتس کو خطاب سینہ نیست لب یار دلاتے ہیں یاد دم نہ لے اسے اثر آہ کہ معلوم ہوا</p>

<p>پھر کو گئے تم میں ہر جانی ہمیں یار ہے وہ کچھ ست سٹائی نہیں کوں، مجھ کہا پاس رسوائی نہیں عصر عاشق کی پذیرائی نہیں گو داغ ہمارے مسرمانہ نہیں چاہ کی اس تک سراپائی نہیں</p>	<p>و سوئے حسن جانتے اس قدر دیکھ منظر کوں نہ پھیرے دشت نہ پھر گر نہیں ملے ملوں گا اور سے ہے دعا ہی بے اثر گویا کہیں ورہ دل تو سن۔ یہ ظالم ایک بار چاہتا قاتل کو ہوں روز حسینا</p>	<p>کیا ملا اس نے وقت تم کا تو نہ پوچھا سایہ سے نہ زلات آئے ہیں نہ پوچھا دھم آہستہ فغان، جو کو سے یار کا صومرا سے ایل ہے تیری کو کو نہیں باعث ہیں عالم گاہ باس ہے چشم حاد و گریہ کھلا دیا چادر ہیں سکری سوتی شہادت ہے تو کو نہیں مار دے کاش کوئی کا زور نہیں ہوئی گاہیں بہر ملک دل جانی نہیں دوبون</p>
<p>دور، نیلے کسی شوق اور عاتق اور سہن کیا عجب بیان، یہ تائیں سارنیا کہ یہ تا پھر ہوئی ہے محان اسماں سے کیا کہ اکلدا، اٹھنے پڑی صرد، منہ بخار نہ رہا وہ لوطا رہی کہا چاہے دبا غن کی سہن اگر کہیں، کہ ہو تو پوچھو، گر مراد سلیس نہ یکہوں، اسلام علیہ میرہ ہو گوسر ہا مرجا کوئی کہی کی ہوئی کھایے ہو نہیں</p>	<p>کو ہے چیخ کر گریہ کر رہا ہے سہن اگر شہور ہوا نہ اسی بت پرستی کا سہن ہم لیے کی طافت و لک و نہ بتا دی تر، کا ہیہ کہ خوش ہوں ہر اپنی اس تر قیر رہیب لوطا لہر کے رونما رہے کہ باہو ، سہن اپنا دل اپنا، نہ پھر نہ چال میری کہوں اگر خیر سے مت مل لو کہو و طس سے کہ ذرا بھو تو جان میں وصال غیر بہر دم</p>	
<p>و رنیا، قی جان اور اسے ہوا میں ہر حضرت الہی اس کا سب طبع مقدس میں</p>	<p>ہیں آٹا ہی نہ ہوا ہر ہر ہر ہر طاف سے ہوئی کہ کہا، کر، رہا دیکھتے ہی تیرا، مناکل نظر میں پھر کیا کہا از قضا اس کے تم میں کوئی باوہ و دمع رم نے دل ہونا کڑو نہ دیا گد وصال و خطا یاد ہر ایان، کہ و تو کیہ جان، ہے اور دم و اکوئی پلا</p>	

تو سجائے عشق مازی اور ہم نواں ہوں
بہم کیا غیر کرنا وہ سچ بوجھ تو ہے
کیا کہیں کیا رہ گئے حیران تھک و یکہ
دست لوسی پر کرواں نسل اپنے تھک سے
اہل اقم ایسے روئیں کہ طبع منہ ڈانک کر
ہم سے مارک طبع سننے کٹ ٹھک سکی سدا و ج

بے سجدہ کہتا ہے ناصح تو ہے کیا سچا ہیں
یار کے ناز بجا سے شکوہ بیجا ہیں
اگیا دل یاد اسے آئینہ رو اپنا ہیں
سچ تو کہتے ہیں تبدل انصاف غیر کا ہیں
مرنے مرنے پاس اُس پردہ تکل غما ہیں
مر گئے مضمون جو ریاحوں سے جھما ہیں

مومن ال کا تو رکھا طبع میں آخر خستہ بار
پستکایت بھی حد اسے کا ہے توں کہا ہیں

غیر سے مراد ہے آکھ وہ دکھا دیکھیں
کس تکا جیسے مار بید پر غیرت نہ میں
ماں صبح آنکہ گر مری شکل سے نہر ہے
کچھ نہیں نظر آتا آکھ کہتے ہی مار صبح
غیر کو دکھاتا ہوں چاک دل تماشا ہو
حیتم دانے ناٹا گرد ما حدائی میں
دیکھنے حد اک تک پہرہ درن کہا آگرا
گنگائی لگا ہی ہے اب تو کو ہو رسوائی
کس سے اور کو بہا کسکی آکھ چکی ہے
دہم ماستنی سے تو یہ سقم نہ کرنا ہو

رہ تیریم دکھلائیں پھر درامد دیکھیں
صبح اوٹھ کے منہ کس کٹنا کا دیکھیں
نوبی کم نکاہی کسوا ہا سے فاد دیکھیں
گرہیں انہیں بھرتے آئی ہوئی لگا دیکھیں
گروہ روزن در سے انکر ذرا دیکھیں
کوئی آکھ گئی ہے خواب صلی کا دیکھیں
ہار کو ان آکھ ہوتے غییر پر حاد دیکھیں
ناوہ گاہ سر دیکھیں تھک دیکھنا دیکھیں
کہتا او ہر آدھر دیکھ ملا دیکھیں
سکھوں بنگاہ تر سے حرج کو سدا دیکھیں

نکلے آرد دہی مومن آہ حیدر فہر کر
صحن سے تھک ہیں ہم خاک پر پڑا دیکھوں

سرم ہر او کی الہ و ہم کیڑا کر کر
محبہ ہر اہل اقبال ہم کیڑا کر کر
لیکھتے لکھتے سپاہی حاد آٹھا کر
گر نگاہ ناز کو منشی ہم کیڑا کر
دیکھ لکھتے کس طرح تو کیا بڑھ دیکھو

۱۰۰ سات ہر وہ ہم کیڑا کر کر
۱۰۰ ستائیں ہم کو اس اسم کیڑا کر کر
۱۰۰ ہر اہل حل سے طرہ کیڑا کر کر
۱۰۰ ہر اہل کر سے طرہ کیڑا کر کر
۱۰۰ ہر اہل کر سے طرہ کیڑا کر کر

تو سجائے عشق مازی اور ہم نواں ہوں
بہم کیا غیر کرنا وہ سچ بوجھ تو ہے
کیا کہیں کیا رہ گئے حیران تھک و یکہ
دست لوسی پر کرواں نسل اپنے تھک سے
اہل اقم ایسے روئیں کہ طبع منہ ڈانک کر
ہم سے مارک طبع سننے کٹ ٹھک سکی سدا و ج
بے سجدہ کہتا ہے ناصح تو ہے کیا سچا ہیں
یار کے ناز بجا سے شکوہ بیجا ہیں
اگیا دل یاد اسے آئینہ رو اپنا ہیں
سچ تو کہتے ہیں تبدل انصاف غیر کا ہیں
مرنے مرنے پاس اُس پردہ تکل غما ہیں
مر گئے مضمون جو ریاحوں سے جھما ہیں
مومن ال کا تو رکھا طبع میں آخر خستہ بار
پستکایت بھی حد اسے کا ہے توں کہا ہیں
غیر سے مراد ہے آکھ وہ دکھا دیکھیں
کس تکا جیسے مار بید پر غیرت نہ میں
ماں صبح آنکہ گر مری شکل سے نہر ہے
کچھ نہیں نظر آتا آکھ کہتے ہی مار صبح
غیر کو دکھاتا ہوں چاک دل تماشا ہو
حیتم دانے ناٹا گرد ما حدائی میں
دیکھنے حد اک تک پہرہ درن کہا آگرا
گنگائی لگا ہی ہے اب تو کو ہو رسوائی
کس سے اور کو بہا کسکی آکھ چکی ہے
دہم ماستنی سے تو یہ سقم نہ کرنا ہو
نکلے آرد دہی مومن آہ حیدر فہر کر
صحن سے تھک ہیں ہم خاک پر پڑا دیکھوں
سرم ہر او کی الہ و ہم کیڑا کر کر
محبہ ہر اہل اقبال ہم کیڑا کر کر
لیکھتے لکھتے سپاہی حاد آٹھا کر
گر نگاہ ناز کو منشی ہم کیڑا کر
دیکھ لکھتے کس طرح تو کیا بڑھ دیکھو
۱۰۰ سات ہر وہ ہم کیڑا کر کر
۱۰۰ ستائیں ہم کو اس اسم کیڑا کر کر
۱۰۰ ہر اہل حل سے طرہ کیڑا کر کر
۱۰۰ ہر اہل کر سے طرہ کیڑا کر کر
۱۰۰ ہر اہل کر سے طرہ کیڑا کر کر

تازہ پڑے جل نہیں آئیے خواب مار میں
اوہی رنگ ہے عارض گلندار کا
کیونکہ آدمی آدمی تر شاخ کے وہ جگہ دیا ہو
خضر و عیسیٰ وصل یا جانکی اور کو کس
مس ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵

<p>کھینچ کر اپنے خاں میں خنک کر بیٹوں میں یاد ہو جوتن حوص کی ہوں جو کسی کی لائے حال کو سیکھ کر ہوں چھپرے میں عشق آج جو انداز ہوں گھر کے چھوٹی سی کھجور کی طرح ہوں بگڑ چکی ہوں سب کامی ہو چکی ہوں بھونچا ہوں سب کامی ہو چکی ہوں بھونچا ہوں سب کامی ہو چکی ہوں</p>	<p>رہ شوق حاسا ہوں کہ ثابت قدم نہیں آیا ہے رحم کب کہ دماغ میں م نہیں حار خروہ میں اب غلط دمدم نہیں پیر مغان تراب ہو تیتہ میں م نہیں ام جانتے تھے وصل میں کج دلم نہیں میرا دل دویم ہے یہ عام حم نہیں محکو خیال ہی تیرے سر کی قسم نہیں اس مہر میں کیسے سے آنکھوں میں نہیں کیونکہ کہوں او سے مرنیکا غم نہیں سچ ہے کہ مجھ میں طاقیت جو دم نہیں احقر کچھ ایسی جانکے دشمن تو م نہیں</p>	<p>کیا حق ہوں کوئی غیر میں گرفتار یا نہ ہو فریاد نالہ جسے عرا مار بر او نہیں کس بواہوں کے حال یہ رویا وہ گلخدار جانا حرام ہر تیراں میں تو کیا گماہ بے التفاتیان حوصلہ سے سی نہ نہیں معلوم ہو میرے ہی عالم کا حال ہو بے حرم پا کمال عدو کو کیا ماکہا ہوں آس آس، عیاہہ جسے گرم گرم نام و حال پیسے سے ہوتا ہے مضطرب با صبح کہاں ناک نری باتیں اٹھا سکوں عاشق کئی ہے تلوہ اگر ٹاہو کس بھی</p>
<p>ہول ہول کی خاک کے سہ کے اڑیں حالک و زلزلے کی چکی ہوں غرق میں آتی ہو کھڑکی ہوں باد صبا میں لاکھ شکستہ ہے ہر دلی گورہ گل میں عقدہ ہونے پر ہر دلی گورہ گل میں تھاقق برقی دیش جلا تار میں کات کے اچھو کو کم جلا تار میں دیباں میں کھلی ہو جلا تار میں قادی بایں میں کھلی ہو جلا تار میں</p>	<p>مومن سوئے حرم ہے نگا پوسہ فکر ہیں کیا اس زب میں قافیہ بیت لغم نہیں قافیہ کیا تاک ہے وہ دم بچہ فکر ہیں سب کی سیڑیوں پر ارنی کس کے فکر ہیں وہ ہے زخو و زنگی رنگ و طس کے فکر ہیں جاگسی ہے تمام کو کمن کے فکر میں جان کر گھین کو تاراج جس کے فکر میں جل گیا جی ہسطا آہ سطرین کے فکر میں درخ تو ہے چارہ دایع کس کے فکر میں جی چلایاں یا حش و یاد کج فکر میں</p>	<p>عچہ ساں خاموش بیٹھے ہیں عمر کے فکریں دھن قافل کو وقت تیز کر دین کر پڑتا سفق و دن کو بھی سامان نہ رکا رہتا طحی حصر ہو میری کام ستاری مرگ کیا دم عشق لالہ روسی و اچھل کیا کیا کھٹے سر شعلہ و شعلہ میں کھل کر کو کھل کر در و در حیران مرانت کس رام نہیں ہے گریبان گیر و ناں ناز و فاعل اسے تاک</p> <p>گر پتہ دین و ان دعا ہوتی ہے اسے مومن قبول حایکے کوہ لعلی طفل سر بہن کے فکر میں</p> <p>ہر ہی دما زراست ہی کیونکہ فراق پایا بس کس آئی مر گئے ہم سب انتظار میں</p>

کہ ہوا باندھنے کو آہ کہہ بھرتے ہیں
 بالی آگئے ترے اسے عہدہ جو بھرتے ہیں
 کیا تیرا نظریہ میں ختم ہے جو بھرتے ہیں
 زخم دل شکار ہے غالبہ جو بھرتے ہیں
 کیسے عماروں کے منہ دکھو جو بھرتے ہیں
 کیسے کچھ گھڑے پالی لب جو بھرتے ہیں
 نالہ کرتے ہیں کہہ وہ کہہ جو بھرتے ہیں
 دن جو کچھ عمر میں آئندہ رو بھرتے ہیں
 موتیوں میں رہ کر جو بھرتے ہیں
 سا عیش میں ہم دل کا جو بھرتے ہیں
 آفتاب کی کئی ہنگام و صو بھرتے ہیں

کون کہتا ہے دم عشق عدد بھرتے ہیں
 شمع بر کچھ نہیں موقوف کہ سارے ظالم
 حوص میا نہ پیٹے سے بھی مرا جی نہ بھرتے
 حسرت و سرکھل کا کیا کیا ہے علاج
 کر چکے ملک و ماسک کا مد کور کہ ہم
 اس شہم کہہ کر آگئے لڑی ہے کہ جباب
 کسے بھرتے ہے دم نے کی طرح ناکہ ج
 حالت شمع ہے جیتے ہیں نہ ہے جھک
 اشک دینے میں مرے ناموروں کا صلہ
 خبر کرتے ہیں سوئے مئے لگلوں خالی
 لی ہی حضرت مومن نے صوفی ہمدہ کو

غیر بول نہ کہے وفا کہے کو ہیں
 کل لگے رخصت کیسے وفا کہے کو ہیں
 سب بھارتوں کیسے وفا کہے کو ہیں
 خلیج و دریا کیسے وفا کہے کو ہیں
 بالہ و گل کیسے وفا کہے کو ہیں
 لب و لہجہ کیسے وفا کہے کو ہیں
 تیری شمع کیسے وفا کہے کو ہیں
 گرم و سرد کیسے وفا کہے کو ہیں

دیکھو

میں حیرت تو نہیں کہ تماشا کیوں کروں
 کہ ایک میں یہ ہفتہ دہرے ناخون کروں
 ماح دیانہ تھا کہ میں دعوئے دل کروں
 دشمن بھی نہت رہے نہیں سودا دل کروں
 اس دم دعا لائے تمنائے دل کروں
 رہیں کہ انقطاع اھا صائے دل کروں
 اسپر ہی گر نکار، بھائے دل کروں
 دیر اہ ہوں کہ عہدہ خود دل کروں
 کماؤ کروں زہد و صبر سا دل کروں
 اور کیا علاج سوداے دل کروں
 میں کیا طاہر ہوں کہ ادل کروں

مالے کا شمع تیرے ہائے دل کروں
 سر جان ہی کے جا کچھ تو داوائے دل کروں
 کیونکہ کھرے دل میں کس قصہ رعایت
 سو طرح کے ریاں میں رہے میں اسکے کھر
 قراؤں کس عہدہ سے، دقا، جی میں ہے
 حار و سرد، آواز، حال، یہ سارا ملہ
 میں اور وہ کو یہ لگیا کھانے ظالم ہے
 جھپٹا ہے جھپٹ جی کوئی زنجیر لہا ہے
 سرجہ زہرہ کر دیوں سے اڑا لیں گئے
 دھبہ لگا ہے تھوڑی سیہ کار لہا کو
 کچھ رو رو دل، روہ کر سا ہے کو کہا

دوست کی بات ہے سب سے
 سنا کر بھی نہ کرے سب سے
 حال احوال سے سب سے
 حال احوال سے سب سے
 حال احوال سے سب سے
 حال احوال سے سب سے
 حال احوال سے سب سے
 حال احوال سے سب سے

اور ۱) کالو کرکس دن سے ہمارے مومن اہل عباد
 کیونکہ نہ میں نکار رہتا ہوں نہ دل کروں

شکوہ حرفہ طالع کا یا سوسہ بنی کا گلہ
میں گلہ کرتا ہوں اپنا تو سن خبر منی بات
وہ نہیں تے نہ آویں مرگ ظالم تو تو آ
غیر سہ سرگوشیاں کر بیٹھے پیر مہر بھی کچھ
تیرے عہ کو لگا دیے جل سنگ سرمہ پر

ہم جو کچھ کہتے ہیں سچو مگر کہتے کو نہیں
 اس پہی کہتے کو وہ بھی اور کیا کہتے کو ہیں
 یاں لکھنؤ و عثمان مر جا کہنے کو ہیں
 آرزو سے دل رشک آرشنا کہتے کو ہیں
 حرف مطلب آرزو مند حفا کہنے کو ہیں

ہو گئے مام تباہ بن گئے ہی مومن نے قرار
ہم نہ کہے فقیر کہ حضرت یار سا کہے کو ہیں

وہ علی الرحمہ علیہ السلام پر کرم کرتے نہیں
 طلبتِ وصل کس امانت سے تم کرتے ہیں
 حسرت کو جو کا بتالی دل سے پھرنا
 نیم نسل میں نیچ پڑے بسترِ دل کا ابھی
 ایسے جل کا سن اولتِ عاشق شب بچرائی
 دم میں مست آئیو اسے غیر کہ ماسد صبا
 محض نرا ہے کشتہ ب گندہ گلِ دل کا
 دیکھو اس دہن تنگ کے لوسے کا ہوا
 نائے سے کہ ہوائی چھوٹا روزِ افروز
 کشتہ بیاہ ہوں اس رشتہ سے مرنا چاہاں
 کیا ہے نیر ہے اس است سے جی نائے ستم
 اپنے سوئی کی پہلو چھو کہ حیدر ہے مانتا
 آبرو گئی مرے کی روتے تو ہیں دہ

سچے سچے لطف کے بڑے ہیں تم کرتے ہیں
 شوق نامہ ایسے وصلی بہ رقم کرتے ہیں
 یاد آتا ہے نہ میں بوسہ قدم کرتے ہیں
 رونے قاتل کا نظارہ کوئی دم کرتے ہیں
 وہ دعائیں کہ بڑی جان کو ہم کرتے ہیں
 جیسے پاکہ ایسی برے اس ہی دم کرتے ہیں
 سرفاقد کو وہ فتوسہ سچے رقم کرتے ہیں
 کہ بوسہ سنگ منسا ہے دم کرتے ہیں
 ادبوں غیر یہ گر لکھ دم کرتے ہیں
 وہ بھی کیا ہوں جو مریح کا دم کرتے ہیں
 قتل کرتے ہیں وہ اس رقم کرتے ہیں
 سنس من تو پہل اور سچ مسلم کرتے ہیں
 اس کے شادی سی سے گھر کا دم کرتے ہیں

جائے کہ جس میں شیطان نے گمراہی کی پاد
چاہے کہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہے کہ میں کرتے ہیں

سور و کمانی کو کہہ جا کے حواری پر
شہ جو وہ سور پہ چڑھے مگر آپ کے خواب میں
انکو کہہ گا سدا کہ جسے وہیں کہہ ولد سے گرا نہ

پیر پیر الٹھ کھولہ سٹھ سٹھ کے خواہیسا
 جاگے جو مجھ جھٹھ سٹھ کے خواہیسا
 پوسھ کسکے جو سٹھ کے خواہیسا

کاوش و تلاش سے جو وہ نور و شمس کے
 کائنات اور کائناتی آسماں کے حوالے سے
 وہ سچے حقائق میں پہنچی ہوئیں۔ خدا و انبی
 پرستوں پر یہ کیا سوا بلکہ اسے جواب میں
 سوچنے والے ہیں۔ ان کے جواب میں
 فلاح و نجات کا سبب کیا ہے؟ جواب میں
 ان کے بارے میں سچا اور سچا جواب میں
 یہ فصل ہے۔ حق و باطل کے جواب میں
 یہ فصل ہے۔ حق و باطل کے جواب میں
 یہ فصل ہے۔ حق و باطل کے جواب میں
 یہ فصل ہے۔ حق و باطل کے جواب میں

۱۵۰
رہتا ہے وہاں پہنچے ہو وہ جو نہیں
کون ہو کہ جو کہ پہنچے ہو وہ جو نہیں
اوسے کی ہے تارک و کر علی نہ کر
یاں پاؤں پہنچے ہو وہ جو نہیں
سو چلے ہو وہ جو نہیں پہنچے ہو
کہتا ہے سوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
کہا ہے کہ وہ جو نہیں پہنچے ہو
نویں ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
وہ کہ

پہنچنے سے مدح ستام بھراں
 اس کو میں نہ چھوڑا ہے مجھ کو
 خود بینی و لے خودی میں فرق
 بیزار ہے سے ز عشق سے ہی
 حجبہ رستم شناس سے یہ اس
 اسے کاش خود کو خیر نہ آئے

میں کسی بلا کو چھیڑتا ہوں
ہر چہ عدد کا نقص یا ہوں
میں تم سے رادہ کم نہا ہوں
کس شعلہ مزاج سے شعا ہوں
کہا جو بے چہر سے سرا ہوں
میں نظر اتنی موت کا ہوں

اس نام کے صدر نے سر کی دولت
میں رہیں اور تولا کو چاہوں

ہر دم رہیں کشمکش دست یار ہیں
 بالیدہ و مدم حور سے دیکھے خاہیں
 کہا کچھ کہ طافٹ رطابہ ہی بہار
 عمر و راز کی ہے رقیبوں کو آدو
 مضطربہ گل حور سے دم سرو سے ہوا
 چھائی۔ یہ میں لگاؤ کہیں کیسوت را
 حزن سپہر ہیں مر سے رشتیں تو آدنی
 اخوت حسرت سچ کفر سے اوٹھا ہے
 کیسا فلک کہ اشتہر طالع جلا دیئے
 کہو کہ نہ زخم حال آئے شبنم سال
 پانی مکے بے پیگی آج تک ابر سے
 شام خراب مہر و کائنات پینہ چاک ناہ
 ماضی سے چھو کہ یہاں ہوں بد گمان مال
 کہیں لگے رقیب کے کیا طعن اسیرا

چلون کے بند گیسے گر بہا رخ تار میں
 آترن پر جہاں سے کلیم پیرا ہیں
 تھینے وہ بے محاب ہیں ہم شمساں
 دیکھو ران انجبر کے امیہ دامیں
 کیا کیا شمال ماد صبا بے درازیں
 دماغ ذوق دل کے سر سے یاد گار ہیں
 لیکن ٹپتہ دھڑکے دہان چار ہیں
 خوش حریف پڑے ملک بلی ہم درنگا ہیں
 کیا سرد مہر سیر دم سٹعلہ بار ہیں
 اندوود و درویشی جیبت کے پار ہیں
 اوٹے ہمارے غاک سے بھی کچھ چار ہیں
 بواور بھی ستم زدہ روزگار ہیں
 دشمن نہیں چور سے وہ نہ سے ویران ہیں
 تیرا ہی میں سچا ہے تو نا میں ہار ہیں

مردوں کے لئے یہی ہے، اسی طرح یہ مسودہ
مردوں کے لئے ہے، ان کے لئے کہ جیسے ہمارے

سند و جعل او کے خلاف کے لئے سزا مانگ رہیں

[illegible]

١٠٠

غنیمت ہم سے ہوا پہلا دیکھو مسکھو
 گھر بانی سے منی ماب ہر ہم اس میں
 دینی دل کی سیڑھی سے ہر کھو کھو کھو
 لگو جس میں ایک شکرہ ہوا ماب ہمیں
 ہمارے ہر حال کو ہم سے جاننا یہ
 کس شکرہ ہوا ہم سے جاننا یہ
 لاکھ شکرہ ہوا ہم سے جاننا یہ
 دینے کے لیے ہر حال میں

جلتا ہوں مچو شاد ہوا دیا دشراب میں
کہتے ہیں تم کو ہوش نہیں غلط میں
بھیل بیہوش ہمارے اشک سرخ سے
جیر جیر کو دیکھ کے دل بستہ ہو ترا
ہم کچھ تو بد فقیہ نہ کیا یا رنے لیند
رہتے ہیں جہ کو کھانا میں خاف نام
انکہ اسکی بھیر گئی تھی دل پناہی پھر گیا
بہ نام میرے گریہ رسوا سے ہو چکے
مطلوبہ کی جستجو نے یہ کہا حال کر دیا
گو باکر و ناہوں رقیبوں کی جان کج
ناکار سن کام را مگر پھر ہمیں
ہے اسیار میں سود و زیاں لگ
ماضی ہے عیب ہوئے دل آزار اسقدر
دو لوں کا ایک حال ہے مدعا کا ہوتی
تقدیر بھی مری فخر پر بھی بُری
کیا حلو سے بازائے کہانی خبر نہیں
ہے فتنہ کل وقت شکایت میں ہی
تیری رہنا ہو تو ہے سنو سنو اس

شوق شراب مجھے ڈالا غلاب میں
سارے گلے نام ہوئے اک جواب میں
دل کو عصب فشار ہوا پیچ و تاب میں
کیسی کستود کار کنا و نقاب میں
اسے حسرت اسقدر غلطی انتخاب میں
آباد ایک گھر ہے جہاں حراب میں
یہ اور انقلاب ہوا انقلاب میں
اب عدد کار نا گھر لے جا رہے حباب میں
حسرت ہی را نہیں مل کا میا نہیں
آتس زماں زماں ہوا طوفان میں
بہری میں باس ہے ہو ہوس ہی شام میں
فانسل ہی ہم را آواز دے مار کئے ماس میں
گو باصواب بہت بخیر نا صواب میں
وہی خطا دے بھجی یا کیوں جانتے میں
گاڑے وہ سحر شہر احباب میں
مے مادہ مس ہو میں سنا نہا تھا
آئے نوہیں منائے کو وہ پھاس میں
مدست غیر محمول اور سخت جواب میں

خاک میں نام کو دیش کہ ماری کیوں
گرم حلال ہو کہ وہن یہ تم کئے کیوں
ایسے دل سوئے خاک آگئے کیوں
شعلہ نائے شہدائے آگ لگائے کیوں
گرم ہو دلبر سے خاک لگائے کیوں
کوئی نہ سونے احقر کا خیال آگئے
سر و جب بیتے ہوئے شہدائے آگئے
بارگروں تو ہیں کہ اسے لگائے کیوں
حلال مارا دے ستاف ہلکائے لگائے کیوں

میں سجد باہم یوم و راح
موسم حد اکو بھول گئے غلط میں

ہوں ہوں لا لہ کہ دو کو ماضی ہشت
دل میں نو سے وہ گل ادا مگر سر میں
وہاں وقت آتا ہے کہ وہ گھر میں
اک بصرہ ہی مد و عم دساہر میں نہیں
ہم مایں گے لایا زری لکھ کر میں نہیں

ہم سدا و ستم کچھ دل مصطفیٰ میں
ہا رہیں سب سب ہجر ہوا دل کیوں کر
سنا ہوں کیس ہم ہی ہوں گے کیوں
مجھ سے کیس کی طرف ہوا آنا ہے تو
حق و حق اور وہی سچ و حق کے فضا

مجھ سے کچھ کام نہیں ہے تو مٹا دے کیوں ہو
 آپ بچتے ہو چھپو مات چھ مٹا دے کیوں ہو
 اس قدر ستوں نہ دل سے حلائے کیوں ہو
 غیر کہ تم سے اتنا سنا لے کیوں ہو
 ہمارا سارو حری امید بھدھا ہے کیوں ہو
 رہ نہ مٹا دے ویرا نگہ چرا لے کیوں ہو
 مارا ہے سحری دہرم خانے کیوں ہو
 دیکھو یہی ہے رمی باؤں اٹھانے کیوں ہو

یہ نہ ملو رہی ہے میرا بھی اُن پر
 کہ لہ و وعدہ کہ تم سوئے نہیں ہونہ حال
 دل کہ تھا، یہ کی کسیر سدا کے کہیں
 میں ملو اگر تو ابھوسی کا شکوہ
 نورِ امان کا ہو چائے کا دسوارا ح
 اُس نے کیا میر کو درویدہ نظر سے بھانپا
 خبر ہے کس سے کہا شور قیامت تم کو
 دم قدم سے ہو گا جان نکل جائے گی

کھل گیا حسنِ صنم طر سخن سے ہوا
 آ رہا ہے تیرے ہو سب بات ساتھ کیوں ہو

تو آئے میر کا ہر ایک چھالا شہم چہرہ ہو
 بہم جوہر سے جوہر تیغ کا رستہ ہو
 جوہر حق حاکم سے میر خراساں اور ہو
 لب رہ چکر میں دسہ اگنس مدت ہو
 قسم کیا حاذق کا کہ برے ہیں کچھ مجھ سے ہو
 کہ سو قوں کہ چکا دہتے ہو مجھ کی قیامت ہو
 بلا رہا اور کو تو گر دیو شمع ترست ہو
 نا کیا حال میرا تم بھی کہتے بے مروت ہو
 دل نالائس مرون ہو سرزمِ شکا پر ہو

گزار میر کیسے سیابان ایسی و صنف ہو
 ہمارے قتل سے قاتل کیوں جیو جو عیث ہو
 کیسے نہرو بہم کا کہ نہ ہو رنج کیا
 دہم سحر ہال شکوہ قاتل کر جائے
 بہتا خوب ہول ہیں اس سادگی لگا دو کو
 ہو نہ نہ نہ ہم سے تو لگے کہ نہ
 نادانا ہوں سرور نہ کہماندہ نہ
 مرد یہ ہم ہوتی ہو پاکیزگی کیا کیا
 ماسے جو نکلے حاکم سے میری زبان ظلم

بھلا ایسے قسم کو حاکم کی کئی ہے
 نہ جسکو کچھ مروت ہو نہ خاں مروت الفت ہو

فرج کرتا ہے جو ابا باں حیرت کو
 ٹہکے ہو کچھ تھا ہر قدم سدا کو
 تارو لب نہی کیا نہ ہو میر کو لگا کو
 سدا نہ ہو نہی کیا ہوئی نہ کہ اوپر کو

گھر یہی ہے مگر تم المہ اکبر ات کو
 ارا آہ یہی ہو ڈر کر رات کو
 ام نہ کیا ماتی رہا سدا سے فکر کو
 اچھا ۱۰ - میر دوش دعا حلوہ گزرتا کو

میر کا یہ حال طوالت اس طوالت کا شک
 چھ سال حوالی تھا فرسہ ام رات کو
 پوسے گل کا اسے لپو صبح بالی کی کو دیا
 سات سو یا ہے ہمارے وہ بھی ہر رات کو
 صبح سو یا ہے ہمارے وہ بھی ہر رات کو
 لو ابھوس کی پاس کا سدا کیوں لگا کو
 دم دوش میں بنو وہ ہوش گراں رہے
 ہر حوالے کے سدا کیوں ہر حال بھلا رات کو
 دیر چکران سے شہب رخ ہر حال بھلا رات کو
 گاہے گاہے دیکھنے دیکھنے دیکھنے دیکھنے

میں سال میں سرگرمی سے رہا ہوں
 ہفت گزرتی گئی ہے ابھی تک
 ارغی پہنچا ہے ہے دیہاتی گھر پہنچا ہے
 دیہاتی پہنچا ہے ہے دیہاتی گھر پہنچا ہے
 روز ششہر پہنچا ہے ہے دیہاتی گھر پہنچا ہے
 مطلق نشہ ترنوار و حوض کو ترنوار کا
 گریہ حویلی کو قصد عالم بالا ہے
 کیوں نہ خون رو چاہیے آسمان پر
 تشنگام عشق ہوں گراں گراں سیر ہے
 آج کل میں سرگرمی سے رہا ہوں

وہ جو ہم میں تم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ جو ہم میں تھا تمہیں ہونکہ یاد ہو

وہی بے خبر وہ سناہ کا تہہ میں ہونکہ یاد ہو
 نیچے یاد ہے وہ دروازہ میں ہونکہ یاد ہو
 وہ ہر ایک بات یہ روٹھنا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ سیان شوق کا رطلہ میں ہونکہ یاد ہو
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 تو سب سے پہلے ہی ہونکہ یاد ہو
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں
 سو سہاگے کا لود کر کیا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 لوگو! کہہ دے مری ملا تمہیں ہونکہ یاد ہو
 وہ ہمیں میں کی ہر آن ادائیں ہونکہ یاد ہو

ہے آج گئے تھے شہر سے آپ کو دیکھنا
 میں ہی ہوں مومن تباہ میں یاد ہونکہ یاد ہو

آئیہ ہوجاتی تھاکر دل کی جلن گئی ہو
 روٹھے ہر دھڑکے جیسے لٹی نہیں ہونکہ یاد ہو
 مانی نہیں کہ ورت فوق ستم کی ہرگز
 حاو تو تھا دس دس سو خفا کیوں
 باد بہار میں ہے کچھ اور عطر پیری
 کیا حال عدم کا کہلاؤ کچھ ہم سے

جوں سہ زل کر ہے ہم آگ بن گئے ہو
 جیروں سے جب لڑے ہو لڑے ہی من گئے ہو
 کیا بے دل ہو کر تم تیرے تپن گئے ہو
 اسے گرم ناہاں نہ لڑے تپن گئے ہو
 تم آبل میں شاید سو گئے چن گئے ہو
 اسے خوراک عرس ہوئے وطن گئے ہو

ہے کچھ تو بات مومن جو چھا گئی تھو سی
 کس سے کوئی دلیل کیوں رہے جس گئے ہو

یو جھے یہ ہمد مود و یام ہے کو کو حرکت ہو
 آہ کی گرمی سے دنیا میں ہو جو حرکت ہو
 اب کہ سوئے اللہ اللہ سے سیلا شک
 سہ رو آہ ہو کہ وہ دیو نہ کہ تھکا
 موزن اس کے بانی ہو جس کا شک ہو

یہ کہ دین رہوں پیر کے یہ سر خشک ہو
 لوح کا طرفاں ہی ہو تو تو لکھ ہو نہ کہ ہو
 اس سے نرو یہ زمین سے سمند خشک ہو
 ترنہ انکھار آہش او ہا کر خشک ہو
 آہش آہش آہش آہش آہش آہش آہش آہش

صبح عسرت ہے وہ نہ شام وصال
 بواہوں روئے سرے یہ گریہ سراپ
 برق کا آسمان پر ہے دماغ
 شگ سودا جوں میں بیٹے ہیں
 شکوہ ہے کی کدورت کا
 روز محشر ہی ہوسٹس گر آما
 سینک و صعب اوسچہ مر گیا ہدم
 کوئی دن ہم جہان میں بیٹھے ہیں
 جیل کے کعبہ میں سیاہ کر

ہائے کہا ہو گبار مانے کو
 نہ کہاں تیرے سے مہکراتے کو
 بھونک کر پیر سے اسٹیا نے کو
 اپنا ہم مہم مہمہ بنا - نے کو
 سو مہمہ خاک، سر، ٹالے کو
 جانیگے ہم شہر بار، خدا - کو
 حوب آتا کھٹا غنم اوٹھا نہ کو
 آسمان کے ستم اوٹھا ہے کو
 چوڑا اس بہت کے آستار کو

نفس پائے رقیب کی مخراب
 نہیں زبیدہ سر جھکائے کو

صد جف سید سوز فغان کا گر نہ ہو
 دکھیں غم و روم یہ کتناک نظر نہ ہو
 ایسے آہ آسمان میں عیش رخسہ گر نہ ہو
 فریاد میگناہ کسی حاکم کو
 موقوف رمی راہوں کی ہاتھ نہ ہو
 ایسے یہ قدر و وفا کی امید کیا
 ہو خامان خراب تم نہ زیادہ نہ ہو
 عادی فرسہ بخونی و عیدہ ذرا نہ ہو
 ادھر گردن، امانہ کسی تو بغیر آئے
 سودا جہے جھکو گرمی پاندار غش کا
 یا یہ طلب شکستہ نہ کو تارہ نہ ہو
 حزن، ملال میں ہے دل آرزو کی لاہم
 تہہ کردو یہ مرگ کی ہے التفاتیان
 سبب میں ایک سا کی وہ تنگ آگیا نہ ہو

یان حال ہی نہ سے دل میں اثر نہ ہو
 میرا شگاف سینہ ترا حاکم در نہ ہو
 ڈرتا ہوں میں نزل ہلا بشتہ نہ ہو
 گر وہم جہان ساری ہوجا مہم نہ ہو
 قطع تعلقات کس آئینہ نہ ہو
 سکو تو زار یہ بہر ستم کی حسرت نہ ہو
 اب نہ ہو کہ اسے ہی پیر نہ ہو
 میں کیا کہ وہ یہ پیر نہ ہو
 جس تہہ کچھ قبول اگر آتا نہ ہو
 اسکا کہان ہال، اپنے اضر نہ ہو
 ہم ہی تم کا، درہ مادک گر نہ ہو
 کیسی زری سے خاک یہ و تر نہ ہو
 ہمارا حال تو دشمن اگر نہ ہو
 طہل اہل سے دھمہ مرا نہ ہو

لوت بصر حال ہی مردگان حال
 آہ تقاضہ وہ دہاں اثر نہ ہو
 ہیں حال بتا رہے ہیں نوحہ ہوا
 حکام ہونے سے کہی عمر نہ ہو
 رات دن لی کلاہ ہوا میں ایک
 زیادہ تر ہو اگر فیہ نہ ہو
 پامال کیجئے شوق سے نہ ہو
 آنا تو ہو کہ خاک مری در نہ ہو
 سوئی سے اوٹھ کر آئے ہیں بار نہ ہو

روین (روان)

سیدہ زینت سے دھار نہ ہو
 اب اپنے آہ میں پہل چکا نہ ہو
 حلق سے کر رہے چور نہ ہو
 مہم ہوا قیاس سے نہ ہو
 اب بیکار ہو چکا نہ ہو
 حال آہ تقاضہ سے نہ ہو
 اس قیاس سے آہ اگر آسمان نہ ہو
 آنا سے زیادہ چھوڑا نہ ہو
 آہ دینے کہ نہ رہا نہ ہو

جھے تو کہتے ہو مس دیکھ میری جانب تو
لاہے منع دعا توڑا دیکھا ناصح

اور آپ دیکھتے ہو مار مار آئیں
تو لیکے دیکھ نورنگ عذار آئیں

سمجھ تو مومن اگر ناروا ہے خود مینی
تو دیکھیں کاسہ کو پر ہیر گار آئیں

سیاہ ہے ہیلوید مر رہے دل تو نہیں یہ
معلوم رسائی تر سے کالوں تک اگرچہ
کچھ تنور عبت کی نولدر شاہی نہ لاجو
اک آہ ہی کرلوں کہ ہو شاید آئیں تاثیر
حسرت سے کہا حصر لے دیکھ انکی گلی کو
کیا یار کے آنے کی سی کچھ کہ اہل کی
کیوں چھڑے ہو جو کھڑا ہو لے لگا یہ
بایر وہ ادھکا دور نہ کھلا شوق بہالی
ماں کا ہے کو وہ آئے لگا کے کشت دل
سیدم سائے اٹھا کوئی اس کوچ میں ہے

اس لئے ہر تپا یا مجھے عارت ہو گئیں
نالہ مرا کہتا ہے کہ ہے عرس میں یہ
ہے آپ کی ہی جس سے کتنا کہیں یہ
فرست نہیں اب ہے نفس مار لیں
مڑا ہوں ہی ترستے ہیں کورس، یہ
کا ہے کی موتی جھریں ہے جل حریں یہ
ہے غیر کا مامہ نہ مرا خط حریں نہ
اب مجھے تو چھینا نہیں اسے ہوش
تو لاکھ کہے پر کوئی آتا ہے یقیں یہ
دور سے میں جھانک دیکھا کہیں یہ

اسی حم کے صدقے وہیں گھر کے کہا ناں
حاکر کوئی دیکھو کہیں مومن تو نہیں یہ

دل لنگی سی ہے کسی رلف دوتا کیسا
کہ تک نہانے بتا نہا کیسا
یا ہوا نے یار نے کیا نہ گل کھلاؤ
ناگاہ کہ گلاب سے دعا عتر بار کی
ہے کس کا انتظار کج احاطہ م سے ہی
بار بہ وصال یار میں کیوں نہ رگی
ہند سے سور آتس عم بعد رگ می
سورما کی تار کا رہا ہی ہونہر
ہر دم غریب عرق نگار شہ جہاں ہے

بالا اڑا ہے ہم کو خدا اس بنا کیسا
کیجے وہ کہاں تک اس بیوفا کیسا
آئی میں میں نگہت گل جب صبا کیسا
آج تو دوستی ہے وہاں کو اثر کیسا
ہر بار نک رنہ ہر بار آواز کا
نکلی ہے جہاں حال ہر بار اد اکہا
ارٹھیں ہر بار میری حاکم ہر بار اکہا
یوں روئے رار ار تو اہل عرا کیسا
کہ کاہ لرم ہو کہاں اکہا کیسا

کریا جو بی بی آدمی کی
انترس حال کی نفس مارا کیسا
دست جون سے ہوا کیسا
اچھا ہے اسے شوق کیسا
آئی ہے نہ ہوا کیسا
کیا ہوا کیسا
میں کیسا
اس کیسا
مومن کیسا
آئی کیسا

دولت نہاں ہے
وہ کیسا
انترس حال کی نفس مارا کیسا
دست جون سے ہوا کیسا
اچھا ہے اسے شوق کیسا
آئی ہے نہ ہوا کیسا
کیا ہوا کیسا
میں کیسا
اس کیسا
مومن کیسا
آئی کیسا

<p>اوسکی گلی کہاں پہ لو کچ مارغ خلد سے ہے آتی ہے بوی دلن شب مار ہجر میں گلیاں کس کا سنورہ قتل ہو گیا نہی وعدہ سے پھر ایکی جوتن یہ جہنم تھی کوچہ سے ایسے خیر کاٹھ ہے ہٹا سکے</p>	<p>کس جا پہ محکو چوڑ گئی موت لاکے ساتھ سینہ ہی چاک ہو گیا ہو قسا کے ساتھ کچھ آج بوی خوں ہے دما کی ہر کچے ہے اپنی زد گالی اسی اے دعا کے ساتھ عاشق کا سر لگا ہے ہر سے نقش پاکے ساتھ</p>	<p>طوائف میں آس جہر شکر میں اسے مادر دست دین شکر میں بہشتی بھی ضابطہ ہے نہیں مادر میں ہے تو در انو سو رہا بہشتی کے سارے لہو لہو چور جہنم میں ہی تاجر گریبا جہنم میں ہی تاجر گریبا جہنم میں ہی تاجر گریبا</p>
<p>الدر سے کر ہے بیت و سجا رہ چوڑ کر مومن چلا ہے کدہ کو اک پار سا کے ساتھ</p>		<p>سرد و تری آکھ سے دل پہیل ہے گور دے تہم ہے کپڑا کر گریں گے جب گریں تہم طبعیت تو فرما ہے شکوہ و تہم تو فرما ہی کوچہ میں سب کی کہ دہانت کہ با دانی ہے سب کی کہ دہانت کہ با دانی ہے سب کی کہ دہانت کہ با دانی ہے</p>
<p>تکلیف ہے حوں پنہ گل لال ہوا کے ناخ میں ایسے گر بیاں کٹڑوں کا ہوں پیر ہے دست مری نص کی تفت سے بد جوا ہر گام و دوا آہ گلا کاٹ رہے تھے رکھانہ دل و چشم سے اٹھ نہیں سکتا ہر رہ دما جا کہ مگر یہ بان کھن کو یہ دست ہریدہ مرے قاتل کا ہو وے صیا مجھے آرام تر سے ناخ سے آما حوں سناج گل اسے جوتن ہوں راہ پوچو میٹھا کھڑا سسٹے کالس کتنتن</p>	<p>مارک ہے وہ بس چوڑ سے رگت خاکے ناخ چلتے ہیں حوں میں تر باؤں ہو کے ساتھ یہ خورہ تازہ ہے مسجا کے لگا ناخ کیا کہتی ہے دسکو تر سے کام میں تھا ناخ قراں راکت کے میں کہا دین کیا ناخ یاروں نے کینے دین تر تن سے حلا ناخ ہے مہر کا خط ناخ شعا عی سے طر ناخ الہ کر سے لول ہی تر اسہ مرا ناخ صہ جیک ہوا احامہ تو لبس رہ گیا ناخ غیروں سے ہی طالم تو مرے ساتھ اڑا ناخ</p>	<p>دست و تہم سے بچ جوڑت مرد و کچ بہٹ ساٹے سینہ میرے مگر بیاں چوڑ کچ اے صحت جن سینہ دل کو نہ نوڑ کچ ہم یم سملوں کو تڑ ہا رہ چوڑ رکچ میں عشت ہیں ہوں لاش مری جسے چوڑ کچ لیجے اب ایسے حلوہ نماہیں کر وڑ دیکھ</p>
<p>تم اور یہ مدعت پیش دل ہیکے سے ہے مومن مرے سینہ یہ رہے بعد ما ناخ</p>		<p>سب کی کہ دہانت کہ با دانی ہے سب کی کہ دہانت کہ با دانی ہے سب کی کہ دہانت کہ با دانی ہے</p>
<p>ہم میں فلک نگہ کی ہر طائفہ نہ چوڑ دیکھ اسے حامد زب زب راہوں وہ محمول فیس کا دور حمار کا ہی ہے کچھ بیان یا نہار گر مار کی سے مار ہے ہمسہ تو اک نگاہ اواٹے ہر سے شکر کا معہ فتنہ کو آئیہ جاہ میں گیا دل نوڑنا نہ نہما</p>		

<p>یاں گوشہ خلوت میں محجب لطف اودھا ہے جواونکی دعا ہے وہی اپنی ہی دعا ہے ہر ہی کہیں دل دیکے گنہگار ہوا ہے لے لے کہ نہ ملنا ہے نہ ملنے کی سزا ہے ریگا لگیوں میں ہی محجب رطرا ہے معلوم ہے یار و چہرہ نورنگا ہے وہ میرے منہ سے کوئی تہمت نہ تھا ہے کیس تجھے جو اسے دس ارمانہ تھا ہے</p>	<p>اب شوق سے تم نخل اخیار میں بیٹھو یار کوئی معشوقہ دلجو نہ ملے اب توبہ گنہ عشق سے فراموش ہے دعا آرزو حیران ملاقات سے کیا یرہیز سے اس کے گئی بہاری دل آہ تھا محو رخ یار میں کیا آئینہ دیکھوں چاکر سے دل لاکھ بہ بولہ گم جو بہم رس ترکے فاسے ہی وفادار ہونے</p>	<p>میں اگر آپ سے جاؤں تو قرار جائے پہلے تو بتا ہوں کہ ایسا ہی یاد آئے ماندہاں جاؤں گے دیکھو کہ وہی یاد آئے دھن میں سے کچھ سوچو کہ وہی یاد آئے جدا اور ہی لے دوں تو قرار آئے جیسے بیاہوں کہ کوئی عار آئے نام بہ بچی شوق حیران سے بیل تو اگر نظر میں سے تو ہار آئے جیتے تھے تو تیرے تو ہار آئے دور حیران آئے</p>
<p>میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے</p>		
<p>حسرت لاش پڑا ترے وہو کی اس کی کھلنے طرز آئے امن اودھا کے اس کی کہا حوتو نے نہیں جان کیا کہ نہ نہ ستیم سدا مہ مشک سا کے اس کی تم اپنے پاس تاکا میں بنلا کے اس کی ہمار وضع نہ نہ سکر کے اس کے آنے کی یہ بے سبب نہیں بندی ہوا کے اس کی کہ راہ دیکھے ہے اسے حیا کے اس کے گیتے ہیں ہائے وہ وگندہ کہ نہ نہ کی امید فقی چھپ کیا کیا ملا کے اس کے تم ہے مجھ کو اس نے راہ کے اس کے جل ہی رہ گئی وہ الم نہ نہ آئے کی کہ دیر اڑھا میں کہاں صبا کے اس کے</p>	<p>خوشی بہو مجھ کیو کر قضا کے آنے کی ہے ایک خلق کا خون سر نہ نہ نہ کی سجھتے اور ہی کچھ مرعا میرا نا صبح ایسے سر میں تیکے ہر راہ دیدہ رجم چلی ہے جان نہ نہ تو کرنی تو نہ نہ راہ نجانے کیوں لڑنے میں نہ نہ نہ گئی شام غیر میں پہونچی نہ نہ نہ گئی داغ جو بے حجاب ہوئی تو جان جائے گی پھر ایک لائے قرمان جاؤں نہ نہ نہ خیال رلف میں خود نہ نہ نہ نہ نہ نہ کہان ہے ناقد تیرے کال آج نہ نہ نہ کروں میں عہد خلا فی کا شکر کہ نہ نہ نہ مرے حارہ پہ آئینکا ہے ارادہ تو</p>	<p>میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے میں نے نہ سہی بوسہ ہا سچہ کر سبک وہ بے ہوا ہوئی تو اپنی ہی حد آئے</p>
<p>مجھ بہ ڈرتے ہیں کہ صوفی کہیں نہ کہتا ہوں مری تلی کوہ و زجبر ان کے آئے کی</p>		

دیگر

تیری بالوسی سے اپنی خاک بھی بالوس ہے
اسے یاد مرغ مجنوں کی حنوں افزائیاں
یتیم دریا بارہے کہ کے حال ہنسا میں جو
بیاہر طلب ہے کہ رکس وفا ہوگی بجا
اں چلائی حجاب شمع و سنے اور بھی
سکے نام وصل آغا ز سحر میں مر گئے
پیر آتش و شورش سے تلوں ہے لگے
رہو شکر جہاں کے صل سے در و سر
رج میں جی کا کتنا تیرا آغا ہو گیا
اعری اپنی ہوئی نیرنگی دانشوری

نقش یا نقش یا ظلم کف افسوس ہے
میرے سر کو سایہ مال ہنس افسوس ہے
فلس نامی داغ افزائے رطاؤں ہے
خونخاری کھدرا میں خط معکوس ہے
سوزیرہ اسنے کو بالبع بردہ فانوس ہے
سینہ کوئے اہل غم کی ہم درد آکوس ہے
جل چھیک اب کہ حال شعل سکوت ہے
لب پہ کچھ کچھ اتنا س عین غم مالوس ہے
سکے مرتے مرتے دل میں حسرت بالوس ہے
خونخس ہے سو طلسم زار لطمیوس ہے

کرچکا ہوں دورا خلاص تان میں امتحان
میں رہا اونکا کہ صومل زار ہنس مالوس ہے

نہیں ہو تکیں مرے آزار سے
ہر سو چھا حسرت دیدار سے
سناہوں سے بہرے وہ جبران ہوا
ٹھہرا ہے بواہوس سر کو کہ اب
بد کی حاجت بچھے کیا چارہ گر
کیسا جان بھی دے کر بواہوس
تیرے کرو ٹھٹھکی نہ پہ درد حسرت
دور سپرن کی کیا خاک اور لے
پا جازا آکر ووں اس کو نکال
اکہہ درد آیا اپنے پیر کا
بیت گراں سج ہوں سادہ لہی
نہ کاٹیں بارہا لہنا مر گیا

دوستی تم کو نہیں اچھا ہے
سہل چوٹے مرد دشوار سے
دہن او بھا ہے گل بکھ فار سے
جھانکتے ہیں روزوں دیوار سے
بہ گیا خون دیدہ خون سرد سے
گر بنے تو دل چھٹا دیوان پار سے
دل جوڑ اسکا طرہ طرہ سے
فتنہ سے یا ہے تری زقار سے
میں نہیں خوش صوبہ مغوار سے
حال دل گر یہ بیچھے دل ار سے
تو بیچھے گی خوب اس عیار سے
حال پوچھا تو تیرے ہمار سے

دعا کر کے وہ نہ آئے نامہ
لو میں پوچھا جوئے کا جبرائے
دست فاصد کا کیوں تانا پنا
دردی حضرت موت طوار سے
ایک بیخت حقہ کی یوں چھکی آکھ
دشمنوں کے طالع سے اس کے
چھو وہ چھپتے ہیں اس کے
اور حاصل شتی کے زار سے
بہرل اک اور بھی صومل کے
سوق است کو ز سے خوار سے

دلیلی

دیگر

بہر چٹا ہے گاہ یار سے
موت سوچی رگس یار سے
قل ہو کر تم چپے آزاد سے
نرسکے دن گھٹا ہے گوار سے
جہان پر زار سے
بہر چٹا ہے گاہ یار سے
موت سوچی رگس یار سے
قل ہو کر تم چپے آزاد سے
نرسکے دن گھٹا ہے گوار سے
جہان پر زار سے

<p>ہے گران تر مارا جسم رارسے لاوے اک سنگل مجھے نازاں تو سے حوں آئی تری گفتار سے حرم ثنات ہو گیا انکار سے حوادث حاسہ اوکار سے</p>	<p>لاغی سے زندگی مشکل ہوئی کو علاج دیش وشتت چارہ گر ذکر اشک غیر میں رنگیاں عشق میں ناصح بھی پہ کیا دلی پیچھے ہو کال ملاحت یوں کہا</p>	<p>بتلائے نیت فراق ہوئے صد سے ہم تیرے درگاہی کے یار ادا کریم ہوئے دیکھ دیکھ تیرے تعلق باری کی کبر بر در جہاں دیکھ کر دلف پہ نیت بچری سی تار کی پایس یہ کھوکھلے گہری بارت اسی آئندہ دور کی لس کہ یہ دیکھ کر کلا حیل</p>
<p>گردہ کرنا ہوں مومن وصل کی ٹاٹھ بانا ہے نہ دست رنار سے</p>	<p>گردہ کرنا ہوں مومن وصل کی ٹاٹھ بانا ہے نہ دست رنار سے</p>	<p>گردہ کرنا ہوں مومن وصل کی ٹاٹھ بانا ہے نہ دست رنار سے</p>
<p>یہ ستم ہے بے عروت کس دیکھا ہوا ہے تھا نہ ہوں ریختہ ہوئے کلا جا ہے سروٹھے بالیکر کیا کہہ جی ہی بیٹھا ہوا ہے جس گاہ کرنا ہوں ہم وہ نہ کھا جا کر ہے کینکس کوئی نہ گھڑے حال گٹا ہوا ہے شور بختی سے مرا ہی زندگی کا جا کر ہے لوں ہی گٹا ٹاٹھ کا ہنسا گٹا ہوا ہے واع میرے ہر گاہ دامن چڑھا جا کر ہے کے کراہنے کو جی نہ پیرا جا کر ہے ٹاٹھ کیا کہنے کہل کی ساٹھ بکا جا کر ہے آب گوہر کے لئے آکر ہے ماحا کر ہے وزیر سی لہجہ کے ہر راہ دنا جا کر ہے منہ سے سہا عہد کہاں رہا ہے اٹھا جا کر ہے او کی سنا نہیں ایسی ہی کہا جا کر ہے</p>	<p>یہ لگا دلف و شہ پر نو نہ ہوا ہے سامنے سے جبہ سلوح دلرا آ جا کر ہے حال دل کیو کہہ میں کس لولا جا کر ہے جاں نکھا وصل عروج ہی یہ کیا کر ہے رشتہ تیرے سادی جان راسے ہو جا تھکا م عشق سیریں بس شے نو کہا ہوا حسن و رافروں بہر اکش ہے ماہ رو پہنچے التوراروں کیا کر دل اٹھ کر ہے دیکھ کے چہ راہ وہ آتا ہے ہر گاہ تات طالت مہر و رشتہ جاں یاں تھلا ہے رو رہا ہوں چراہ و دماں ماکا یاد میں خاک میں لٹے بار بار ہنسی کی آرد اب نومر جا ما ہی کل ہے نرے پیار کو نید گویا تو ہی مرا کسا ہے اہ بکر ہے</p>	<p>یہ لگا دلف و شہ پر نو نہ ہوا ہے سامنے سے جبہ سلوح دلرا آ جا کر ہے حال دل کیو کہہ میں کس لولا جا کر ہے جاں نکھا وصل عروج ہی یہ کیا کر ہے رشتہ تیرے سادی جان راسے ہو جا تھکا م عشق سیریں بس شے نو کہا ہوا حسن و رافروں بہر اکش ہے ماہ رو پہنچے التوراروں کیا کر دل اٹھ کر ہے دیکھ کے چہ راہ وہ آتا ہے ہر گاہ تات طالت مہر و رشتہ جاں یاں تھلا ہے رو رہا ہوں چراہ و دماں ماکا یاد میں خاک میں لٹے بار بار ہنسی کی آرد اب نومر جا ما ہی کل ہے نرے پیار کو نید گویا تو ہی مرا کسا ہے اہ بکر ہے</p>
<p>دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے شیخ سعدی کی طبعی کلام جا کر ہے</p>	<p>دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے شیخ سعدی کی طبعی کلام جا کر ہے</p>	<p>دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے شیخ سعدی کی طبعی کلام جا کر ہے</p>
<p>رہ کہتا ہوں تیرے قرار کی والی شک بہ ہے دوسناری کی</p>	<p>ہوئی مایہ آہ و راری کی سکودہ دشمنی کر رہی کس سے</p>	<p>ہوئی مایہ آہ و راری کی سکودہ دشمنی کر رہی کس سے</p>

بتلائے نیت فراق ہوئے
صد سے ہم تیرے درگاہی کے
یار ادا کریم ہوئے دیکھ
دیکھ تیرے تعلق باری کی
کبر بر در جہاں دیکھ کر دلف
پہ نیت بچری سی تار کی
پایس یہ کھوکھلے گہری
بارت اسی آئندہ دور کی
لس کہ یہ دیکھ کر کلا حیل

دیکھتے احام کیا ہر مومن صبر سے
شیخ سعدی کی طبعی کلام جا کر ہے

<p>رہا اُس کو میں مٹی یا ریشم نہیں تو لے لیا چاہے نوبت سے بھی ہو دل مضطر تو کیا تشکیں میری مریاؤں کہتا ہے اس فیل حیرت سے گلہ سے گردش چشم سپیکار سے وحشی کو وہ سر جو کل ترسے زالوں پر تھا سوجاں اطمینان فرستو لچلے اُس کو سے کہوں جنت میں مجھ کو</p>	<p>کر پڑتا یادوں ماسد نشان باز میں پرست کہ قدر نیم رقص مرغ نسل جاز میں پرست قیامت آگئی کیوں کر یہ غل کسباز میں پرست کہ تنگی رسد ہے ہی فلک کلام میں پرست کہی رہتا ہے قیصر کہی رہتا زمین پرست بہلا کیا ساکنانِ حرم کا دعویٰ زمین پرست</p>	<p>کیا جانست کہ اس مختصر حال کا حال ماں خاک میں بہت ہے وہی تو تیرے کیست جس سرور کے چل لہکتے کا ور ہیں تیری ہے آج کا شہید جہاں کسا عدل سے مومن کسی پرست لے خود تیرے تیرے پیر پرست</p>
<p>دوا ہر رات عفو نقش سجدہ مومن کو قدم رکھا خاک پر ہے کہ سر کہتا میں پرست</p>		
<p>مجھے باد آگئی اس دن اس کے قدر و قیمت کی دیا ظالم کو دل حال خیر کو آرام و حست کو ستم نشہ ہے مدحو ہے شکر ہے مفاہوت ہے سوئے ہیں حسرت و دیدار میں توں اور توئے ہم سارک ہنگام ہماں کو لھلھلے سدا رہی حق کا شکوہ اس کیوں جو کیا اچھا کیا اُس سے تری دل گزراں آخر جبار ہو بیگہ عیرون کو مرا حواس کا مہیو کو کاٹ کر یا یا لکھ لکھ کچھ اُس رنگ مال عیب رُف رُف کا</p>	<p>جس میں چکر گل سرو نیلے کہا قیامت کی کہہ کا شکوہ کیا کچھ یہ حویلی ایسی قسمت کی کروں کیا کیا تکامیت دو تو اُس سرور کی عجب کہا ہے حوئے سرج گرس ایسی تیر کی کہ گہ رتیر سے یاد آئی محکورات و حست کی سرا ہے لے نل بادان اس الہت محبت کی کہ درج دے تو تم کھانی ہے سر سوری و عرش کی مٹی نہاہ شیر کل م کو راحت مجھ تن کی کہ عرض حال سے جسکو تکاپت ہو شکا کی</p>	<p>و کیر حسرت و دیدار میں توں اور توئے ہم سارک ہنگام ہماں کو لھلھلے سدا رہی حق کا شکوہ اس کیوں جو کیا اچھا کیا اُس سے تری دل گزراں آخر جبار ہو بیگہ عیرون کو مرا حواس کا مہیو کو کاٹ کر یا یا لکھ لکھ کچھ اُس رنگ مال عیب رُف رُف کا</p>
<p>دہی نہ ہوا پنہا ہی حقیق و کو کہیں کا تھا سوی رہ افزا کہ کب بھلا مومن پہنچ عمت کی</p>		
<p>وہ گردن کچھ ہے حالت ہولی تعمیر نشہ کی دام اس دلبر کیسے کہ مسکلا ہے البانی سوچا ہے اس کے دل کی صورت ہے اترا اُس سدا کو کیا ہو عرض دل کشدن کا ہو را ہاگ انیہ و طا دیدہ سارا و دیوار ساں آراہم کھلا کا اُس سے کئے عالم</p>	<p>کہ غمتی ہی نہیں جھکی مولیٰ ہی دیر نشہ کی نائی ہائے کیا اللہ سے تقدیر نشہ کی سرا و شکست کو نسی تھیر نشہ کی کہکامیت ہے مری و پارے تاثیر نشہ کی ہوا شکست مسلسل ہے مری و کمر نشہ کی و لکھ لکھ کچھ اُس سے تقدیر نشہ کی</p>	<p>و کیر حسرت و دیدار میں توں اور توئے ہم سارک ہنگام ہماں کو لھلھلے سدا رہی حق کا شکوہ اس کیوں جو کیا اچھا کیا اُس سے تری دل گزراں آخر جبار ہو بیگہ عیرون کو مرا حواس کا مہیو کو کاٹ کر یا یا لکھ لکھ کچھ اُس رنگ مال عیب رُف رُف کا</p>

روشنی

<p>یہی جو سارے نونی اور جواہری کیانی ہوئے تھے وہی تھکتے تھے جیانی کیونکہ جیانی کی ہوتی ہے فیاری جیانی نہیں بلکہ ہر ایک کی ہوتی ہے جیانی یہی جو سارے نونی اور جواہری کیانی ہوئے تھے وہی تھکتے تھے جیانی کیونکہ جیانی کی ہوتی ہے فیاری جیانی نہیں بلکہ ہر ایک کی ہوتی ہے جیانی</p>	<p>تو کہہ لفظ ہا کی باتیں ہی اگر کرتا ہے وہ کہہ کچھ طرہ درگاہا کرتا ہے</p>	<p>سخت مدبھیہ ڈرائیا کہ کانیل ٹھٹھا ہوں قتل کی ٹھٹھائی اپنے رفیقوں میں کرتا ہے</p>
	<p>س رکھو سیکھ رکھو اس کو حلال کہتے ہیں مومن اسے اہل حق اظہار نہر کرتا ہے</p>	
	<p>اشک غار بی کیا آہو میں گھر کرتا ہے اب وہ اویار کی صحت سے صدر کرتا ہے گل مری قمر یہ کیا کار شر کرتا ہے کب حال ابار سے دل میں گزرتا ہے ہے وہ کسیر جیوں حاک کو زرتا ہے دیکھئے حال مرا سب کو ار کرتا ہے تک آئیدہ کی آئیدہ کرتا ہے وصل میں جنت ایدہ ہر یک نظر کرتا ہے مع لطارہ مرا دیدہ تر کرتا ہے</p>	<p>دکھ گریاں مجھے وہ جستم کو تر کرتا ہے کر کر ٹھٹھائی ہی سے ستاید میرا مالہ حیرت بلبل سے عطرک ادھی ہے ہلک سدا رہ ایسی ہنس حیرت مادہ مار میرے رد آنوں سے تھو تھو ہدرگ ہوتے ہے تری جائے کوہ ایک کے دل میں کوہ کر تری عورت یہ حالت ہے کہ ان کچھ مجھے کیا رولانی ہے مجھے وکر خیال دتس استادت دی یہ دم وصل جلا یا کہ مجھے</p>
	<p>مخو وعدہ ہے کسی ست کا مومن کرنا ہے بھیر کر قند سے سہ حاک کرتا ہے</p>	
	<p>کہوں کیا دور یہاں کی کچھ سے کو کرتا ہے کہ و تھس کہہ گیا ہے فایہ کیوں عل بجا تھا ہتھارا حسن عالم سور کس مل حلاتا ہے مرا سو وصال کا ہی کو سو تو کن حکا کرتا ہے کولی کو حاک میں ایسے گھر کو ہی ملاتا ہے تھہارا سہ مدنا و دیکھئے کہا کیا دکھا کرتا ہے مگر ناگرہ میں دتس کیوں تیں ملاتا ہے عجب قند ہے صبح ہی کہ قندے اوٹھا کرتا ہے</p>	<p>وہاں کیا دم ہی لبہ مارہ باسی دل ڈالتا ہے سہا اے مرا مالہ ار بھی کچھ ہوا ستاید یہی لوٹی ہے نگار ویدہ و دتس پڑیں گراں حوالی وہی ہوت حوالید کی لظالم گرائے انسک یثا تیر کوں خلوص ہے آہو کبھی کی گھر گئیں آکھیں مرتے ہی لظائے میں البہا ہو کن دو گنا کچھ طعتہ میو عالی کا ہر کرتی ہی بصحت او سکے ہنسی بریا سب کی</p>
	<p>خیال خواب راحت ہے علاج اس گمانی کا وہ کا و گریں مومن مرا ستا ہوتا ہے</p>	

<p>بارے ہے اب تک تو باقی تیر ساری آپ کی بقیاری آہ وزاری شکباری آپ کی اس قدر ہو گئی استہ ستماری آپ کی</p>	<p>سرہ دینے لگتے ہو جو وقت رونما ہے دل گیا دم پیری آنکھیں لڑیں ہستی ہر حال قطرہ ہائے اشک لگتے ہو اگر دنا ہو نہیں</p>	<p>وفا بخیال ہم جو ہے ہی انصاف جو تیرے دیوان میں آگ دادیں اگر سے وہاں دل مانتے ہیں خستہ نام ناز بخت کسی آدم سے جو اس طرح کا دوس اگر سے نہ ہو گئے کیوں نہ کا ہمد سے پوچھنا ظلم سے غیر کے جب در غلط اس اگر سے کہاں وہ ربط مائل اگر شکوہ مین نہ ارسال ہو سیکر اول اس اگر سے دیکھو نہ انتظار میں بیان آنکھ یکساں کی</p>
<p>کہیں صحرای کفر ہو جائے نامہ راہ نہ ہو جائے غش تمہیں دیکھ کر ہو جائے رنگی پروہ در نہ ہو جائے کہیں بال سہ نہ ہو جائے تجھ کو اپنی نظر نہ ہو جائے کہیں داماں تر نہ ہو جائے کہ معان لے افز نہ ہو جائے وہ مری گوری نہ ہو جائے سخت مد کو حشر نہ ہو جائے شب عاشق سحر نہ ہو جائے موت حی کا صر نہ ہو جائے دیکھ نہ کرے حکم نہ ہو جائے</p>	<p>صبر و حشمت افز نہ ہو جائے رشک سے جام ہے حسان کشت ل دیکھو موت دیکھو کہ آئیہ ہجر پردہ نشیں میں مرتے ہیں کثرت سی ہ سے و قش قدم میرے بغیر رنگ کو موت دیکھ میرے آسو نہ پوچھنا دیکھو ہاٹ ماصح سے کرتے ڈرتا ہوں اسے قیامت نہ آئیو حب تک مانع ظلم ہے تغافل یار غیر سے بے حجاب ملتے ہو رشک و ستم کا فائدہ معلوم اسے دل آہستہ آہ تائب شکس</p>	<p>یہ ہوا تو نہیں تالو سے شب راں جس حلاکت تب علم ہے کھیرے جان جس اپنی خبر کر اب اس جس جس کلی میں اس کے پھر نہ علم کو جس مست ہی بہت ہے ہامی غیر کا گھر تھا پیر تھا کب کر حالت یہ بات تیری شکار ہو گئی کہاں وہ وہاں دم ہی لے نہیں سکتی ہیں یہ تیری دجائے پراساں کے</p>
<p>جو تھیہ پس نہ جلا ایسے ہی جس گز سے کہ مرے دم بہ باہت لہس گز سے خیال حسرت مرغان ہم لہس گز سے یہ عر کا شکوہ خون مالہ جس گز سے کہ اس ہوس بھی اعدا ہوا ہوس گز سے</p>	<p>جہاں سے شکل کو تیری تر تر تر گز سے سی ہے سور سرفیل آہ سے تاثیر نخاؤں کیو کہ سوے دام آشیان جس سے ہوا در کو تو ہدایت خود ہوں آوارہ وفا کے غیرت شکر حواسے کام کہیا</p>	<p>جہاں سے شکل کو تیری تر تر تر گز سے سی ہے سور سرفیل آہ سے تاثیر نخاؤں کیو کہ سوے دام آشیان جس سے ہوا در کو تو ہدایت خود ہوں آوارہ وفا کے غیرت شکر حواسے کام کہیا</p>

<p>میں اور اسکو ملاؤں گا روز وصل میں لو بزرگ صورت قبل نہیں فواسھی سردھاری طرف جی لگا ہی رہتا ہے</p>	<p>اہل ہی کر محنت کا استعماں لگی یہ کیا ہوا کہ جب اسے گستاں بیاں لگی تھمارے واسطے ہے دل کو ہرمان لگی</p>
<p>وہ کہنے رز تھا مومن تو دل لگایا کیوں کہو تو کیا تہی کہ ایسی بھلی وہ آن لگی</p>	
<p>کام سے تل پہ جامی کوئی حلا و کھر سے خون دل پیٹتے ہیں جو کردہ محنت اپکاش کہیں ہو جائے وصال آہ ملا سچھوٹوں تیتہ کچھ وشتہ سیر وہ نہیں اسے عیرت ہیں ہوں وہ صید حکر جن اسیر می تشارق ہر تہہ گشتی دس کی ہی تاثیر نہ ہا چارہ گراں کی مٹا کام سے تیں رہا دس دم رنگ ہے تغیر مرا حیران وہ ہے</p>	<p>آہ صدمہ دیکھ کے تجھ ستم ایجاد ہر سے ساغر دہریں ساقی سے سیداد ہر سے ہجر کا دکھ کوئی کب تک ٹانٹا نہ دھڑکے اسیم ہی خون سے گر دامن درنا دھڑکے جس طرح ہی ہر دم دم صبا دھڑکے رنگاں اس کے فواں گدا شاد دھڑکے جوں اننا کہ رستہ نر فساد دھڑکے رنگ کیسا مری نصیب میں بہر او دھڑکے</p>
<p>مومن اس شعلہ زانی کی کہاں قدر مگر مہ دور آہ نہ گری مسر ماد دھڑکے</p>	
<p>کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کے لئے دکھا غداں روح دل آزار کے لئے دل غن تیری مدد کیا حال کیوں ندو قتل اسنے حرم صر جفا پر کیا مجھے لے تو ہی بھیج دے کوئی بیام مچ ار آتا نہیں ہے تو ٹوٹا لی ہی بد سے کیا دل دیا تھا اس لئے پیٹتے تھیں کہ تم جیلنا تو دیکھنا کہ قیامت لے ہی تم جی میں ہے تو تیر کی لڑی اسکو بھیجوں دیتا ہوں اپنے لب کو ہی گھر گ سے مثال</p>	<p>دس ہیں روز مرے میں دو چاکے پیٹے غاشق ہوئے ہیں وہ مرے آنا دیکھ پیٹے رکھا ہے اس کو حسرت دیدار کے لئے یہ ہی سنرا تہی اسے گھر گ کے لئے تخویر نہ ہر جہ تیر سے ہمار کے لئے تکلیں اضطراب دل زار کے لئے ہو جاویں عدو سے اغیار کے لئے طرز خدام سوچی رفتار کے لئے انہا رسال حشیم گہر بار کے لئے لو سے حو اب میں تیر سے رسا کے لئے</p>

جس آمد وصل پہ جان میں بس تھا
ازا بول رہا کہ موت اس کے لئے
مومن کو تو دل لگا ہی رہتا ہے
وہ کہنے رز تھا مومن تو دل لگایا کیوں
کہو تو کیا تہی کہ ایسی بھلی وہ آن لگی
آہ صدمہ دیکھ کے تجھ ستم ایجاد ہر سے
ساغر دہریں ساقی سے سیداد ہر سے
ہجر کا دکھ کوئی کب تک ٹانٹا نہ دھڑکے
اسیم ہی خون سے گر دامن درنا دھڑکے
جس طرح ہی ہر دم دم صبا دھڑکے
رنگاں اس کے فواں گدا شاد دھڑکے
جوں اننا کہ رستہ نر فساد دھڑکے
رنگ کیسا مری نصیب میں بہر او دھڑکے
مومن اس شعلہ زانی کی کہاں قدر مگر
مہ دور آہ نہ گری مسر ماد دھڑکے
کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کے لئے
دکھا غداں روح دل آزار کے لئے
دل غن تیری مدد کیا حال کیوں ندو
قتل اسنے حرم صر جفا پر کیا مجھے
لے تو ہی بھیج دے کوئی بیام مچ ار
آتا نہیں ہے تو ٹوٹا لی ہی بد سے
کیا دل دیا تھا اس لئے پیٹتے تھیں کہ تم
جیلنا تو دیکھنا کہ قیامت لے ہی تم
جی میں ہے تو تیر کی لڑی اسکو بھیجوں
دیتا ہوں اپنے لب کو ہی گھر گ سے مثال
دس ہیں روز مرے میں دو چاکے پیٹے
غاشق ہوئے ہیں وہ مرے آنا دیکھ پیٹے
رکھا ہے اس کو حسرت دیدار کے لئے
یہ ہی سنرا تہی اسے گھر گ کے لئے
تخویر نہ ہر جہ تیر سے ہمار کے لئے
تکلیں اضطراب دل زار کے لئے
ہو جاویں عدو سے اغیار کے لئے
طرز خدام سوچی رفتار کے لئے
انہا رسال حشیم گہر بار کے لئے
لو سے حو اب میں تیر سے رسا کے لئے

<p>یہ جب تک دئے دو جا رہے جو ٹھکان کیجے ملا دے خاک میں بتو بھی شکر آسمان کیجے نخل مگر زہر لکھ ہر دم ہر ماں کیجے عدو کو قتل کیجے پھر ہمارا امتحان کیجے</p>	<p>رکھے تھے تقدیر سے رہا کرنا تھا ہے دل عدو اس اوج برتتا کی ہو شاید بھڑکا کچھ آکر صدمہ بھی ہے جو جفا و ظلم کی کینک گلزار ہم کاٹ لیجئے آپ بیج رشک سے ابا</p>	<p>نواست میں سب سے زیادہ تر ای آہ کرسی نہیں ہو چکی صوفیوں میں کھانا کوئی لگا خاک اور آٹے لڑاکا حق ہی میں رہیں ہو چکی کیوں یہاں سے مومن وہ کار و صبح سب اس پاس لڑیں ہو چکی درد مہر ماضیہ دہائی سے کی ہو چکی ہاں مونا سے تو فتنہ میں لکھا ہو چکی اک لڑاؤ پہنچنے سے سرق سے حرام ہو چکی دور دور گاہیکہ کھڑی دیکھ کر کیا ہو چکی شوق آئے سے سو اندوہ نہ ہو چکی انے پر تیر سے درد سو ہو چکی تیر و نار و ناز سے آواز ہو چکی یہ ایسا ہی نہیں آواز سے قاسم حال میں صوفیوں سے ہمارا ہو چکی اس بارے میں شکر ہے ہمارا ہو چکی اس بارے میں شکر ہے ہمارا ہو چکی دیکھتے آ رہے تھان آ رہے تھان ہی کو کو کو کو ایسے چھا رہا ہے</p>
<p>ما اب ایردی عاکاہ ہے مانا لسن اس مومن ہا اسکے واسطے دکر ستم مانے مٹان کیجے</p> <p>نہ آئے بغض یہ دہ سر یہ احتمال تو ہے کسی سے سستا ہو پردہ ہی یا نمال تو ہے سست فلق نہ بھی جواب ہی خیال تو ہے شریک قتل ہو کر دور ہو کوالفحال تو ہے ہم آپ کاٹ لیں آخر نہ سرو مال تو ہے اب آگے ہو ہو اسیر اعمال تو ہے ہم اول حضرت عیسیٰ تک مال تو ہے کہ گو جوی ہمیں ملے کی رمال تو ہے</p>	<p>احل سے خوش ہو کر صلیح ہو وصال تو ہے نہا کے شکر سے کسوں کے لئے حسین تو ہے ذرا ہم اپیل مضطر کہ فکر وصل کروں زمین لگ گئیں آکھیں تمہاری طرح نہروں کہاں تک کہ گھمائے تغافل قاتل خفا سے مار کو سونا معاملہ ایسا ہم مضطرب کہاں صعب سے گراں ہی تسب مزق میں ہی رہ گئی سے مرنا ہوں</p>	
<p>عنت نزل فر کہ ہوس ہے مومن کو رما دہ ہو لگا کما اس لئے سال تو ہے</p>		
<p>اہں ہو چکی حب ہیں ہو چکی امیہ اہل آفسرین ہو چکی تسب عیش اسے یہ ہیں ہو چکی مرے حوں سے تر آسمیں ہو چکی کہاں نہ سسم بیتہ کرا ہو چکی کراں سے زیادہ ہیں ہو چکی مری قسم اسے یہ شاہ میں ہو چکی براکت اسے مار میں ہو چکی وہ طاقت ہے حوں میں ہو چکی</p>	<p>اتنی دم و ایس ہیں ہو چکی حلق کستہ سخت حالی مہرے بھر ہلا اس سیہ رور کو مرم میں نہاں دم نہیں سوق سے قتل کر مری نعمت میں نہ لایسہ کو لہو مرگ سے ہاں لوار تر کرے وہ ہند و سن ہو گا مٹی تو میرے اب انیار سے ڈھایا لی ہتھ کیور خیال آسل سے سسلی کروں</p>	

<p>بھری کیوں۔ کام بخود کر اس کیسے پرکھا پھر کچھ جدا نے ہا سے دل مردہ حی ادا کھا</p>	<p>سومار محکوم سے تمہیں مجھے کام ہے ہر جگہ ریزہ کون تیار ہے حرام ہے</p>
--	--

فہر دوری تال میں ہیں جواب کا حال
مؤمن مرے ہی دین میں سو ماحرام ہے

میں احوال دل مرگیا کہتے تھے
چوب لگی مدعا کہتے کہنے
رماں لگک ہے شوق میں گوشت کر ہے
ستب ہجر میں کیا اتھوم ملا ہے
لگہ ہر رہ گردن کا بیجا نہ تھا کہہ
ماں اموس حاتی رہی وصل کی سب
چلے تم کہ ہاں بیسے تو دم ببا ہے
ٹرا ہو ترا محسوسم رار کو نے
سرخم نا سے کروں معصل مذہر جہو

ہیں انہیں صوفیوں اور اہل کفر سے
کہ خود بخود اچھے صوفیوں سے کہتے ہیں

سہ رہ کس کچھ حیرت میرے
 کس طرح مابوس ہوں تاثیر سے
 میری وحشت کہ پہلے صرا قیاس
 کموں ۔ پٹکے آبِ حیات پٹکے ابرو
 وہ مٹا دے نامہ مصیبتوں و غل
 یوں سا کر حال دل کہ نہ نہ بھا
 اونگیوں میں حصارِ حم کر رہ گیا
 مہر بہتہ بھرنا لگا ہار کا
 وحشتِ جستمِ پری رو دیکھا
 کن جاں مادرِ واپس آئے وصل

[illegible][illegible]

<p>ایں مشائے آئیں رلیں بہت زنجیر سے فائزہ حرف مکر کی کھلا تحریر سے ہونہ یہ بیست آئینہ شری تصور سے لولہوس میں نگینہ کھریں ڈرین تھری سے دیکھا علی بیٹ نہ حائے سرور سے امداد دلا نورنگ کی نیر سے</p>	<p>لذت و حست مجھتا ہو کہیں بھاگنے دل کام حرافت ہر جہاں کاتل کمال جیل طوطیان بکھیں کہانہ نادر رنگ فریں ہوں ہزار دست تم بیٹے کیا ہے حرم عشق اسے فوج کریم جادویر نہیں چلتا اعل جس کی نیر گہوں سے کم نہیں از رنگ عشق</p>	<p>ایں کا جو اس نگاہیں بھلا کی نظر سے برم و کرم کی کم نہ نظر از دم چشم سے بیٹے ہم حاکم ہیں شری تاج سے حقائق کے کو شایا آئینہ تاج سے حائے شربت مدعاں بام کی نظر سے نہ ہم شربت مدعاں بام کی نظر سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے</p>
<p>رنگ و مال خواہر اور لکھی ہے غزل جس کو مجلس ہی نہ نہ لکھی ہے</p>	<p>رنگ و مال خواہر اور لکھی ہے غزل جس کو مجلس ہی نہ نہ لکھی ہے</p>	<p>ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے</p>
<p>سہ منہ بہرہ عم ہر اہل میری بالوں کے پٹے پر لادو اک مہاراجہ بران ہے سرور اربابہ نامہ برائیاں میں ناہج کوئی دیکھا ہے نہ سہارہ کی اندر نہ ہاں اہل ہاں اک بڑا بابا مں آکھ نامہ کہا اشرار انعام کو نامہ ہو کوئی نہ نامہ کوئی نامہ کوئی نہ نامہ کوئی نامہ کوئی نہ نامہ کوئی</p>	<p>حل کیے اختر کے جس کی تو ہے رد ویا یہ اختیار اس سے جیس ہو عذاب میں تو کسی نہ ہو گئی ساری زمین حرف و لوف کیوں کہا تھا کہ بکے پکتے سر پیر اہل شہر وہ ہوش اور بادہ کر ایں محراب ہے انوف ہالی ہاں جی رہے ہیں ہر طرف کر لہر لہر صبح کو کہا کہ ہم ہر کوئی شام واد ایں کر رہے ہیں ہر کوئی شام واد ایں کر رہے ہیں ہر کوئی شام واد ایں کر رہے ہیں ہر کوئی شام واد</p>	<p>ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے</p>
<p>میں نے یہ سہ منہ بہرہ عم ہر اہل میری بالوں کے پٹے پر لادو اک مہاراجہ بران ہے سرور اربابہ نامہ برائیاں میں ناہج کوئی دیکھا ہے نہ سہارہ کی اندر نہ ہاں اہل ہاں اک بڑا بابا مں آکھ نامہ کہا اشرار انعام کو نامہ ہو کوئی نہ نامہ کوئی نامہ کوئی نہ نامہ کوئی نامہ کوئی نہ نامہ کوئی</p>	<p>میں نے یہ سہ منہ بہرہ عم ہر اہل میری بالوں کے پٹے پر لادو اک مہاراجہ بران ہے سرور اربابہ نامہ برائیاں میں ناہج کوئی دیکھا ہے نہ سہارہ کی اندر نہ ہاں اہل ہاں اک بڑا بابا مں آکھ نامہ کہا اشرار انعام کو نامہ ہو کوئی نہ نامہ کوئی نامہ کوئی نہ نامہ کوئی نامہ کوئی نہ نامہ کوئی</p>	<p>ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے ایچکھا اس کے شری تاج سے</p>

رہا حال میں بھی وہ ہی انتظار ہے
 تنگ آکے حریفان مادہ ہوا ہے مجھ
 کہیں نہ کچھ ناصح سے سزتا رہے
 وہ سے فرار ہو گئے اکسہا فرار ہے
 سب طرف میں کیا سم رو دگار ہے
 ڈلو سے گی مری حم ستارہ بار ہے
 قبول عار سم مانے سے سمار ہے
 رتاہ و سورہ بارہ حمار ہے
 لومیری حال ہے کما خراہ مار ہے
 علم خزان ہے کچھ حسرت ہمار ہے
 کہا ہنگار سے سمکھا گیا ہمار ہے
 حرص و پیسہ اولہ رہ مستہار ہے
 پس اب لوٹس و آؤتوق ہرہ کار ہے
 بہت سی لپٹی ہیں ہا میں یہ تار ہے
 ہرہہ رطم ہا میں ہا کارہ مار ہے
 وہ ادا ہے کہ سمی دواسار ہے

وہ شام مدہ حوالی تو بخود دست
 وہ زندہ جگہ کنس ہوں کہ نہر دہے ہیں
 ہو وہ مات کہ جس وفا میں آئے حال
 بقا رجوش تڑپہ کو کھٹا وے قبل
 دیر مرگ یہ بہر ہنہ راحت حال ہے
 قران الجسم سیارہ رُخ آلی ہیں
 اگر حساب وفا امتحان کے نہ ہو
 رُخ حال میں سے قطرہ قطرہ بی ہے
 قریب کہا نہ قسم کو وفا کا آئے نہیں
 رہر گل یہ قبح لوستی اد سیکر ساہ ہوں
 بہت تک میں تم رح محسب مغول
 نمونہ چار ہے اسے ہی کیا ہے تہار
 نہ کام رو رہے کا رہر کام آبا
 حد اگر ہے ملک الموت اسے پہلے آئے
 کہے ہیں طول اہل سے تمام کام حراز
 ہر آن کا اں دگر کا ہوا میں ماسق رار

لیا ہے دیکھو میں دیکھتا ہوں
 میں ادنیٰ کی سوداگری رہاں میں
 وہ اصل ہونے مراد کی ہاں تک رہے
 کہ تو ہے کم ہے ہاں توفیق حاصل ہے
 نے نفس سے وہ جب شہاد حاصل ہے
 رُخ جان کی ایسے نگاہیں ہوں
 کیا نہ عین سیری کہاں نہ ہیں
 ہے کم رقی تار درایتیاں دوس ہیں
 خوں عشق دل کیوں عکاس ہیں
 جہاں میں آگ کی دیوانی ہمار کی ہے

دوستانہ
 کہ ہمارے ہمارے ہمارے
 ہیں ہماری ہی ایک ایک
 حال ہے تو حال میں
 نام نہاد ہاں سب تیار ہے
 دیکھو کہ ہمارے ہمارے
 ہر حالت سے ہمارے ہمارے
 ہمارے ہی ہمارے ہمارے
 ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

لو اس ترکہ صم تیج ہی وے مومن
 یہ کہا سب کہ خائے ہو بار مار مجھے

میں ہمارے ہمارے ہمارے
 عین میں خاک ہوا میں ہمارے
 اترہ یکینہ وہ ہے ہمارے ہمارے
 کہ عین حمار نے اترہ ہمارے ہمارے
 دھان اترہ کہ ہے ہمارے ہمارے
 وگرہ خواہ ہمارے ہمارے
 میں رخ کام رہا ہمارے ہمارے

وہاں ہمارے ہمارے ہمارے
 نہ پائے نہ یار کے ہمارے ہمارے
 خلاف وعدہ ہوا کی ہمارے ہمارے
 شہیں نہ آپ ہم لوہو ہمارے ہمارے
 حمار چہرے ہمارے ہمارے
 ہے ہمارے ہمارے ہمارے
 غرایہ شکوہ میں آہ کہ ہمارے ہمارے

مٹھا باسم غلام علی خان

نقید لے لے حد حارہ سے دور ہے تو بھی صاعب غلام سے ملے

مٹھا باسم میر محبوب علی

میر حار قیہ رسک سے گوہر ہوا سال بارا ہے اس کی جنم سوچ ادا میر سے واسطے

مٹھا باسم مہتاب رائے

مے کوں کر کہ ہے سب کار اوٹا ہم اوٹے مات اوٹا یار اوٹا

مٹھا باسم نواب مصطفیٰ خان بہادر

نوا نبل کی لے لے کر رہی ہے بہار اک حام بجا کھر رہی ہے

صد اسیر و قمری کی ملا ہے سرفاق ہی جس کا نقش با ہے

فلک کو کل نہیں بے جور و میداد میر سے کہا ہو کوہتہ و فصل خرد او

کہ وہ سر و خراماں یہاں نہیں ہے سرور اسنا نواب اسکاں نہیں ہے

ہمارے سر ہاسکے یاؤں ٹوٹیں کہ درد سجد حسرت سے چوٹیں

مقطعات

حب کہا ہے کہ نم سدا دکر آسنا بے مروت ہو فایگاہ احباب ہو

مہر کے فریاد کہ توجیر جو کچھ ہوں ہوں تم ہی تو دے چین ہو لے صر ہو متا ب

ایضاً

صاحب میرا حال ست لوچو شدہ سخت لے و فاہوں میں

چوڑولی کو سہ سوان آ یا ہرزہ گردی میں مبتلا ہو میں

عذر پہ حاسپہ سرکشی کے پیٹے ستا کی بے سبب تہا ہو میں

مکھ او ند سوچ کے غم میں قابل رسم ہو گئے ہا ہا ہا

مجھے ہو چننا دوسرے صا منکا کہ سلام گرا ہو () میں

الغرض

وہ لو جو ان کا عار و زہد کہ سب سے کہتے تھے موسیٰ اور بہت دیدار تھا

کل لے حال سے لڑا ہا کہ کیا کوں جو "اسر او سکود کھلے رار د رار دنا

جس کی ما پہنچاں ہو سچ کہا نابہ ہا نہ سے سیکہ مسفد سکہ ہا عار دھا

نبار کر دیا سب جگر بٹا لے آہ
کیا ہو چکے وہ درد کہ پریم کار تھا
یا تو نہیں دڑا نے غلو ویتہ سر سے
بایں سہ سہ دیا غم سے کھلا دیا
ہر ایک کی طرف گہ بے کس نہ تھی
کس کی نگاہ لطف کا مفید دار تھا
ہست سے انداز ادھالے کی آرزو
باقی تھی گو کہ صفا و صیابی مار تھا

نور

بزم اسرار آہ شاؤر نہ تھی
تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
نور میں سیکہ کھلا ہیں عیاں
عالم میں کار و سکے عبا لہ ارھا
مکہ آج نہ بدول تو ماچہ ہیں روکر
چہرہ ہا ہوں سے سہا پہنچاں
لے چوتہ و فرار آہ تاش و تاش
سہا ت توں لے رام و لے تار
بیتہ سہا ت لے رام و لے تار
سہا ت لے رام و لے تار

[illegible]

ایک

مارچ و فروری میں کامیابی

١٢٤

الفصل

٥٥



الموافق

ہم شوقِ محبت آرمائی اچھا
کے لیے جو ہو سکے اچھا

318

کیسے آرام سے گزرنی اوقات

3

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے جیسا

مجلس

چہ روز وصال یا کہ عید نہراں	اد احب گئے ہو فوج کر ما میرا
ایضاً	
حام آپ سے دبدبم و پیٹے ہیں کیا کیا	خونناہ در غم پیڑے ہیں کیا کیا
کچھ کشکش سر و حفا کی ۱۵ ہے	اصناف ستم کیے ہیں کیا کیا
مستزاد	
کہہ دین میں قتال فک نہ ایتا - فتنے سے حفا گا ہے مہنوں کو پہننے جانا ایتا - الہ درے حفا سب در و حرم کی خاک بھالی مٹول - کیا خاک کہیں دکھا تو کہیں نہیں ٹھکا ما اپنا جی مٹھ گبسا	
ریاضی	
حب پاس وفا اس سے ہار نہ رہا	ہم کو حیاں دوستی کا رہا
ایضاً	
کیا ظلم - اسے مالہ سناک کسا	اس شعلہ مراح کو عھناک کیا
ایضاً	
افسوس وہ لعل لب نہیں گرم غن	اس آتش جہنمی - یہ جی خاک کیا
ایضاً	
یوں کا ہیکو پارے وں حانا تھا	ہوں کا ہے کو دشمن ہستنا حانا تھا
ایضاً	
ایک کہیں آتا ہے دل الیے پر مھی	کسا جائے پیسے تم کو کہا حانا تھا
ایضاً	
انڈیشہ بایاں صا کرتا تھا	ناداں رہا پاس وفا کرنا تھا
ایضاً	
ہیروں کے لئے لٹا دے کھو یا ہوگا	کیا تم نے کیا اد آہ کیا کرتا تھا
ایضاً	
ہنگامہ جسے جب کہ سر ماو ہوگا	یوں روئے - ال سیو عدا ہوگا
ایضاً	
اوا - سنی - ظلم اک کیا نہ سیکو	سہم - نہ ظلم کہ ہم بہرہ کیا نہ سیکو
ایضاً	

روشن ہے جو حال عجا کیا
کون نہ نہ سنا سیم رضا کا کیا
سندیل ہے جس کی جو جادو
کسا ہوئے کساہ شہد کیا کیا
الغرض
چہ عہد شباب راگالی کار
پیری میں آمان وہ دوا الی کار
اب یہ جی کوئی دوا میں نہ ہوگا
باتوں میں حرافی ہے کہانی کار

ایضاً

بہ طوفانم کے بلر گرجنا
حسرت وہ صبا ہی ہے گوم جلا
پرفک کو ترنگ - مچنے دیگا
پڑا سب بکھر کہہ کر سنا
ایضاً
مومن کر دیتی گرد تراد کیا
بکھر طیارہ کہہ سکتے رہا

ہندی صنم اس میں جستجو میں بیابا
اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

ایضاً

لکھا نہ گیا اگرچہ دست لکھا
لکھا وہی مالک کہ ہے دلیر لکھا
حیران ہوں کہ جو حال پریشان ہے مرا
یہ کاتب تقدیر سے کیوں کر لکھا

شعر او

مومن دل سا مکان حور باد دیا
اس سگدہ لون کو دیکھے کیا خاک لیا
بے وہ مکمل کہ تھا خدا کا مکمل
رہا دیکھا او سے بہ کہا کام کیا
ماسد صاحب
جر سب و عذاب
کر بدرستان
اسے خانہ حراب

رباعی

کیا کہنے ہوا جو ضعف سے حال حراب
کیا ذکر طعام لی بہیں سرکتا آب
منہ خاک چلے ہے لب کی حدش معلوم
توں تانے لوائ کا نام میری کتاب

ایضاً

رہ رو کے کہا اُس سے طافات کی تپا
رہ رو کے کیس جگر کی راتیں بہیا
اسے دکر شک وصال ہے اجاگ اور
رونا وہی زار زار ہے کیا مات

ایضاً

اسے حلقہ رلف دام داری ہے عث
اسے ازود اکس ہاری ہے عث
یاں دل سے دراز جا چکا ہے ک کا
اسے شوخی پار بہراری ہے عث

ایضاً

درماں مرے طلبیب کو غور ہے آج
معلوم ہوا افزاج لے طو ہے آج
اس حال میں کل ناک تو حیا معلوم
آج آؤ کہ زندگی مری اور ہے آج

ایضاً

یہ مال ہوں میں اگر تھا سے ناصح
کہا کام سچہ سری ملا سے ناصح
حسن بت کو کہ جو جس میں مل ہی لیا
کما سلم ہے ڈر ذراں اسے ناصح

ایضاً

میں باہ میں غور پڑا ہوں بچہ
اگر تیرے دیر پڑا ہوں بچہ
دل سے کوئی مہوش تو دیکھا ہوں
میں بچہ زیادہ تر پڑا ہوں بچہ
مومن نے کیا نام مست بر باد
ہے طوفانِ موم میں اور کیا دل تاد
آتا ہے یہی میں چھپے کیل صہرت
اب ہی وہ تیرے کے گرد پڑا ہوں

زانیات

ایضاً

میں نہیں ہونے رہا ہے آج
کچھ تو کسی دعا سے دیکھا
کچھ تو کسی صدم میں دیکھا
کچھ تو کسی حیا سے دیکھا
کچھ تو کسی حیا سے دیکھا
کچھ تو کسی حیا سے دیکھا

ایضاً

کرتا ہے گا دیکھتا ہے شک عیب
بہر وجہ میں ہے خوش اس کا عیب
کرتا ہے گا دیکھتا ہے شک عیب
بہر وجہ میں ہے خوش اس کا عیب

	پالی اس نے جو تجھیہ ڈالا مومن	ترداسنی وصال کی ہے یہ لوید
	الضیاء	
الضیاء کھڑے اور ٹھکانے پر سو جی ہو	کما بخت تھے ابن سور اور ابن زیاد	اولا و ملی یہ ہے ستم یہ بیداد المدائے مقلدوں کی فریاد
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	کیا ڈر ہے اگر نیند نہ آئی یک چند	بے خوابی ہر روزہ سے میں سوچتا ہوں منظور نہیں کہ میری آنکھیں ملوں بہ
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	تہمت ترے عشق کی لگا دی مجھ پر	کر دی مری جان حرام شادی مجھ پر دل سے مرے تھے کیا بنا دی مجھ پر
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	امواج فرات دیکھ دوئے شبیر	حسرت سے بہ خونناہ و فٹ کی تقریر کیا سنگی آل بنی کی تدبیر
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	مومن ہے اگر چہ سب کا بہ طور	توحید و جودی کا نہ کرنا مذکور نندے کو خدا سنائے کسی کا مقدر
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	ہے صنف سے دلپاؤ دہرنا و شوار	جب دم نہ رہا تو مام کرنا و شوار چینا و شوار مجھ کو مرنا و شوار
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	حالت میں تھا کوئی فقط میں او بار	سب صدم آئے ہیں فیت و عم غوار وہ فضا کہے کون کہ بھیلے دل رار
	الضیاء	
الضیاء پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے اور پتھر سے	تہمت ترے عشق کی لگا دی مجھ پر	کر دی مری جان حرام شادی مجھ پر دل سے مرے تھے کیا بنا دی مجھ پر

میں سے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس	تشریف وہ پہاں نہ لائے افسوس افسوس
افسوس افسوس افسوس افسوس	سب رکھیں دل کی تریں دل میں

ایضاً

کر لے سے تعلیم ہر اک ہر اک	کہا ہوں میں اکہار سے تعلیم سرتق
نہیں کا ہوں، اگر ہی غصہ کا ہے ہوس	رہا ہے کہہ ہوں، جا حکم سے اشعار

ایضاً

روٹی ہے ہمارے ماگہ کہ طرح شمع	اتنی تار سے ملوچ، سب
کیا مات کہے یہ مار، اس طرح سے شمع	یہ وہ رانی ہے جہاں وہ افرات

ایضاً

چوم کر خاک میں ملا مارا شمع	روا کر، ملا مارا شمع
تو سہی نہ غصہ ہی سر اوٹھایا سب	سرٹ سے دے مارا، رگ

ایضاً

رات ہے سورسہ اندر یرغ	رو ہو راتل ہمارا مارا
وہ کر ہی ہوا نہ شکو، چلیے تہ مراغ	مارا کی لیں حال میں لکے

ایضاً

کر ہم اتنی دھب دھب کی طرف	کر ہمارا، ہر طالعہ اندر کی طرف
اک اکہ ہے سو نہ جیج اک، کی طرف	سور، مارا انتظار مارا

ایضاً

بھٹے، ہر مادہ سوخ ہنگام میں	اترنا کہ اسو، بے ایسی سطر
آہیں وہ کیا ہے نہ پھولی ہے	گلاؤ، لالہ رنگ، سو مارا کو دگر

ایضاً

ایسے سورہ وں سہ کا کی کاک	نورین شوق نگاہ گاری کاک
دشمن اور اتوں سہاڑی کاک	ایسے، لالہ آہرنا

ایضاً

مراہو اپراک اوڑا، کاک	مراہو، کاک میں، لالہ کاک
-----------------------	--------------------------

نہا چار ہزار سے ہم اوٹھ جائیں گے
 خود دستم فلک اوٹھ جائیں گے
 ہر ایک سے پہلے مارا ہے سارا احوال
 افسوس یہ سب حق میں، ہمارا احوال
 معلوم ہو اسے کہ حال ہے کیا
 ہم کو نہ اسے اسے اسے اسے
 چلی جا چلی عین کا چوٹے
 اسے اسے اسے اسے اسے
 ایضاً
 شمع میں کاک میں کاک میں
 کاک میں کاک میں کاک میں
 کاک میں کاک میں کاک میں
 کاک میں کاک میں کاک میں

	ایضاً	معلوم ہے کہ کاجو سارا احوال وال قس بہ ہے صدہ اوریاں جاں پہنچے	ہے تم سے زیادہ تر ہمارا احوال اپنا کہیں یا سیسین تھار احوال
	ایضاً	صرف روئے کار ہی ہر صاحب پر جبکہ ہوئے بجاما او سننے اپنا	کام آئے ہر ایک شخص کیا کیا ہم دنیا میں رکھاں وہ نہ پتہ گواہ ہم
	ایضاً	کو ایٹے منصل رولا نا ظالم ہوتی ہے ادا اگر قضا ہو بیداد	یوں کس لینے دمدم حلا با ظالم ہے حرص مگر مر اسنا نا ظالم
	ایضاً	ہے تم کو عداوت آرمانا معلوم ہم جاں سے چاہیں یا چاہیے لیکن	کیا زلت کہ گریز ہی آما معلوم ہوآسیا سکول ہیں کچھ نہیں کا معلوم
	ایضاً	مانندگی عداوت سے برق ایمان بہ بحث سلط کر اب جس	ہنا علوہ ناسناں چوں ماہ نام اوراں ہوئی نرو دزی لکر نام
	ایضاً	خالص ہوں ہی مراد میں اسلام لغائیک کی ٹھیری تو نہیں کا شبدہ	گورا۔ یہ صواب ہو ہیر بھگو نام کسو اپنے ہو ویک فصلہ نام
	ایضاً	مومن نہیں کچھ ہی ہو جو پاس مال بھلا کردہ داتے رہے ہو غریب	ہے مدد کہ تھا دل دب کے ہاں وہ حال جیسے کرنے فیہ توں برقرار
	ایضاً	اور اطالع سور کا نو بیابانی ہیں اشباہ کہ مستحقان دی وصل کیاں	دیاناں عداوت اک ہمارا ہی ہیرا مرتر نہ مرگ کچھ گوارا ہی نہیں

اس دشمن جان کا یاس کتنا کم ہو
کہتا ہوں کہ دل نے ٹھاٹھوں میں

ایضاً

قاصد میں تیرے سخن کا شائبہ ہی نہیں
کچھ ذکر ہو طبع کے موافق ہی نہیں
پہنچا ہے جس نے ہو کیا نہ کر سکیں
اتوں میں جو بہل جائے یہ عاشق ہی نہیں

ایضاً

یانی یہ سراچاہ کی جی کھوتا ہوں
ہنسی کی ہے کہا جاسے اگر وہاں
اس تو یہ اب نلک نہیں نرم نہیں
میں ذکر وفا کر کے محل ہوا ہوں

ایضاً

آرام و سکون کہاں ہے بیانی میں
صد برق طیاں نہاں ہے بیانی میں
اک آن ہی دل کہ جیس لینے نہ دیا
یری ہی ہی تو دیاں ہیں نیالی ہیں

ایضاً

کہا خوب غذا میں گرفتار ہو میں
چنے سے مرے و دشمنی سے خوش ہو
ہامدادہ لطف رشک اغیار ہو میں
جانے ہے کہ مدگی سے نیر ہو نہیں

ایضاً

نا تیر یہ مید کی ہے میں ہی کیا ہوں
اے حضرت دل اب تھاری حد سے
نہ کہتی ہیں آج ادب میں جلتا ہوں
انشاء اللہ پھرتوں کو چاہا ہوں

ایضاً

اتنا عاشق نہ طلم اتنی بیداد
یہ لوگ چاہیں توجہ کار حلاوت
صد حیف کمال فداؤ کی تو نے
اسوس کی مات ہے کہ یوں ہو مراد
اے آفت جان
میدائیں کہاں
تھا ایک ہی وہ
موسم سا جواں

ایضاً

روتا ہوں جیس ابن علی کے علم میں
حیف آل بنی میں کوئی بانی نہ
میں عیش چاہاں کی آہ اس نام میں
لازم ہے کہ بانی نہ رہے کچھ ہم میں

ایضاً

ارباب عدوت کا میں دربار ہوں
تقلید کے سکڑوں کا سرد فرما ہوں
مقبول رہنا بیت اللہ یہ بتاؤں
بچے کہ فقط مطیع بن کر ہوں

ایضاً

ہر لحظہ عوامانید تر ہو تا ہوں
سیفانہ دور دور کے ہیں ان کو تا ہوں
نہت میں تب روز بکھا ہے اونا
رباعی

نست کے بکھڑے زندہ رہا ہوں
ایضاً
خدا لا بنی سیر جہاں
خان کش و طیب چہ خوش آباداں
ہم کو رہے سب ہی ہوا جہاں
سودے میں ہی ہوا جہاں

ایضاً
کیا لول تمل سے جان کو تار کو
سرت سے لڑا اب آباد کوئی

	بیرار ہوا ہوں اس قدر دینا سے	گر ہاتھ لگے تو خوب سرباد کروں
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	حسٹ میں ہر روز خوشتر جانا مومن ہر رات نمل رو سے صدم سے آخر	نادان نہ بن کہ تو ہو دانا مومن اکدن ہے خدا کو مہ دکھا مومن
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	ہو کس کوئی نہ چاہے تجھ کو شکوہ کر کے کرو گاس میں رسوا	ہو کچھ ایسا کوئی نہ چاہے تجھ کو تا میرے سوا کوئی سچا ہے تجھ کو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	مگر ضعیف ہی رہے گا موٹو خان کو کیونکر ہو سچے گی عسالم بالانک	ہو گی تکلیف رحمت یزدان کو دشوار ہو حبش سے نکلا جان کو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	معلوم ہوں یہ داد خدا دے کس کو جو مجھ پہ سے سوا ہے انھوں سے	اس بار گماہ سے بجا دے کس کو گر رحم کرے مجھ پر اس دے کس کو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	کیسے دیئے بیچتا دل بے محکو وحتت روہ کو بکو پھر تا ہوں	دکھلائے یہ سب عداوت لے محکو کیا کیا نہ کیا خراب دل بے محکو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	یہ صرد سکول کا گھر میں یارا محکو سمات کی طرح ایک دم صین نہیں	نے کوچہ یاریں گزارا محکو ستیالی دل سے آہ مارا محکو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	پھر کوئے صدم پسند آئی مجھ کو حسن نے دکھائیں یہ اندیری میں	کوئے بت مہر جلوہ بھائی محکو وہ دن الہ پھر دکھائے مجھ کو
	ایضاً	
ایضاً میں کیا ہوں اس لیے کہ مجھے نہیں ہو سکتا ہے کہ میں اس قدر غم میں ہوں کہ میں اس قدر غم میں ہوں	کیا حور و ربوں کیا دفا لے محکو نظروں سے بتوں کے گرا پڑا تھا	کوئے میں بٹھا دیا جانے محکو صد شکر اٹھا لیا خدا لے محکو

چاند غبروں سے جدا ہوتا ہے	کب مائل ارماب وفا ہوتے ہو
ایک ایک سے میری بیوہائی گئے	کچھ میرے بیوہائے سے تھا ہوتے ہو
ایضاً	
کیا رحم نہ آئے مات باور تم کو	کسا لوں حگر چاکہ دکھا کر تم کو
ہوں کاغذ نامہ کے ہزاروں سرے	حال دل صد چاک لکھوں گرتے کو
ایضاً	
میرے سچا کا سب ہے نہ کو	بہ مات حگر دور غصہ ہے نہ کو
معلوم نہیں تم کو طیبہ احوال	جانتا ہوں یہ کہنے سے کہ نہ کو
ایضاً	
درد شہدائے کر ملا نو دیکھو	جو یری چشم ماحرا تو دیکھو
ایسوں سے ہو کیوں مقتضی اربہ	کیا ہر کسا اون کی رہا نو دیکھو
ایضاً	
مومن یا از سر یہاں مری کا ہو	ایہ کہو اندو سی کا ہو
لوحہ وجودی میں جو ہے کیفیت	ڈرنا ہوں کہ حیلہ خود پرستی کا ہو
ایضاً	
کردن میں ہیں حاضر، عام کیا ہو	دہر مات طرح مرام کیا ہو
جو رسم لسا ہے کہاں "رنا حباب"	کجا ہیں دور حاکم کیا ہو
ایضاً	
کہ نہ کہ رطبتاں دل جو کی سادہ	کہ نہ کہ فکر و مول حسد و اوجاہ
آنا ہے یہی میں جہاں کچھ نہیں	اک کو نہیں پہنچے کہیں اللہ اللہ
ایضاً	
کہ نہ کہ ہے آئینہ لوار (ال گاہ	او (یہ) ہے دورست مبارک گاہ
ایہ کی شہر میں یہ ہے آئینہ	لا حول (دلاق) الا بالہ
ایضاً	
ہر شاہد و بارہ سے ہر کوئی	۱۲۱ (۱۲) دل سے ہر کوئی

امام بیاباورد دل جوئی سانی
فصل گل دو کس اور توبہ توبہ
ایضاً
آوارہ خلق سب قرار وہ ہے
پہرستہ ہیں دل کئی سادہ ہے
چکریں ہیں اور دو ہے درام
اسے گروں روزگار کیا دور بہا
ایضاً
بنا
وہی کا ہو اور جو دین
جہاں ہے اور جو دین
وہی کا ہو اور جو دین
ایضاً
میں ہے اور جو دین
جہاں ہے اور جو دین
وہی کا ہو اور جو دین
ایضاً
میں ہے اور جو دین
جہاں ہے اور جو دین
وہی کا ہو اور جو دین

<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت را حلقہ بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>جو کھائے ہمارے شعلہ را کیا تاکہ بیہ ہوتے حال میں خاک اترے وہ جو</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو مار سوزے و مارتالی یہ یہ ہمارا حلقہ تاکہ مارتالی یہ</p>	<p>ایضاً</p> <p>دل درو کا سلا خرا لی یہ ہر حال دل چھو ہو یہ سکو معلوم</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>سوچی تھی یہ پس مرے ستانہ کیلئے وٹس رگساہ سرد مہر کی کی</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>اوس "کایت نہانی" کی الطافہ ہے کہ روٹو وٹس</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>صوفین پور ہی کسی یہ مرتا ہے کوئی ہو کام کو کیا بھکے دل زبے دبا</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>خاطر نہیں تم کو گر ہمارے ہی ماتا نہیں تو پیام ہی ہو موقوف</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>سچے اور ہی آگ سورس رہانی نہوہ عرق کہ دیکھ کر دکھیں</p>
<p>ایضاً</p> <p>تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے تو کبھی طشت کے بیوں کے</p>	<p>ایضاً</p> <p>کی صرف کمال زندگانی ہے اور کہ ایسے ہی میری ہے</p>

گویا یہ مکان تھا انگلی سے عالم	حبوٹ کہ دل گیا قہارست آئی
ایضاً	
ویران ہوئی سوچا مجھے یہ کہنہ سرا	امیر ہی مرے سامنے تم بنے آئے
بس مجھ زیادہ نہ رولاؤ دیکھو	ایسا نہ ہو کچھ اور حرف الہی آئے
ایضاً	
ہے نرم دل میں ادب ہی ہمالی	مستی نے نئی جلش پہ دل میں الی
حسرت سے فلک کو دیکھ کر کہتا ہوں	یاب، سب کو کہا ہے کس نے خالی
ایضاً	
مومن خلقت لباس پر مرنی ہے	سریاؤں پہ دامن کی طرح مہر مری ہے
عماں ہے نے عصا نہ جہ حضرت	پیروں کی پیروی وضع ہوا کرتی ہے
ایضاً	
مومن لازم ہے وضع محبوب ہے	خون رنگ ہو ادبی خون اسلوب ہے
کیا حرقہ و عمامہ ہے المداہد	حب شکل بگاڑ گئی تو تم خوب بنے
ایضاً	
مومن کوئی کسو اسطے محبوب ہے	ہاں پہن ہے سی رہے جس ملبوس سے
حب ہو یہ صنم سے بدسلوکی پہ نگار	الد سے گرنے تو کب خوب بنے
ایضاً	
وہاں رات آئی کیوں نہ گزری	اترنا قیامت مرے دم پر گدری
ہی سبکہ خبر خوش مرض کی چھیرات	سہار کی رات سے ہی ہد تر گدری
ایضاً	
مہر سے بری ہے کس پانی اش کی	آئندہ گہر غافلانی اُس کی
دسدہ نفس جو اماند ہے کسے	رینڈہ اسٹی کوہ خدا کی اش کی
ایضاً	
میر ہر سے ہو سے شرح سیر کا روکے	لورور ہے وہاں میرے گہر نگاروں کے
یو پہ نہیں کہ اور رحمت ہے سداہ	دہوئے ہیں مگر کس ہوا دل کے

الضیاء	مردک نے شہنشاہ سے بیت چاہی
الضیاء	گراہے کس راہ سے بیت چاہی
الضیاء	صدائق ہوا مٹی بیت کا پرید
الضیاء	وزن زید الدرد سے بیت چاہی
الضیاء	وصلت میں بھی نراناہ پایا ہے
الضیاء	عشق پاک زینت تھا کہ کھایا ہے
الضیاء	ایکاش کہ حال دے چلے نہ
الضیاء	جی سے بیت علی چھاپا ہے
الضیاء	ہوتے خدا اگر جہ برائی کرنے
الضیاء	ایمان آئی ہی دل زراں کرتے
الضیاء	حال پاس ہی چھوڑنے ایکاش
الضیاء	نہ ہیابی ہی پو جان کر ہے
الضیاء	تمام شدہ باعکاس

بے گندہ میناں تو بے چہرہ چیت	سے جواب دہ و مدان تو بے چہرہ نیست
خوار این گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
کون سی گھڑات لو اسے عین مہتاب رہا	کون سی پندہ سر کام ہر س یا بار رہا
لستر جواب نہتا ہے کہ بے جواب رہا	مید آئی نہ نزاکت سے حریت رہا
جواب اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
سے کسی رند قدر خوار نے مولو دیا	حسرت آلودہ طلبگار نے سوئے نہ دیا
آرہ مند ہوئی کار نے سوئے نہ دیا	بادۂ عیش سے شرشارے سوئے نہ دیا
جواب اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
یہ تو کھانا ہے کہ میں مشرم اسرار ہیں	کھسے کھانا ہے کہ میرے سر و کام ہیں
میں اس اور دھار نہ رہا نہیں	حیہ کہ بیداری شب قابل اظہار نہیں
جواب اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
تہ کسی بے کچہ زمان ٹایا ہو گا	چٹکریاں عکس لطف اوٹھایا ہو گا
تہ سر آلودہ لہو لیا کہا نہ رہا ہو گا	سخت سردار سے دشمن کے پگیا ہو گا
خوار اس ہنس خفاں تو بے چہرہ نیست	
نہ کہ گرمی صحرے چھلایا ہے بچہ	میرا اس نہ جانور نہ نایا ہے بچہ
یاد دیکھ رہا گو یہ دولا یا رنچو	نام سے صبح کا خوب چھلایا ہے بچہ
خوار اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
یہ میرا نہ بھلا ہر س کو کھوتا ہے کوئی	وہ میرا آلودہ ہوئے سے تو دھوٹتا ہے کوئی
یہ میرا غر کہ لہری ہونا ہے کوئی	تو ہی کہہ چھو کہ جس جگہ گئی سوتا ہے کوئی
جواب اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
ہو کہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہو گا	دوسرے گدگدیاں وہ در عمارت ہو گا
ہو کہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہو گا	گر ہو اور وہ لڑا میرا ہی تو اسے یار کہا ہو گا
خوار اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست	
ار از قلم رطوبت نہ آرم فرما	لہریں آنا ہے اسی صبح تیرے چہرہ
لہریں آنا ہے اسی صبح تیرے چہرہ	لہریں آنا ہے اسی صبح تیرے چہرہ

کتاب این گرس خفاں تو بے چہرہ نیست
 ایک چھوٹا سا دل مصلحت رہا
 صبح دیکھا اسے مجھ سے دور تو فرشتہ سے کہا
 اسے اس گرس تو کوئی نام تو نہ دیا
 ۶ اب اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست
 چٹکریاں عکس لطف اوٹھایا ہو گا
 سخت سردار سے دشمن کے پگیا ہو گا
 خوار اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست
 میرا اس نہ جانور نہ نایا ہے بچہ
 نام سے صبح کا خوب چھلایا ہے بچہ
 خوار اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست
 یہ میرا نہ بھلا ہر س کو کھوتا ہے کوئی
 یہ میرا غر کہ لہری ہونا ہے کوئی
 خوار اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست
 ہو کہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہو گا
 ہو کہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہو گا
 خوار اس گرس خفاں تو بے چہرہ نیست
 ار از قلم رطوبت نہ آرم فرما
 لہریں آنا ہے اسی صبح تیرے چہرہ

کہتا تھا اک رفیق کو ہر پار دیکھ کر	ایسی ہی بے قرار سی رہی متصل اگر
ایک دفعہ ہم آج نہیں بچتے تباہ	
الطافین شہر خراج میرور و قدس اللہ سرہ بطریق کشدیں	
جائے عشرت ہے مرا حال پریشان یارو	آس تو ہے ہے یہ یاقوسی حیران یارو
دل لگا کر میں ہوا سخت پریشان یارو	ہائے فوس نہ نکلا کوئی دواں یارو
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات ہوئے پائی	
دل نہ دیتے اگر اوس کو تو ہوئے نہ نام	کیا جبری کہ میں آکار کا ہے انجام
ریج ہی ہوئے تیرے الفت میں لہذا اندام	اکیس پینا میں نہوگا کرنی سہا نام
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	
جد بہ شوقی راند سے کھیل کے لیا یہ کہی	اچھا س ناز و کشت میں ہی پایا نہ کہی
محرمانہ سے الم و دور دست یار نہ کہی	سرخ شوقی غرضیاب تلک آیانہ کہی
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات ہوئے پائی	
ایک دم صحت و دلدادہ مسیر نہ ہوئی	نظر لگا دہنایت کہی ہمیر نہ ہوئی
عشرت و عشرت سے صدمہ نہ ہوئی	اپنے سے کی کوئی حائے مہر نہ ہوئی
جی کی جی ہی میں رہی بات ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	
ایک دم صحبت و اعدا سے کہ سارہ ہوا	یہ مقرب ہوئے کچھ پائیں ہوا نہ ہوا
ہم کو غرض فانی و ریح کا پار نہ ہوا	ہائے اس پر تم تک اکبار گزار نہ ہوا
جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	
ایک بار بارہ زبیں یارب مرے اوام و شک	کہ ہے حلوہ کمہ یا سدا نرم و رقیب
میرے گزرتے کی ہر گز ہی نہ بانی تقریب	اکبر نہ ہی نہ ہوئی مانی سے وصل نصیب
جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہوئے پائی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہ ہوئے پائی	

لب شیریں سے مائیکٹ دشنام کہی	نہ ملی لب سحر صی ہوسس کام کہی
یک جی جی میں رہی بات نہوے یالی	
ابک ہی اوس سے ملاقات نہوے یالی	
میں بھی حاضر تھا ہوسے طرف کھڑا دورا	حضرت موسیٰ نقوی روشنی و شمع و زواں
لے اوس پہنچے تھے کیا لوگ ہیں بہو وہاں	پڑھ کر یہ ورد کا مطلع جو ہو اسکا نشان
تیکے جی جی میں رہی پوری ہوسے یالی	
ایک ہی اس سے ملاقات نہوے یالی	
تضمین شعر طوطی شکرستان ہند	
کما کہوں کچھ سوچے تائے رات کا حال تیرا	لعل راہ وصل پر آج ہوا جو دسترس
کچھ نورانی آرزو رہی دل میں ہوس	لیجے و فرخسترت و جوش تا دھاک کہ با
صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت	
روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت	
ہاں سے نظر میں پھرتی ہیں شکیاہستان	مادہ شمع رنگ کے دھن میں ہیں کئی ستان
تاب گل ہمارے لئے وصل اس کہان	سیل سرتک لگے گون تم سے کوں ہوں اس
صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت	
روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت	
آئے حوسکو وہ بہاں چارہ بچ و عم ہوا	دشت قضا الم کہہ رہا کہ وہ ادم ہوا
گو کہ حصول مدعا ہو تو گناہ کم ہوا	عین سرور و طبع میں مہر زوہ استم ہوا
صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت	
روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت	
سانی ماہر وہاں پہنچے کس طرح تیرا	سہید و دلکہ کرد آتے ہر نہ کتاب
احسر کشت چلکے و کچھ شمع آفتاب	راہ کی چھتہ مارا ہوا پڑھتی ہوں کتاب
صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت	
روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت	
کرچ کہنی ہیں لعل راہ و اما ایا	ہمد و ہم تہا ہمد و ہم تہا ہمد و ہم تہا

ایک ماہ کو چھ غنا اور ہوا کو زوار
 صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت
 روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت
 آئے حوسکو وہ بہاں چارہ بچ و عم ہوا
 گو کہ حصول مدعا ہو تو گناہ کم ہوا
 صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت
 روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت
 سانی ماہر وہاں پہنچے کس طرح تیرا
 احسر کشت چلکے و کچھ شمع آفتاب
 صبح دمیدت گدشت ماہ شبہ جاہ رخت
 روئے سحر سہ کسید بارماں بہا رخت
 کرچ کہنی ہیں لعل راہ و اما ایا
 ہمد و ہم تہا ہمد و ہم تہا ہمد و ہم تہا

<p>راستہ سہرا آفاق سربل جی بولی آجیل کہاں باج و فیتہ دور پیری حاکم سے حلالے بیکلا دستور چھ رعایت سری ارات میں فی صلہ دات پاک تودیب ملک ملک کرو بلو دل سب آد قورل زناں عربی کر کے باپ عالی کو شے کوں ادا کر برے درجہ کوہ عوفی ہی ہو چوچہ پاک</p> <p>گرچہ کانی ہی فصاحت کو صیبت لالاک شست معراج عوفی نور کشت ارادہ کی مستحق کیا پسیدی۔ رسد لہجہ می جو نہیں ستون کی یک یاد ہی مع سوم یہ سب کچھ کیا جانے ہے ادرا کیا میں اس خود سنانی ہے زنی ہم نصیحتاں غم سست نوزد گت کروم ولس مصلحت را کہ سست لگ کو پونہ شہر بے ادلی</p>	<p>صبح دمید شب گذشت ماه سنہ جانہ روت رونے سحر سید کبید مار بایں بہا بہ روت</p>	
	<p>رجسہ وتر تم ورقص ترانہ مانے مانے گردش جرج صیف صیف دور را یا مانے</p>	<p>جلوہ برم عشرت و رولق خانہ مانے مانے ساقی و منظرے سے وصل شامہ مانے مانے</p>
	<p>صبح دمید و شب گزشت ماه سنہ خانہ روت رونے سحر سید کبید مار بایں بہا بہ روت</p>	
	<p>راست کو بایں گراوا اوشیت و لہوار کا کس سے ادا ہوا بصلوہ ہوتن کہاں کا کا</p>	<p>موسن یا وہ گو حریف تو ہمیں ہے رار کا دست اداں ناک بار مر عشق دمار کا</p>
	<p>صبح دمید و شب گزشت ماه سنہ خانہ روت رونے سحر سید کبید مار بایں بہا بہ روت</p>	
	<p>نچیں بر غول قدسی و رفعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہے لے ادلی میں غلام اور وہ صاحب میں استوہی میں سید کی علی العصری</p>	
	<p>دل و جاں ماددات جیہ عجیب شقی</p>	
	<p>موتبر سے ملک حوریری و آدم مس سیدل کجاں لو محب حیرانم</p>	<p>بہر نور خدا شکل ہے مجسود صمم کسا سے عالم ہے کہ بصویری کا سا عالم</p>
	<p>اللہ اللہ چہ حال ست مدیں لوالخی</p>	
	<p>آحتک نزل مقصود نہ ہائی ہیہات ماہر تہہ لایم و توئی آب حیات</p>	<p>وشت عالم میں سر سید گواہی اوقات مدد اے حصر کر ہمت کہ ہمیں یائے ثبات</p>
	<p>لطف و مرا کہ رہا سگدر و شہ لہی</p>	
	<p>حور ہریک کی حویلی ہے دستو لہی لہیے میست مداد تو ہی آدم را</p>	<p>خود کہا ابن ذبیحیں و طہر ہر کیا سر سے لے پاؤں ناک لورہ امام خدا</p>
	<p>سر تر از عالم و آدم لوجہ عالی لہی</p>	
	<p>وہی حست ہے حبا میں جو جہاں تیرا مقام نخل سداں مدیہ رنو سر سر مدام</p>	<p>صاحب خانہ سے ہو ماہے کا کھا آرام آسا ہر پمہ کرے کو بردشیم کا کام</p>

موسن اندر کی صحبت کا نہ تھا کچھ ہوا	وہ دوا اور نہ بہرہ مر میں جس دلوں
پر تر لطف ہے عجا ز مسیحا سہی خوا	یا طبیب الفقرا انت شفاء العیال
زبان سے آمدہ قدسی پروردگار	
نفس میں شہر نشینی فضا میں	
یہ رنگ زرد و جوت اور لکڑی کے تیل	پہلے بال غرض ہی کے گئے کاہر وال
سیال کرتے ہوئے جی کٹی ہوئے حال	خدا کے اسٹیل بارونہ بچہ دل حال
دل فریفتہ دروست فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
ڈھیکے کر رہے ہر وہ چاہے گئے ہر	بہ کیسی تنگی مجھ پر کیسا ہوا یا رب
کسی سے کہہ ہی تو کہتا ہوں کیا ہو	کہ سب عذاب یہ دلی سب میں دے سب
دل فریفتہ دروست فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
رنگوں ملک و سخت نارسا ہے مجھے	بچہ نکا میت، دلدار میوفا ہے بچے
سرہ کہی سے، شکوہ نہ کچھ گلا ہے بچے	اگر کہہ ہی ہے تو، بدل ہی کا ہے بچے
دل فریفتہ دروست فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
خدا کی اسٹیل یہ پار و کون چلائے ہو	یہ لوح پوچھ کے احوالی جی دکھائے ہو
ناگ کرنے ہو کہ مکے جان کھاتے ہو	جو احرام پہن سوس لاکھ کیوں شاتے ہو
دل فریفتہ دروست فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
کہا ملاکس سرد آہ ایم کھروں	کہا ملاک، بہر تنگیں جگر دست دھروں
کہا ملاک، طلق و سطر اس سے میں	میں، جس میں ہوں دنا اپنی کھڑکیوں
دل فریفتہ دروست فانی دارم	
روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم	
کہا ہوئے کہتے پوچھ کر کشف مری	سب ایہ حاسن کہ ہر تہی ہر کسی دل کی لگی

کدول ہو میرا اساد چاہ ہی ہو میری
 دل فریفتہ دروست فانی دارم
 دوست دل بعد اہم عجب دے دارم
 کہ رنگ زرد و جوت اور لکڑی کے تیل
 ایک اسٹیل بارونہ بچہ دل حال
 یہ لوح پوچھ کے احوالی جی دکھائے ہو
 جو احرام پہن سوس لاکھ کیوں شاتے ہو
 دل فریفتہ دروست فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 دل فریفتہ دروست فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم
 دل فریفتہ دروست فانی دارم
 روستہ دل بعد اہم عجب دے دارم

<p>نہا چہ عموں غمگین سہاں زار سحر تو کچھ بھی منہ سے نہ بولا وہ دل گزشتہ نگر</p>	<p>کہا یہ بچہ کہ کیا حال ہے بیان کر پڑھا یہ شعر عظیم اس نے ناخود و سر دلہر</p>	
<p>دل فریفتہ و روسے قاتلے دارم</p>		
<p>زوت دل بعد اہم عجب دے دارم</p>		
<p>مسدس مضمون واسوخت اجگر</p>		
<p>ایسے تم گر کہاں تلک پیدا</p>	<p>سر پا مال عاشق ناستاد</p>	
<p>قول دینا عدو کو سب مراد</p>	<p>مر گیا بڑے ناخود سے نسر یاد</p>	
<p>فکر چرو و سر جفا کب تک</p>		
<p>یہ وفا خبر سے دنا کب تک</p>		
<p>اب بھی آجائے نہ دل آزاری</p>	<p>چوڑے دوسے دوسری دھوکا دی</p>	
<p>دیکھ اجی ہنس سنگاری</p>	<p>نہ پڑے صبر و مالہ وزاری</p>	
<p>کہیں تو ہی دل کو کھو بیٹھے</p>		
<p>کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے</p>		
<p>کچھ زمانے کا غائب ہاں ہیں</p>	<p>دور گردوں پہ جست ہاں ہیں</p>	
<p>عشرت دہر پائیدار ہیں</p>	<p>خسرج کو ایک دم قرار نہیں</p>	
<p>ہون چاہے ہماری مات بڑی</p>		
<p>کہیں دن ہے کہیں ہے رات بڑی</p>		
<p>حسن آخر ہے یہ وفات ہے</p>	<p>چہرہ گارنگ با صفا نہ رس ہے</p>	
<p>شوخی نازش وادانہ ہے</p>	<p>لب تیریں میں کچھ مرار ہے</p>	
<p>شورا دھٹے نہ خوش خراسی سے</p>		
<p>بے حلاوت ہو نیکو کامی سے</p>		
<p>طرہ مار پیہر سا ہو جاوے</p>	<p>لاکل اک جاں لیا ہو جائے</p>	
<p>راحت کے بدلے قد ووتا ہو جائے</p>	<p>حوشنا حیرہ بدما ہو جائے</p>	
<p>آپ موم کے حوض پریشاں ہو</p>		
<p>رد کے آئینہ وار حیران ہو</p>		

نہا چہ عموں غمگین سہاں زار سحر
تو کچھ بھی منہ سے نہ بولا وہ دل گزشتہ نگر

دل فریفتہ و روسے قاتلے دارم

زوت دل بعد اہم عجب دے دارم
مسدس مضمون واسوخت اجگر
ایسے تم گر کہاں تلک پیدا
سر پا مال عاشق ناستاد
قول دینا عدو کو سب مراد
مر گیا بڑے ناخود سے نسر یاد
فکر چرو و سر جفا کب تک
یہ وفا خبر سے دنا کب تک
اب بھی آجائے نہ دل آزاری
چوڑے دوسے دوسری دھوکا دی
دیکھ اجی ہنس سنگاری
نہ پڑے صبر و مالہ وزاری
کہیں تو ہی دل کو کھو بیٹھے
کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے
کچھ زمانے کا غائب ہاں ہیں
دور گردوں پہ جست ہاں ہیں
عشرت دہر پائیدار ہیں
خسرج کو ایک دم قرار نہیں
ہون چاہے ہماری مات بڑی
کہیں دن ہے کہیں ہے رات بڑی
حسن آخر ہے یہ وفات ہے
چہرہ گارنگ با صفا نہ رس ہے
شوخی نازش وادانہ ہے
لب تیریں میں کچھ مرار ہے
شورا دھٹے نہ خوش خراسی سے
بے حلاوت ہو نیکو کامی سے
طرہ مار پیہر سا ہو جاوے
لاکل اک جاں لیا ہو جائے
راحت کے بدلے قد ووتا ہو جائے
حوشنا حیرہ بدما ہو جائے
آپ موم کے حوض پریشاں ہو
رد کے آئینہ وار حیران ہو

تختہ نکل رہیں ملاکب جائے اُس کی ستان دیکھو ہیں دب جائے	
سر نہ ماند گل بیٹھاؤں اد سے	بترے آگے گئے لگاؤں اد سے
ہاتھ وہ گل سے جب ملاؤں اد سے	گلے کا مارلس ساو اد سے
دست رنگیں حویوں حاصل ہو تو کلا کاٹنے یہ مائل ہو	
اُس کی جاس نظر ہے ہر دم	ہتمام یوں لس دل و جگر ہر دم
کیمچوں میں رُستہ ہر دم	رم میں اد کو دیکھ کر ہر دم
مسکراؤں ترے رولے کو داغ کہاؤں ترے حلالے کو	
سب نہ ماس و لحاظ دکھائے وہ	رشک سے ہی برا بھائے وہ
حور و سیداد کی سرادے وہ	کساتا شمع عرص دکھائے وہ
کت کیسے بہم بٹارے ہوں بترے دکھلائے کو اسرارے ہوں	
بعل لب سے حور و فشا لی وہ	حلوہ جوں ہر آغالی ہو
شل ششم تو بالی بالی ہو	رود و رنگ ارغوالی ہو
پیرے گلبرگ حد ہزن یہ ہے منان گل عجم وہیں پو ہے	
کہے وہ میں یہ کیا بلا رہیں	خشم سے کی ہیں کج ادار رہیں
دور کر اسبھی مدنا زلفیں	روسپاہی ہے ہوڑ مار زلفیں
ہوں جو وہ متصل کرے جو ہیں بتری چھالی بہ سانپ سے لوٹیں	
لس جلا یا کر سے شرارت سے	پالی پالی ہو نو حرارت سے
دیکھے تو دبہہ حقارت سے	حق ہلا دے ترا اشارت سے
طعنے ہر دم ہوں سچ ارد پر	ہستہ گیس بتری جسم حادو پر

دم ترا سٹوچوں سے مال میں لائے
سو گنہ کر کو کینے ناک چڑھائے
دست لگائیں سے اپنے غم لگائے
بگرے جتنا تو اور غم کو ماسے
لس ترا اد سے ہاتھ سے نہ چلا
حسرتوں سے تو اپنے ہاتھ سے
جوتے بننا زحمت ادا کو کے
نقش یا چشم سر رسا کو کے

داسوخت

کمر ارد سے دلبر آکو کہ
مدنم کا کل و فنا کو کہ
دشمن و دشمنی سے کام نہ رہے
فصل کو بترے نام نہ رہے
جائے جانے کو بترے نام نہ رہے
شوخیوں سے س استلئے ہے
برچہ نشی نہا ہی جائے نہ خجائے
حال اثر مراد دکھائے ہے
مقتضہ درد و غم ستائے ہے

لہجہ میں ہوا ذرا بگیاں لب پر کہیاں ہسکیں شیریں لب پر	
ہر حرق جبکہ ابرو نہ رہے دلبر مانہ کھسگو نہ رہے	تندی و مار کی کی خور ہے یہ مہمب کہ اب ہے نو رہے
لو الہوت مات مات پر گر گئے کچھ نہ میں آئے اس قدر گر گئے	
چہوڑے کی مری نہ امت ہو بیٹھے اوٹھتے اک قیامت ہو	آپ کو دوسرا دم ملامت ہو پھرے تجھ سے کس کی تمامت ہو
یوں غصہ میں رہے ملا مہری یہ مصیبت ہے ملا میسر ہی	
مگر اس کام سے نہ ہوا کمال اس زمانہ کو طالم آبا جان	مجھ سے مل جا لو میرا کھانا دل میں اپنے دوا سمجھ نادان
کس تک کوئی نامراد رہے بھیل جاؤں گا میں ہی یاد رہے	
کوئی بھی اس طرح حلاتا ہے کوئی ہی اتنا ٹھول جانتا ہے	کوئی ہی اس حد رستاتا ہے یہی رہ رہ کے جی میں آتا ہے
میں ہی پروا تری ذرا نہ کروں ہوں نو عاشق و لے دفا نہ کروں	
وہ جو ہم دم ہے تیری مہیارہ دہ ہی ہوتی چلی ہے آوارہ	شوح جیسے نجوم سبارہ تارہ تارہ ہے شوق نظارہ
مژدہ سے شوخیان ٹپکتی ر آنکھیں رہ رہے چھپکتی ہیں	
یردہ کو دم دم اوٹھا دینا گاہ آوارہ حوش سنا دینا	روئے تادمہ کو دکھا دینا ہاں سحر گاہ سکرادینا
جلد جو رشید کے سے ہوتے ہیں	

گھر میں ہی بھر پور ہوتے تھے رہا قبہ میں کہا آپ یوسف فقہ عصم حسن میں کیا فیہ میں کیا	
ہنٹیں ایک در اسٹر اٹھانے دیتے جھاڑ کے بے پنے در نکات بھی آئیے دیتے	سر دیوار سے جلوہ نہ دکھائے دیتے کہیں سناوی ہوئے تم کو نہ جانے دیتے
اوسپہ پیدا کیے یوں حاشہ والے مہو گھر میں بیٹھے ہوئے نوں پاؤں نکال دیتے	
ابھی ہی حال میں ہی رہا گرفتار سدا عمرہ کو نک مٹھ سے خلش خار سدا	اکھاٹی رہا ہر سے غم گرس سدا تارہ آرازیں ہر غتوہ سرکار سدا
آر و جہنم کو وحشی نظری کی بگتی دست مڑگاں کو ہوس سڑہ دری کی کتی	
فیہی سدا لہر ام و دنا ایک تھا پاکال روئس قسہ فرا ایک تھا	لے سدا کتہ غم پھر بھا ایک نہ تھا مام رسوا کن انداز دیا ایک تھا
حیرت من کہے چرچے سے چلی ہوئے تھے مکیتہ اور دیکھ آئینہ کو روئے تھے	
تو ہی وہی کمال کہاں تو ہی اسی باگا شور فغان کمال کہاں تو ہی اسی	حلقی رہا سدا بادل کہاں تو ہی اسی بہ جلیں کا بیکو تھا چال کہاں تو ہی اسی
آنجلیوں سے کہہ 'نیز کہاں مہر قافہا کہہ بڑا پیر یہ دری طبع کرا پڑتا تھا	
رم تھا یوں لکھ لکھ کا باز کہہ ہاں کو نہ کوئی بہ فنا ہاں فرار کہہ ہاں	زندگالی سے بھیم کم حوصلہ بیزر کہہ ہاں ہر اشارہ یہ چلا کرتی تھی تلوار کہہ ہاں
نہروں چوں کہ گیس دور ہا کرتی تھی روی کو پہ ہاں ناک اوڑا کرتی تھی	
تم کو یہ طور بہ انداز کہاں آتے تھے اسے دھماکے فوارے مار کر ان آتے تھے	سم حادہ سیر داز کہاں آتے تھے ہر مہر مہر مہر اناز کہاں آتے تھے
یوں الگ تہہ میں عاسی نہ نکا وٹا کرتی رہ زبے دھمکے میں ماسوٹا کرتی	

ایک ہی عازت نام ورمال کدن
 بن رہا تھا چاکر کرمال کدن
 سر ہزار شک مایات کدن
 چلی طر تھال کی سم کدن
 شوقی دیش مڑگاں یہ لڑا کدن
 حلقہ دام بہت حلقہ تکیو ہر گ
 مچ نہیں رہی حسی اور ہر گ
 درجہ قتل پہ ہی طع تھا ہر گ

نہ دیکھ کر کسی کچھ ہی تھی
 شہر تھا تو چال کچھ ہی تھی
 عہدہ سدا سدا کچھ ہی تھی
 مجھے کچھ ہی تھی کچھ ہی تھی
 کچھ ہی تھی کچھ ہی تھی
 کچھ ہی تھی کچھ ہی تھی
 کچھ ہی تھی کچھ ہی تھی
 کچھ ہی تھی کچھ ہی تھی

جان سی لگئی تھی طبع کے آجائے سے شہو چنے اور حردل نہی مرے گھرانے سے	کہا ہی حوسن چھوٹے دلیس مگر علم کھائے ناٹھ سے جلتے تھے دل کی مرے ہاتھ آئے
بہی دم کھرتے تھے جو دم مرا کھرتا ہے کوئی اسبہ ہم مرتے تھے اب ہم یہ ہی مرتا ہے کوئی	
وسم کی مری دجوتی و دلداری ہی وصل میں صبح نلک شام سے بیداری ہی	دوستی تارہ بینا شوق ہی ماری ہی کھساری وسیہ سستی و میجاری ہی
عشق مرے میجودی لے سے ہوئے لگے دیکھ کر گریہ سستی گو ہی روئے لگتے	
بیمروت ہی ال آنکھوں میں مردت کنتی مدگمانی ہی نگہ حسیع مست کنتی	راندل مد لظرتی مری الفت کنتی دور میں ہی نظر لطفت و حمایت کنتی
بے مروت مد لظرت آئے ہو کیا ترسے تھے دیکھتے ہی مری چیزوں کو ریا کرنے تھے	
اتے رہی و سہد روی و میا کی ہے لطف میں سستی و آواز میں چالاکی ہے	لے سہد رستی یہ یہ حصا کی ہے کہو دو آپ کو کیا وضع یہ بیداری ہے
ہاں نے جانے میں ہم اور ہمیں یزانی ہیں ہو گئے ایسے کہ گویا کبھی کچھ تھا ہی نہیں	
اک نصیب ہے کھانا ہوں میں ہما ہوں بادایام طاقاب میں جی کھوتا ہوں	ہے عداوت جگر صفت و عشق ہوتا ہوں رات دن کھنہ احراں میں ٹیڑا ہما ہوں
خندہ رقم حکر دیکھ کے ہر دم اپنے یاد آتے ہیں وہ گل صندہ پیچم اپنے	
نوسو اترت ویدار مرا چارہ ہیں یہ وہاں آں بیڑاں سب ہی آوارہ ہیں	جز لظرتا روئے دل صدارہ ہیں کیا کروں صبر بہین طاقت نظارہ ہیں
کیونکہ مدے ہوئے تیرہ بھاری دیکھ پان کیونکہ ان اکھوں سے غیر دیکھ شارد ہوں	
چوڑ دیا تھا تمہیں بھوٹ قسم کو رہے ولے کہو ما تھا اس آرا رسم کو رہے	

م ہو کر فتنہ دوران تو ملا ہو نہیں ہی	حوت ہے ہاں رکھو یہ کہ ملا ہوں میں ہی
بھراؤم منہ مکروں شکل دکھانا تو محال	
اس طرف سے یہ چلوں کو یہ میں آنا تو محال	
دل سے ہے عہد نوٹنے کی قسم کھاؤں گا	آں مٹھو گئے کہیں یاس لوٹھ جادوں گا
کھڑی ہی آئے تو صحر اکو کل جادوں گا	کیوں کہ کھو دوں کہ میں صحر ہاں کہاں ناؤں گا
دم ہے آنچھو میں یہ صد مہر سے دلیر گدرا	
گرنے دیا تے ملائم ہی سے میں درگدرا	
دیکھ لہ لگائیں بس اس مہرقا اور کرنی	روں حق سعلہ روں گرم ادا اور کوئی
آتش خرمن آزار و جفا اور کوئی	شمع کاشاں وروان دفا اور کوئی
تو سہی آتش غیر سے ملاؤں مشکو	
تم نو کہتے ہو میں سچ آگ لگاؤں مشکو	
وہ یر براد کہ دلا بہ ہو عالم اس کا	طاؤں مہر اس ملا طرہ جس حرامش کا
جسم حاد و دسوں عتوہ سہم اس کا	یہ تر ایسی نظر دستہ پھر سے دم اس کا
تیغ ابرو کی یہ چلتی ہو دل بس تو کھیا رہ	
دست مڑگان کے اشاریہ کلکھا بھٹھائے	
نکلے ہر انہی طرز ملاقات ہں بات	اے آمیزیاں ز اور کماں میں بات
کس ادا سے کرے اکا و انساں سے بات	ہر عین میں سخن لعل ہو ہر ات میں بات
حبیب ہی لکھا ہے کھئے صفت وہ مشو مگر لوٹا	
ہر جگہ سد کرے صفت وہ رمان کو کھو سے ہم	
راؤن نغمہ سرا رفرمہ یر دار رہے	ایہ شور مدہ ماکام سے دس ساز رہے
طعن تنبیہ میں ہی چاشنی باز رہے	غن ملح سے لرب کا وہ اوار رہے
گاساں حبس شیریں سے سمائے مشکو	
دات کھٹے ہوں تر سہرات نہ آؤں تہا	
وٹھو سے سیکوئی اس سو تری شام سے	حوت رہے ملے ہو مشکو داس ہو دے

ادھ ایک فتنہ شہر کی علامت ہو
صفت نہ ماس سے ملا تو فتنہ ہو
لگ چلے تو فی اس تہ دور کی گدا
ہوئی اس کے قریب ایک ہی دور کی گدا
دلی بھڑکی اس کے اٹھائے میں اس
دل کے کچھ کیوں بہت کچھ چلے گا
صدہ غن سے بطور کیا نہ کیوں
ایسا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
اس سے ہی کام رہا تو نہ یا کو کا کام

داسو زینہ

ہر جگہ گارے کی کوئی گدا
شخصیت کا وہ گدا
وہ دور بہ دور
مغنا میں وہ گدا
ایجاب سے نہ ہوں غن سے گدا
میں حال سے نہ ہوں غن سے گدا
سوں ملی ہی دسوں سے گدا
بجی تا کہ نہ ہوں غن سے گدا
موجاں سے نہ ہوں غن سے گدا
پہن میں یہ نہ ہوں غن سے گدا

<p>ایک شخص نے تیرا تو بہت حوالہ دیا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت ایسا ہے کہ تیرا تو بہت</p>	<p>میں ہی تو کعبہ غیر سے مجھ اور رہا ہوں لذت وہ ادب باش ہوں کار رہا ہوں</p>	<p>میں ہی تو جسے وصل سے شرار رہا ہوں ملک ہوں تارہ حریدار رہا ہوں</p>
	<p>بدستیاں میری ہی تو اکہاں سے عیاں ہیں میری ہی تو ہونٹوں سے دانتوں کے نشان ہیں</p>	
	<p>حکومری عارف سے لگا ہے کسی نے ایسا مجھ دیوا بنا باہے کسی نے کیا کیا ہیں اکہوں دکھایا کسی نے</p>	<p>کوئی نہ کہے کہ کہا باہے کسی نے بحر بہ طوفان اوٹھایا ہے کسی نے نہ جھوٹا ہیں رح ہے بتایا ہے کسی نے</p>
	<p>یوں مان لے ایسا کوئی مادیان نہیں ہے تم غیر سے ملتے ہو یہ طوفاں ہمیں ہے</p>	
	<p>یہ مات تم اس سے کہو جومات کو مانے سب عدد ہیں میا بدہ یہودہ ہلے معلوم ہیں سارے مجھے حق میں ٹھکانے</p>	<p>کیوں لوگ گئے آپ یہ ہتان لگائے جسے نہیں حاکم کوئی حالے کہ چارے کچھ حیرت ہے ہی لگی ماتیں نائے</p>
	<p>گر کہئے تو اک ایک کامیں نام تادوں بہ پردہ ناموس کہ ہے چاک اٹھا دوں</p>	
	<p>نہ خیال ہوئی آپ کی رفتار سے ظاہر ہے سستی شب زگس میجوار سے ظاہر بد طور سے وہ شہنہ ہے اطوار سے ظاہر</p>	<p>یہ مات تو ہے آئیں گھنار سے ظاہر اقرار ہے صاف آئیں گھنار سے ظاہر عالم ہے خزاں کا گل جنار سے ظاہر</p>
	<p>کہا شکل کٹاری ہے اس اب منہ نہ ساؤ آئینہ دکھا دیکھو صورت نہ دکھاؤ</p>	
	<p>میری تو لعل جالی اور پ اور کی رہیں گہر چھوٹے کے اینار ہوں اور کچھ گہر ہیں کہو نہ ہوتا یک جہاں میری نظر میں</p>	<p>کیا قہر ہے کیوں کر نہ اوٹھے در و گھر میں اک آں ہی مجھے نہ ملو آٹھ بہر میں آں تہوں شب در ورتہیں سرم دگر میں</p>
	<p>ہر دور تو اسے ہر درختاں ہے کہیں اور ہر راہ نو اسے شمع سنسناں ہے کہیں اور</p>	
	<p>اندیشہ اسحام سے سجھناؤ تو بہر</p>	<p>ہے وقت اگر دل میں تمہارا تو بہر</p>

چاہیے محکومی کہ اب اور کو جاہوں	ایسے کسی مستوقہ دلجو، سرداروں
ہر دم حوسے عاشق سے طرکراں ؟	
فکر سم اس کے دل مارک یہ گراں ہو	
یوں دل شک عاشق حنا رہو سے	اں لوا ہوں سے کسی دساز ہو سے
ہر ناکس و کس محرم و ہمار ہو سے	ہوں دور رہاں صارتہ بردار ہو سے
یار فلک تفرقہ اندازہ ہو - سے	میرہ ادرا ۲۱۱ سے کوئی نار ہو - سے
کنا دکر پیسے لوسے وہ سے لو کسی سے	
کچھ بات ہے وہ ماں کرے اور کسی سے	
لازم ہے کہ حد سے پیشی برم چیں	دکھے کہہ یکھ کوئی احوال دکھاؤں
ہر ایک کو امرا، مجبب سماؤں	- تیری دعاۃ ملی، فامب کو خشاؤں
اس شغلہ مالی سے میں کیا کہا بہ صلاؤں	شاعر ہوں سکر نہایت یہ خواؤں
مشہور اسے اور ٹھکے مدام کڑوں	
ما کام تھے اور - سے حوکام کڑوں میں	
عیدوں کو طاقان سے پیری حد آئے	ہر کوئی مانہ سے مراقبہ شہ مانے
یوں غیر کی میانی تو کیا کیا نہ مانے	طلعت بختہ دیدنے سے و دم الہیں لائے
نوٹھ رہے سرم سے اور وہ - ملائے	پردہ کرے کچھ ہو لوٹا سے کہ نہائے
ہر کز سب رک ملاقات نہ یو تھے	
لگ جہا بے بختے چسپ یہ کوئی مات یو چھ	
یہ مالہ ہولپ پر کہ حد وید و عالم	ہم ہی کسی سے تھے جہا نہ خوش و حرم
کس حرم کی تقدیر میں یوں ار ہو کر	ہسے کہ ہوئے تھے حوسی ادسا ہی ہو ام
وہ عیش حویا دتیں تو کیا کیا ؟ مالہ	دام میں کہیں سے سرستہ انسوں سے ہر دم
جلنا ہوں میں لو انش اسرور کماں ہے	
دل داغ ہے لوسے در سے لوسہ کہا ہے	
ہوان حرکوں سے مدست ہو کیا کہا	رور کہ خیال آئے کہ نہ سے کیسا کہا
مست ہی پری ہو کر سے کوئی صلا کیا	الرام دن کیہ مارا سے مل کی صلا کیا

ہر دم حوسے عاشق حنا رہو سے
 ہر ناکس و کس محرم و ہمار ہو سے
 یار فلک تفرقہ اندازہ ہو - سے
 کنا دکر پیسے لوسے وہ سے لو کسی سے
 کچھ بات ہے وہ ماں کرے اور کسی سے
 لازم ہے کہ حد سے پیشی برم چیں
 ہر ایک کو امرا، مجبب سماؤں
 اس شغلہ مالی سے میں کیا کہا بہ صلاؤں
 مشہور اسے اور ٹھکے مدام کڑوں
 ما کام تھے اور - سے حوکام کڑوں میں
 عیدوں کو طاقان سے پیری حد آئے
 یوں غیر کی میانی تو کیا کیا نہ مانے
 نوٹھ رہے سرم سے اور وہ - ملائے
 ہر کز سب رک ملاقات نہ یو تھے
 لگ جہا بے بختے چسپ یہ کوئی مات یو چھ
 یہ مالہ ہولپ پر کہ حد وید و عالم
 کس حرم کی تقدیر میں یوں ار ہو کر
 وہ عیش حویا دتیں تو کیا کیا ؟ مالہ
 جلنا ہوں میں لو انش اسرور کماں ہے
 دل داغ ہے لوسے در سے لوسہ کہا ہے
 ہوان حرکوں سے مدست ہو کیا کہا
 مست ہی پری ہو کر سے کوئی صلا کیا

اسے چارہ گراپ تو پھینک ترنا
ہے سال بہت تباہ میرا
ناصح الفصاف تو ہی کرے چار
دل و پنہ ہیں کسا گماہ سب را

آن شہ رخ جهان رلودار من
گوئی کہ دلم نہ لودار من

حیلون سے ہے حسن کیا نہ دار
ہوں چھانٹتے ہیں صفای دسار
یہاں بچتے وہاں ہیں حوایہ من
یہاں چشم و ناں نصیب مدار
آئینہ حجاب سے نہ دیکھا
کہا جائے وہ کدوں ہے صر و سوار
پس مرگ وصال سے ہی حشر پہلی
دل جان سے کس قدر ہے نیاز
عود کام ہے وہ سارک ابدل
ما کامی شوق مانے اعیار
دیوانہ نہیں کہ خاک اڈا دل
عاشق کو ہے سر سے کاسر و کار
خون ٹپکے ہے اسکی تیج سے کیوں
کیا تیری قرۃ ہے چشم خوندار
عسم کھا ہے میں کیا مرا اٹھایا
کہتا ہے وہ شوح مہ کو خم خوار
اسے حسرت ہائے لوس و تامل
یہاں کام میں ہے رماں زہار
دل لے گئی اس کی چہرہ دستی
سُہ دیکھ کے بہہ گیا میں ناچار

آن شوح خان رلودار من
گوئی کہ دلم نہ لودار من

در و طلب و عسم حیدائی
دل جانتے ہی کیا مصیبت آئی
و کہا نہ گئی یہ دل کچھ ہمراہ
ظاہر ہوئی حسان کی موفائی
وئی حیدرج سے کس طرح ہے ہکو
آسودگی سنگ ستہ مائی
روانہ خدا سے گل ہے ستارہ
دیکھا ترا یجب نہ حسائی
اسے آہ در ادا سے ریانا
ہم حسرج میں عت کج ادائی
اے آہ در ادا سے ریانا
پہر شکل اگر لطف نہ آئی
اے آہ در ادا سے ریانا
تور شکہ سری تری ملا سے
آہ یہ ر دوں کو ہی دکھائی
ہوں خاک در اس کا حب فلک سے
گزن غم سے سار سے حنائی
اسے یاس وصال نہ گدل ہے
یہ ماہ بہ روز آز مائی

ایک ہی ہی کہ دل کی
آں شوح خیال رلودار من
گوئی کہ دلم نہ لودار من
آں در یہ جو ہیں غبار ہوتا
شکوہ دم شوق مار ہوتا
آں ر و دل سے عود بگڑائی
گر عسم کا اعتبار ہوتا
پیکار انہوں یہ دہری سے کاش
ما کام تامل کار ہوتا
دل چھیننے آگزی مہر
کیا گریشت اور کجا ہوتا
کہتا ہے کہ جو شاکہ ہوتا
و ش ساجے جاں شاکہ ہوتا
ماں زان سے کیا کھنٹے
ایک حو تو د ستار ہوتا
سک عید حو کہ ملاو
خط میں سار ہوتا

کلمہ ہے شرفِ اجسبر کی دراری
کدا ئے کسے میری جانگہ ازی
الہ رسوہ اوسکی شرک، بازی

لہول اعلیٰ دھمال کیا ہو
 سیسے میں اک آگ لگ رہی ہے
 محسوس وہ نائے دل کا جہان

آل شوخ پنهان، اردو از سر

گوانی کہ وہلم نہ لودا، اسٹن

[illegible]

یونہی ہے، خضر مرہورؑ مسم کی
سکلی تری ستویرا کے آئینے
میں جاں شکنی کا عسم نکلتا
جبہ فتنہ وہ پہانے گھر ہمارے
اسے اہل عسیرا وہ سر پہ ڈالو
نال فلک نہیں سم سے گزرا
وہ کوچ ہے اسٹاک خوی، نگار
لور کہوں نہ بلا بس آہ تیار
داہن : بخار سے جم رہا
پہ : اوز سب را کے آئینے میں

الحمد لله رب العالمين

کونکر و کلم

۱. در این کتاب
 ۲. در این کتاب
 ۳. در این کتاب
 ۴. در این کتاب
 ۵. در این کتاب
 ۶. در این کتاب
 ۷. در این کتاب
 ۸. در این کتاب
 ۹. در این کتاب
 ۱۰. در این کتاب

[illegible][illegible]

<p>ہر دم خونِ نظر میں ہے وہ صورت کہ ماہوں کمالِ رشتہ سے میں گدھے آئینوں میں گر گدھا وہ دیو</p>	<p>گو بھیکے رہ نہ لگا دکھ آکر اسے براہِ لبِ لبون راہ آکر دل میں لپیٹا راہ لاکر</p>
<p>آلہ شوخِ چینال - پردہ اندازہ</p>	<p>آئی کہ دلم نہ در اس</p>
<p>سہ چوہہ نگاہِ افسانہ ورنگوں پہلو، بارش، بارش آپا آئیں دل سے دم رکھے ہے سرسہ دم گرم کے منہ مائل دل لے سے ہی اور کوما کھول لیکن یہاں حسرت، افسانہ کیا حق میں ہو تصانیف ماضی اسے ہم افسانہ کہیں وہ تمام بھی اسے یہ افسانہ کہیں کہتا تھا میں دل کہی بد رنگ</p>	<p>آپا کو، زور، جہاں پہلو اور کی راہ راہ اسے کر پاؤں، پیروں لیکن یہ کہ کا افسانہ خوش گوئی، راہ دھارہ، راہ ریو، راہ، راہ پہلو، راہ، راہ دھارہ، راہ، راہ پہلو، راہ، راہ</p>
<p>آں شہ جہاں رلود از من</p>	<p>گوئی کہ دلم نہ بود از من</p>
<p>بدنوں سے اسے راہ آئی اسے راہ سے راہ آئی یوں داغِ عدو کا شکر ابدی دھارہ پہ جو سوں کا لہر کہا حالی ہی حال ہے کاہ بچہ، وہ الٹا راہ اس کو میں جو خاک میں اچھڑ کہا ٹوٹا کیے مار - لٹریں</p>	<p>آئی دیتا، راہ، راہ دھارہ، راہ، راہ یوں داغِ عدو کا شکر ابدی دھارہ پہ جو سوں کا لہر کہا حالی ہی حال ہے کاہ بچہ، وہ الٹا راہ اس کو میں جو خاک میں اچھڑ کہا ٹوٹا کیے مار - لٹریں</p>

حسانہ عیسیٰ کا نام رکھنا
آپا کو، زور، جہاں
پہلو اور کی راہ راہ
اسے کر پاؤں، پیروں
لیکن یہ کہ کا افسانہ
خوش گوئی، راہ
دھارہ، راہ
ریو، راہ، راہ
پہلو، راہ، راہ
دھارہ، راہ، راہ
پہلو، راہ، راہ

جا کر ہیں گے عرق ہے ارباب تفریح
وحشت مری نگاہ سے ہو کیوں غلہ گر
بہو نیچا ہوا ہے جو دیوں نے قریب مرگ
یہ زندگی اہل ہوس کو نصیب ہو
میداد یکہ ناری ترک فلک نہ پوچھ
اہل زمانہ دیدہ ماوام کی طرح
ارس کر رہے ہیں سے اٹھ جانے کا خطر

اس جوف میں سما ہے وہ البالم نہیں
آتا نظرہ سلسلہ خم بکسم نہیں
اسے چارہ گرا آپ میں آئے تو ہم نہیں
میں ناواں سرائے جفا و ستم نہیں
کوئی نہیں جہاں میں کہ با مال غم نہیں
وہ آکھ بھوڑا لیتے ہیں جس میں غم نہیں
اب حسرت سچ کے ہی دم میں م نہیں

افسوس لوں وہ جان جہاں جا ماند سے
دن کا قاعل حصر کو آب حیات سے

اوس حور و تن سے مانگی کیا ہے مدد ہیں
دلجو جان کہا تو کھلا خاک کہاٹے
ستیریں بہن خون کہ پیسے چل کر آب
چاہی تو مادوں ہو گئے ان چوہیں ٹائے
اس تک ہو چکے کی کوئی ندیری ہیں
اگر گھر کر دیکھ گھس سنداد سہناں
نہ ہوا کہ رحم کوئی کارگر سگ
بجلی نہ انا اگر ہی ہیبہ پانفہیب
وہن مکر کے رزاس کیوں ایکہ ایک کا
یہ حوس اس کے خاک میں بلجائے باخرا

اس زندگی کے ہاتھ سے فراٹا ہیں
حم ہی دیا فلک سے تو کیا خیرا ہیں
شکوہ ہے اپنے طالع شوریدہ کا ہیں
بیجا ہے خاک چھاتے وہ کٹا ہیں
ابکاش حفراں کیے ہو رہ نہا ہیں
گرنے میں در یہ تاکہ ادھٹا لے خدا ہیں
تین ہزار کا لاکھ تصور سد ما ہیں
دن رات گوئیہ ال بسم نہا نہیں
حب چھوٹ جائے کیس و تنہا قضا ہیں
ہے اس سے ایسی مہر و فایر گلا ہیں

کیا کہا کہ ورتیں ہیں دل ناہ سوریں
کیدل نیر آگئی اوسے احوال اگر ہیں

س بر رہا ہوں اٹکی ملا کو مہر نہیں
مہر ہی ہے خدات شش اولین گور
ایسا کہ اس سے رض کرے جلے یہ پام
یہاں حوس غم میں موت بدتر ہے زندگی

ماہ کی بات کون منہ زور گرہیں
۱۔ یہ مورے اگر ناب فلق تاسک نہیں
لہا نہاں میں کوئی سفاس نہیں
آہ، اسے دیکھ جانے ماور اگر نہیں

سیر ہو بیچو گھلا کاٹنے سے
بہتر جہاں تیغ و زور میں اتر ہو
سے نہیں مگر ہے درے حاکم بد برا
ایسا تو نہاں ہی ہے دار و درویش
بھڑکے سر پہ ہے مہر ہیں
۱۔ دوسرے مہر وہ باہیں سیر ہیں
چھوڑ نہیں کہ حاکم سنی خاکروں
چھوڑ انہیں مگر کہاں حاکم ہیں
بچا رہے ہیں سے سنی مگر ہیں
۱۔ مہر ہیں کہ خاک میں ہیں
اس کی صورت کی بچے مہر ہیں
گردن کوٹنے ملایا ہے حاکم ہیں
۱۔ دیوان سے عدا غلو غیر شطراں
۱۔ ہاتھ سے اپنے مہر آئیہ سار کا
۱۔ بگڑا ہے کھیل کا فلک کہو دیا
۱۔ بیٹا ہی اس عام کہا قضا کا
۱۔ بیٹ سے انتظار رہ گیا مار کا

<p>یہ سب کچھ لکھ کر دیکھا کہ اس کا کیا حال ہے اس کے سارے دل میں یہ سوچا کہ اس کا کیا حال ہے اس کے دل میں یہ سوچا کہ اس کا کیا حال ہے اس کے دل میں یہ سوچا کہ اس کا کیا حال ہے</p>	<p>دیکھا کیونکہ میری طرف مارا جھپ کمرہ سے سر اوٹھا ٹھیک تم سر جھپ کیا خاک ہو گیا گہرا آبا ر حیف چڑھتے ہیں او کی قریہ اس گل ہر جھپ وہ شوح خاک میں ہی رہتا مقیہ حیف بایوس ہو گیا دل اسد وار حیف ایا اسار سستی بے انداز حیف</p>	<p>اے مرگ جنم لطف کہ حسرت کرتے دم کہتے تھے اُس کو خان قیامت میں حال کہ دم کی لگی نہ آتش یا قوربت کو ہوا ہر گز جوں کی قریہ جاتا نہ جھٹ کہی اور وہ یہ کہ رزلہ میری پیش قدمی اسد مرگ کی سرائی نہ آرد وہ رہوں میں اور وہ مر جاں بے حس</p>
	<p>یہ نیم جاں ہی کا حق اہل کی پسند ہو تینوں کا غفلت مر سے گھر سے بلند ہو</p>	
<p>اس رنگی سے میرا دم دیا ہے کہیں ہر تخیل قریہ دہشت کہاں تاک پیش گوئی کو یہ آیت تھک گیا اسد مرگ کی عداوت کو دینم کہاں تاک مومنوں کی قریہ راہ راہ عداوت</p>	<p>گردوں نہیں ہو جاں تیں آواز کدلیج دوراں کا اعتبار نہیں ابلاک درلیج اتنا سوطر ہر سب ابلاک درلیج ناماں ہو وہ دور تیں ابلاک درلیج سیاں خود مدد ہے ہیں ابلاک درلیج اکر مت جاک اور یہ ہیں ابلاک درلیج کرنے ہیں ہاک مال کہیں ابلاک درلیج کھرنکس گریہ تاعرض ہیں ابلاک درلیج غصے تیں ہو مرگ گریں ابلاک درلیج یہ اکہان ہیں ایسے حسین ابلاک درلیج</p>	<p>وہ مہر جلد ہریریں ابلاک درلیج ایسے مہر دو ہفتہ کو رخ صوفت ہو ہر گر سوائے روز قیامت ہو جوعود عالم نہی کہ درست بجا کر کہاں سوچا نہ کچھ اعادہ معدوم ہے حال سور عصب سے سے کرہ از سبب میں اوں کو کہ جس کا افس قدوم رشک مہر ہو یہ ناہائے سعلہ و تال در مان زن لہف تھا و گرک اجل اسے رہا نہ آہ کہوں یہ گیا بہت میں اس ترا جہر کو</p>
	<p>ہم با نال مرگ ہی اس سر اوٹھا جس کے جیہ رہے تو حسرت کو مہاں مانا جس کے</p>	
<p>تمام مشرق</p>	<p>یوں موت سے نہ کا یتیم کہاں تاک اسک ہزاری سم کہاں تاک انے ارجیاں آکر خوش دم کہاں تاک اسے آہ سہ سو رہی ہر دم کہاں تاک</p>	<p>اسے حوت نالہ کاوش ہر دم کہاں تاک اس مہر دس کو رکھے رویشہ کہاں تاک گردن جھکی ہوئی ہی ہی مار دوش ہے جل جھک مہر دس دل اس خاک ہو کیا</p>

نامہ مومن جان باز بجانب محبوبہ و لنوار

اسے جارہ کر مریض بقیاب
مرہم بہ زخماں عیش و عشق
اسے برص شناس حان مصطر
اسے اے لطف زند گانی
اسے حان وفا شعار مومن
وہیاں آپ کا اندلوں کہ ہر پہ
یار ہوں اور صرب مردن
ہے گرم ادا سے دل فریبی
اک آگ سو لگ رہی ہے تن میں
ستر کئی مار سب حلا با
گر نوں ہی حلا کہا میں اکام
کیا صوگ از بان کہو را میں
بقیاب طیب دور سے ہیں
سر کس ہر را۔ مانے یہ ہم
کتنے ہی محو حل گئے ہیں
کرا آئے تڑوڑ دور سے ہیں
گر می ہی گر نہ کوئی دل بہاں
یہ وہ پہر گر جبہ دل سے مہر
باس آئے کی تاب کا ہے کہ ہے
سب مومن عین سے کھل گیا سم
بحر ظلمات موج رس ہے
ہے شرم سے ل بالی بالی
سب یاس کہ لکھ گشتہ پیوند
جو تن حقائق سے دل کا بہ حال

اسے نور فراسے یشم سے خواب
در دعا عشق و ہم دوا۔ عیش و عشق
ماسو زوا کے دیدہ تر
حان کس وفا نے جاودانی
در ماں دل نگار مومن
کچھ حال کی میرے ہی جبرست
ہر دم ہے عذاب حان شیردن
حان سور حرارت عریبی
سنگلے۔ نے مٹھرتے ہیں بدن میں
اس آگ۔ نے خاک میں ملا با
تو مرن رہیں ہے اور آرام
انگشت۔ ماسے شمع ہوں میں
ہم سا بول کے گھر نور سے ہیں
کوچہ ہے نہ ام و حسد۔ ہم
کبتور، اہی کے ہاؤں لگتے ہیں
پیر یاس کو نا حضور سے ہیں
ہو جائیں۔ کہے ہو ہیں سلماں
رہ چلے ہیں بان طیب کے بہ
ھلچلے کی تاب کا ہے کہ ہے
ہر ٹھو میں کیا رنا کہ اسم
دریا۔ نے فرات موج زن سے ہے
موج عسبان۔ جہ ہیں مانی
طوفان۔ تہہ کہتے ہیں کی مانند
ہر شعلہ۔ سنہ ہر توال

بروزہ صدر رتا مرد و مومن
تا منظر عظام عہد مومن
عصاب ہیں سر بسر سچ
جسے تری رشتہ سچ در سچ
بول اور وہ بول طیبہ
جیسے رگ گردن بویہ
کیا کسے صدا کی شکایت
کس دکھ میں ہے اس قدرایت
اڑ کیا صداد کر دیا۔ ہے
ش
اس کی دوستی ہے
ان کی دوستی ہے
یا جاہلوں کو عیب ہے
نہیں دینا چاہیے
اسی سے نوسختہ ہے
تاہیں دیکھا ہے
یکے میں کہیں ہے
عمر سے ہے
سب سے ہے
تو کہ ہے
نہاں ہے

<p>جگر و سوزناں سب سے جو کو آتش جیم سے عذر ہو دو بسیدہ ہیں تیرے ہنوز بند ہیں اسے تیرے کون سے جزا اپنے بار کو اچھا و مزا تو چوڑی کا تھر اچھا و مزا بے بعد اسے ایل و توق مزا بے تیرے تیرے کون سے کام تیرے تیرے کون سے کام</p>	<p>اس کر لے غلو جان سے مارا پر تجھ کو نہ تم سے کام ہووے ہر روز ہو تیرے گھر میں نور و ہر صبح ہو صبح عید تجھ کو تو مجھے رہے رہے ہیں تجھے دور</p>	<p>تھا قسم زادل کو ناگوار ہر چن غم امام ہووے ہر تب تجھے شدت دل افروز ہر سام طرب سعید تجھ کو ہوں میں ملی شریک محفل سوز</p>
<p>پھر کہاں دلوں کے جوانی کے اسے غم اگر نہ عاقبت بینی رہے گی بھول یہ پیش بینی جب بچوں کو نہ تیرے یاد کے سخت حالی سے تنگ آؤ گے پھر ہر موسم جواب آؤ گے شوق کچھ اور لگی کھلائے گا ایل دلوں کی آؤ گے کی حسرت بچنے کا گناہ لے لے لے</p>	<p>نامہ باسوز و گداز یہ سمت معشوقہ طناز نو بہار ریاض ریشائی بے نظیر حیاں وہم و خیال گوہر آبدار نا شہنہ اسے نہال بہر سیامدہ رنج گنجیں ہنوز نا دیدہ درک کار سے یہ منادہ حوں سچا رہ سوئے حورہ حال معلوم کیا تجھے مہرا یاں بلا دین دول یہ آئی ہے حوصلہ کس کو باکسیازی کا بار ڈا ہے ہے منکو شوق وصال آسراک دن قیامت آئی ہے ہے خدا ہی نو احتیاج نہ کر خون کر ماگر حرام نہیں ٹوٹ تم ہی ہے ماسکمانی جان تھمیر ستار کرتا ہے ہووے فی النار لسی دیداری ہم دور سے تیری حیا ہوں</p>	<p>اسے گل گلستان رعنائی اسے نہ آسمان حسن و جمال اسے دُر شاہوار ناسفت اسے گل تر کہ بہر نیامدہ عین اصبا سنجو ستیدہ اسے ت رو بہر نہادہ اسے دل دین بیک نگہ بردہ اسے تعامل شعرا بے پیردا سنجو کو دماں لاف کبریائی ہے سنجو کو دے ہے بے پیاری کا ہے تجھے پاک دامنی کا حبال کیوں یہ دعا سے پس ترالی ہے مومن ناتواں پہ ناز نہ کر کس بے تیرے کو مجھ سے کام نہیں شرط دین ہے چوپاک دامانی دیکھ اک بے گناہ مرتا ہے مجھ سے عاشق کی یوں دل آزاری شعلہ کی طرح ہاتھ ملنا ہوں</p>

محبس استثنائی مل چکا تھا کہ
ورہ کاچہ کو یوں اہو غم دم
ترے حسرت فرا حفا کی قسم
ایک تجھے بہروں لو کافر ہوں
ہے محنت تری مرا اہسان

فائدہ پھر ہوسے کیا تجھ کو
میری باتیں نہیں تھیں معلوم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
بے وفابندہ اگر ہوں
تو جو ہے ہاشمی سب ایجان

خاتم السیر

حد اکی حمد اور اسکے پیغمبر حرار ان صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت کے بعد
واقع ہو کہ دیوان ملاحت اگیں سر بیان اسی دیوان حضرت حکیم
مومن خان مرحوم نور الدین مرقدہ کہ جسکے مضامین آندار و اسما رہا کرتا
زمانہ اردو کا پورا پورا زان و مدت و دوران کا ٹھیک ٹھیک مزہ حاصل
ہے۔ اردو باد اکثر سربسات و قطعات و رباعیات و قصاید و غیرہ کے
نچوٹا جہ آرزو کے مبلغ جو ہر سہ دہلی محلہ پیل مہسا و بوجھتہ دہلی حی
میں سے راین کے اہتمام سے پھینکا

قطعه تاریخ طبع از تالیف اذکار جناب مولوی محمد
سیف الحق صاحب مخلص بہ ادیب

حکمی تغلغ نظم سے ہے نظم مسر
باتون سے دی صدا کو طبع پر بطور

دل ان جب کہ حضرت مومن کا چھپکا
تاریخ طبع کا مجھ آیا جہاں ادیب

کشت تمام شدہ

اطلاعت
ملاحظہ فرمائی کہ جناب صاحب مخلص بہ ادیب
کتاب پر اردو چھپا دوسرے نامک
صفحہ پیدائش کوئی دوسرے نامک
نہاں اردو با تصویر واسطہ سیم
نظر میں ان بائیس و ست اوراق ہون
مضامین کے اس عاجز نے بھی

خاتم و سنی مال کلام طبع تازہ
اردو تو ہے انداز و دیکھتے ہیں
عدوت پاکت ہے کہ سب سے
صاحب آتش و شعلہ کا پیکر تھا
کی دعا ہوئی بلکہ کلفت نہ تھی
طلب و تہ کیا اور شرح نہ تھی
سب کی بات وہ راہ کی ہوتی تھی
ایک بار وہ نامہ دیکھتے تھے
مخلص

